ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بعون الملک الوہاب کتاب لاجواب سفرنامہ اندلس تصنیف لطیف خلد مکان جنت آشیان حاجی

حرمین شریفین زائر روضہ رسول الثقلین جناب نواب محمد عمر علی خان صاحب نور اللہ مرقدہ



مسمیٰ بہ

قند مغربی

سنہ ۱۳۱۵ھ

حسب ایمائے والا رفعت عالی منزلت قیصر نشان فیاض زمان حاتم عصر نوشیروان دوران

جناب نواب محمد حیدر علی خان صاحب بہادر والی ریاست باسودہ دام اقبالہم باہتمام محمد ابو سعید خان

در مطبع نظامی محمد احمد خان واقع کانپور سنہ ۱۳۱۵ھ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا

مین کیا اور میری حقیقت کیا بس یہی نہ کہ ایک مشت خاک یا قطرۂ ناپاک یہ تیرا ہی صدقہ ہے کہ مجھے آدمی بنایا اور خلعتِ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ پہنایا۔ ہاتھ پاؤن آنکھہ ناک کان ڈیل ڈول تن من دھن وغیرہ وغیرہ جو جو چاہیے اپنی عنایت سے عطا کیئے بے مانگے دیے

لمولفہ زن و فرزند و جاہ و ملک و دولت - تیرا صدقہ ہے مین لایا کہان

سے یہ سب سہی اگر نور ایمان اور لمعۂ ایقان سے نہ منور کرتا اور زمرۂ اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین نہ منسلک فرماتا تو یہی سب تن و توش ہمارا بلکہ بال بال ہمپر وبال ہوتا بعد مردن کیا حال ہوتا گو چار دن اپنی زندگی کے عیش و آرام سے و سرور مین بسر ہوتے جب مرتے تو پھر کیا کرتے وہی اعمال کا رونا ہوتا۔ اور گور کا کونا ہوتا پھر مین کس مُنہ کس زبان کو نسے لفظون سے تیرا شکر تیرا احسان بیان کرون فقط اتنا ہی

کہنا کافی ہے اگر بخشے زہے عزت نہ بخشے تو شکایت کیا بندۂ تسلیم
خم ہے جو مزاج یار مین آئے۔

تمہید

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد	اگر خاری بود گلدستہ گردد

یہ قول کسی بڑے محقق تجربہ کار کا ہمارے حال کے مؤید ہے کیونکہ کوئی کام آسان سا آسان ہو یا مشکل سا مشکل جب تک ارادۂ بلند اور قصد دل جسکو ہمت کہتے ہین مصمم نہ کرلیا جاویگا ممکن نہین کہ وہ انجام کو پہونچے یا اوسکا انصرام ہو اور جب کمر ہمت چست باندھی ارادہ مصمم کرلیا ممکن نہین کہ حصول مطلب نہ ہو اور نتیجہ مصرعۂ ثانی کا ظہور نہ پکڑے مگر اسکے ساتھ صدمات صبر اور شدائد تحمل بھی ضرور جھیلنا ہوتا ہے جسکے لیے پتھر کا کلیجا۔ آہنی دل متحمل بار تکالیف کا ہونا ضروری ہے ورنہ ایسے ویسے پست ہمت بودے پوچے آدمی کا کام نہین کہ مصداق مصراع ثانی کے ہو دیکھو گل بے خار نہین مل بے خمار نہین گنج بے مار نہین۔ ہمنے تین سال پیہم انواع صدمات جو لازمۂ موانع سفر ہین جھیلے جب چہرۂ مقصود کہ مراد سفر اسپین اندلس اور ملاحظہ جامع قرطبہ تھا نظر آیا جسکو ہم مجملاً بطور دیباچہ کے نذر ناظرین کرتے ہین۔ پہلے بمبئی جانا اور بلا حصول مطلب لوٹ آنا اسمین سوائے تکلیف مختصر سفر۔ اور تھوڑے سے نقصان مالی کے زیادہ ضرر نہین ہوا

لیکن ڈیڑھ دو سال بھر اس عدم کامیابی کا دلپر وہ گھونسا لگا۔ کہ
دل ہی خوب جانتا ہے دوسری مرتبہ پھر طبیعت کو درست کر ہمت کو چست کر کر
یہ ارادہ کیا۔ کہ سفر امریکہ اور سیر انگلستان چکا کر اسکا ضمیمہ کیا جاوے
روانہ سویز ہوا۔ اثنا راہ میں حج اکبر کے شوق نے وہاں سے آگے
نہ جانے دیا۔ اب یہ قصد ہوا کہ بعد ادائے مناسک حج اندلس کی سیر کرتے
ہوئے لسبن سے امریکہ جانا اور وہاں سے از راہ لندن لوٹ آنا چاہئے
وہاں وبا کے سبب تاخیر روانگی ہوئی۔ ہرچند سعی کی بغیر قرنطینہ بھگتے سیر یورپ
کی ممکن نہ تھی۔ آخر قرنطینہ کی بدولت پھر لوٹ کر ہند آیا۔ کہاں گئے
تھے کہیں نہیں یہ دوسرے سفر کی کتھا تھی جسکی سرخی عنوان گل جدید
لذیذ اخبار میں ملاحظہ کی ہوگی اسمیں ہرچند صدمات جسمی و مالی سہے لیکن
ادای حج اکبر کی خوشی نے سبکو نسیاً منسیاً کر دیا تیسری مرتبہ پھر ٹوٹی پھوٹی
ہمت درست کر کے اس شعر کے مصداق ہوئے ع ہر کار کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد جسکی تفصیل ہم آیندہ گذارش کرینگے۔

شیرینی کلام کا ہووے جنھیں مذاق
چکھیں وہ آکے ذائقہ قند مغربی

میں یہ نہیں کہتا کہ کسی فرد بشر نے آج تک ملک مغارب اور اندلس کی سیر
نہیں کی یا وہاں کی کیفیت مفصل اور حالات مشرح سے وقفیت حاصل نہیں
کی بلکہ ہزاروں کیا لاکھوں کروڑوں نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہوگا اور حالات

مین وعن جزئی وکلی سے ماہر ہوے ہونگے - مگر میرا کہنا ہی تو یہ - اور کلام
ہی تو اسمین کہ ہمارے عالی خیال علو ہمت حضرات احباب ہند کو یہ رتبہ حاصل
نہین کہ اونکی زیر پائی و ہانکی گرد سے خاک آلودہ ہوئی ہو یا آنکھون کو
نظر اندازی کا موقع ملا ہو یا ملاحظہ بلاد و امصار اور معائنہ طرز و روش تمدن
سے کچھ ایسا استفادہ ہوا ہو جو رہروان ملک مغرب کے لیے کار آمد ہوتا
حق تو یہ ہے کہ وہ سٹری سودائی نہین کیون پھرنے لگے - کیا سر پھرا تھا -
یا پاؤن مین چکر تھا - اچھے بھلے ہٹے کٹے کھاتے پیتے سکھہ چین عیش و آرام
گھر بار - جورو - بچے - دوست - احباب - چھوڑ چھاڑ کر ڈگرون ڈگرون
خاک چھاننا - اگر بالکل جنون نہین تو مالیخولیا تو ضرور ہی - مجھے اسوقت
ایک واقعہ یاد آیا جسے آپسے کہتا ہون ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا جو بعد اداے مناسک
حج کے لوٹنے کا اتفاق ہوا - تو اثنا راہ مین جسوقت سمندر مین نہایت تموج
اور تلاطم تھا - ایک بزرگ جلیس عرشہ فرماتے کیا ہین - کہ سفر گو بصورت سقر
کسی نے بہت بجا کہا ہے - وہ لوگ بھی عجیب ہین - جو اچھے بھلے گھر کے عیش و آرام
کو چھوڑ چھاڑ کر مبتلاے بلاے سفر ہوتے ہین اور مفت مین ایذا و تکلیف گوارا
کرتے ہین میرے نزدیک تو اونکی دانائی کیا حماقت مین شک نہین اور
جو جی مین جڑا بھلا آیا فرمایا کیے - کیونکہ اوسوقت اونکو صدمہ ہی ایسا تھا مینے
کہا جناب آج خوش قسمتی سے ایسا بزرگ ناصح ہاتھہ آیا ہے یقین ہے کہ جو اونکی
تقریر پر تاثیر سنے پھر وہ مرتے مرجائے سفر کا نام بھی نہ لے - مگر میری یہ گذارش
ہے کہ آپ سا نازک خیال جان بوجھکر ایسی حماقت مین مبتلا ہو - آپ اور اونک

تعجب سے کہنے لگے۔ حضرت یہ موقع ایسا ہی تھا ارکان مذہبی کا ادا کرنا بھی
تو ضروری ہے (م) جناب امنیت راہ کا بھی خیال کرنا ضروری تھا۔ اب کچھ سمجھکر
کہنے لگے حضرت معاف فرمائیے آپ کچھ برا نہ مانیے (م) جناب اچھی بات
بھی کہیں بری لگی ہے آپنے ازراہ ہمدردی ناواقفوں کو مصیبت شاقہ
سے بچانے کے لیے بطور آگاہی عام جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس قسم کا ہے
کہ سونے کے حرفوں سے لکھکر ہر شہر مین شاہراہوں پر لٹکایا جاوے۔
مگر یہ جو کچھ ہوا سو ہوا۔ آپ اپنے اوصاف تو بیان فرما دین کہنے لگے
کہ نواب سکندر بیگمصاحبہ کے وقت مین موتی مسجد کا امام رہا ہون۔ آپ
قاری محمد سعادت مہتمم مساجد کو جانتے ہین (م) جی ہان۔ فرمانے لگے۔
اونسے ایکدن مسجد مین تکرار ہو گئی تھی۔ ڈنڈا تو وہان ملا نہین۔ لیکن حبۃ اللہ غداں
اوٹھا کے جڑا۔ سر پھٹ گیا۔ سب مجھے بھوپال مین جانتے ہین (م) کیون نہ جانے
لگے آپ نے کام ہی ایسا کیا تھا ہو قسمت کے دھنی۔ مگر تعجب ہی جراءت
اور ہمت ایسی اور تقریر ایسی۔ یہ مشتے نمونہ خروارے۔ حضرت احباب ہند
کے خیالات کا چربہ ہی جو نذر ناظرین ہوا اور چشم بد دور سفر کے فوائد مین تو
کسیکو کلام ہی نہین بشرطیکہ ہمارے احباب علو ہمتی کو کام مین لا دین ورنہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم الخ تو امر ہی دوسرا ہے سفر تو درکنار جو فوائد سفر
مین ہین اونسے بھی محروم۔ منجملہ اونکے ہر شی کی تحقیقات کماحقہ بذریعہ اوسکے
حاصل ہو سکتی ہی جنکو لوگون نے بطور افسانہ منضبط کر دیا ہے۔ یا بعض سیاحان
غیر محقق ناتجربہ کارون نے بات کا تبنگڑ اور رائی کا پہاڑ بنا یا ہی اوسکی

تصدیق ہو جانی ممکن ہی بلکہ خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ یہان تک اونکے دماغ مین خلل پذیر ہوے ہین کہ الحق مر نے عمل ہی ذکار دور از کار مثل فسانہ عجیب اور قصہ ہاے غریب پر مبنی ہین بلکہ قصے اور کہانی سرمایۂ سرور و آسایش زندگانی ہین اب یہان تک نوبت پہونچی ہے کہ جاگا ہلے مینے جو افسانہ گو کو خواب آیا حالات واقعی بچشم دیدہ دیکھنا - یا سننا - ازبس ناگوار بار خاطر - سفر کرتا ہی کون ہی - خیر اتنا ہی غنیمت ہے شعر لمولفہ سر شک چشم و دود آہ در نگ روے زرد خدا کا شکر ہے یہ بھی ہمارے ہمسفر نکلے ؛ اگر ان حضرات کو سل و کاہلی یا اور نہ موانعات اسباب نیوی کہ لازمۂ آب و ہواے ہند ہے یا عذر معقول حب الوطن مانع انبساط ہی تو رخصت کہو فی امان اللہ - ناظرین کو جو شائق کو الف سیر و سفر ہین اور جنکو حالات عجائب و غرائب یار و امصار سے دلبستگی ہی خوب یاد ہوگا کہ ہمنے سنہ گذشتہ مین سفر مغاربہ کا مذکور کیا تھا کہ جسکی سرخی عنوان یہ ہے -

شیرینی سخن کا جسے ہووے کچھہ مذاق

الغرض وہ بسبب موانع اور عوائق کے ایکسال سے زیادہ معرض التوا مین رہا - اب اوس وعدہ کو ایفا کرتے ہین اور اس سفرنامہ کو دو حصون پر منقسم کیا - پہلا حصہ وقت مغربی جسکی ابتدا بمبئی سے اندلس تک ہے دوم ملک مغاربہ المراکہ و ٹونس اور الجیریہ وغیرہ

مختصر حالِ سفر نظم مین

مختصر ہی یہ التماسِ رئیس — نظم لکھتا ہون جو بلفظ سلیس

بعد حمد خدا و نعت رسول ﷺ — عرض اتنی ہے پائے عز قبول

بیٹھے بیکار جی جو گھبرایا — یہ ہی میرے خیال مین آیا

نظم مین لکھون اپنی حال سفر — نثر مین تو لکھا گیا اکثر

مشغلہ ہووے تا کہ یارون مین — ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین

کہنہ مضمون ہو کلام نیا — مے پرانی ہو لیک جام نیا

شاعری سے ہمین غرض کب ہی — اپنے مطلب سے ہمکو مطلب ہی

چلکے گھر سے مہ مئی مین ہم — دوسرے دن پہونچے بمبئی مین ہم

کوک سے سوس تک کا لیکے ٹکٹ — پہونچا جاکر جہاز پر جھٹ پٹ

پرشیا نام اُس جہاز کا ہے — قصد جسپر مرا حجاز کا ہے

ماہ ذی قعدہ یوم یکشنبہ — کچھ تو نارنج کچھ لیے انبہ

اور جو اسباب سے ضروری تھا — تھوڑا تھوڑا وہ اپنے ساتھ لیا

پہلے مرکب مین سکو کرکے بار — ٹہلکے الحمد پھر ہوا مین سوار

دو بجے پر ہوا روانہ جہاز — آج سے اس سفر کا ہے آغاز

تین دن تک چلا کی باد مراد — سب طرح بند و غم سے تھے آزاد

یک بیک خود بخود ہوا بدلی — گھر گئی چوطرف گھٹا بدلی

لگی چلنے ہوائے طوفانی — اوڑتے چارون طرف لگا پانی

تحت اور فوق اور یمین و یسار
جو طرف سے تھی آب کی بوچھار

اک تموج تھا اور تلاطم تھا
عقل حیران تھی ہوش بھی گم تھا

موجین دریا مین یون نظر آوین
اژدہے پھن اوٹھا کے لہراوین

چار دن رات تک یہ حال رہا
جوش دریا مین بھی کمال رہا

پھر گھٹی شدت ہو گئی تخفیف
کبھی راحت تھی اور کبھی تکلیف

پہونچے جسدن کہ ہم عدن کے پاس
جمع خاطر ہوئی درست حواس

نہ ہوئی کوئی جانے کی تقریب
نہ ہوا دیکھنا عدن کا نصیب

تھا نہ کپتان کو وہان کچھ کام
اسلیے اوس جگہ کیا نہ قیام

دور سے دیکھے بس جبال عدن
لکھتا فی الحال کیا مین حال عدن

دیکھتا کچھ تو ماجرا لکھتا
کچھ نہ دیکھا تو پھر مین کیا لکھتا

باب مندب پہ اتنا گذرا حال
ٹھہر کر وان پہ کچھ بھرا تھا زغال

باب مندب عدن سے اسی میل
ختم کی وان پہ سورۂ واللیل

ہمسفر اسمین اک مسلمان تھے
یہ مسمے خلیل رحمان تھے

انکا ہے صوبۂ بہار وطن
ہے مونگیر اِن کا مولد و مسکن

پڑھتے ہین دو برس سے لندن مین
ہو لیاقت انھین ہر اک فن مین

خلق سے آکے ہمجلیس ہوے
ہمدم و مونس و انیس ہوے

ہر طرح اپنے جی کو بہلاتے
باتین کرتے ہوے ہوا کھاتے

گاہ تھین روس روم کی باتین
اور ہر مرز و بوم کی باتین

آگیا ذکر خیر لندن کا
تذکرہ شہر و سیر لندن کا

باتون باتون مین پھر کیا یہ سوال
کیسے مسجد کا وان کی کیا ہی حال

کہا ہان ہی تو نام کی مسجد
پر نہین ہی وہ کام کی مسجد

نہ موذن ہی نہ امام اوس مین
مقتدی کا نہین ہی کام اوسمین

ایک جرمن ہے اوسکا متولی
ہی وہی مالک اوسکا اور ولی

طلبہ کے لیے بنا تھا مقام
سارے گھر کا ہی اسکے اوسمین قیام

ڈاکٹر لائنٹر ہے نام اوسکا
ہی وہان سارا اہتمام اوسکا

بنک کا سود جو کہ آتا ہے
فائدہ اوس سے وہ اوٹھاتا ہی

حال معلوم کچھ نہین اسکا
ہی زر نقد اسمین کس کسکا

عید کی مینے وان پڑھی تھی نماز
با خضوع و خشوع و عجز و نیاز

کل مصلی تھے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲
سبکے سب تھے وہ انڈیا کے رئیس

ترکی کنسل بھی بعدہ آئے
ساتھ اپنے امام کو لائے

اوٹھکے ہم اونکو لائے با اعزاز
پھر کیا اونکو سب نے پیش نماز

ہو چکی جب نماز و خطبہ ادا
یون کیا پھر در سخن کو وا

آفرین ہے تمھاری ہمت کو
اس حمیت کو اور جرأت کو

ہی کہان ہند کس جگہ یہ مقام
انکو کہتے ہین حامی اسلام

مرحبا واہ آفرین ہمت
ایسی دیکھی نہین کہین ہمت

ہی یہ امید و آرزو میری
دل سے سنیے یہ گفتگو میری

کوئی تقریب خیر ہووے اگر
کیجیے گا ضرور مجھکو خبر

ہوونگا اسکا کمال مین مشکور
بسر و چشم آؤنگا مین ضرور

ہوتا رخصت ہون اب خدا حافظ — اوٹھے یہ کہکے سب خدا حافظ

وہ گئے جب سوار ہوکے اودھر — ہم ادھر آئے اپنے اپنے گھر

ہوتی مسجد جو شہر کے اندر — ہوتی یہ بات خوب اور بہتر

پنجگانہ نماز و اذان ہوتی — ہوتی تکبیر اور اذان ہوتی

الغرض ہے جو شہر سے چھ کوس — سنکے مجھکو ہوا بہت افسوس

حق تعالے نے دی اگر توفیق — خود کرونگا بذاتہ تحقیق

پھر لکھونگا مین حال بالتفصیل — ہوگا معلوم جو کثیر و قلیل

باعث اسکا ہے کیا سبب اسکا — مجملاً ہوگا حال سب اسکا

پھر نظر آئے کچھ زمین پہاڑ — غیر مزروعہ اور تمام اوجاڑ

جانب راست تھا عرب و شام — جانب چپ تھا ملک مصر تمام

سولھوین (۱۶) دن ہوا سوئیس مقام — ہوا آغاز سکا بخیر انجام

سوئس ہی دو ہزار نو سو میل — اس سے کیرو کو پھر گئی ہے ریل

سوئس سے لیکے تا سکندریا — خوش فضا شہر ہے لب دریا

اسکا لکھتا ہون مین مفصل حال — ہو مسافر پہ منکشف احوال

ہے زقازیق ایک اسٹیشن — سب سے پہلا وہان یہ ہی جنکشن

شاخ ہے اک وہانسے تا دمیاط — یاد رکھنا یہ کام کی ہے بات

پھر ہی فلیوب دوسرا جنکشن — وانسے ہے مصر ایک اسٹیشن

راستہ مین ہے تیسرا طنطا — یانسے بھی شاخ اک ہوئی ہی جدا

منسب عدہ ہوا سفر بھی تمام — اب مین کرتا ہون یان یہ ختم کلام

آگے جو کچھ کہ ہی حجاز کا حال	دیکھنا جسکو ہو تمام و کمال
اسکو زاد الغریب مین دیکھے	اوس رسالہ عجیب مین دیکھے
ناظرین سے ہی بس یہ استدعا	دیجیے آپ اب یہ دلسے دعا

حج اکبر خدا کرے مقبول
بطفیل رسول و آل بتول رضہ

آمین دعا مقبول ہوئی

جسکی کیفیت مجملاً یہ ہی کہ جب ہمارا جہاز آٹھ بجے شب کے بندر سویس مین پہونچا اور ایجنٹ کمپنی متعینہ سویس و اسطے انتظام کے جہاز پر آیا اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ بسبب حج اکبر کے لاکھون مخلوق بیت اللہ کو چلی جاتی ہی اور جہاز پر جہاز روانہ ہو رہا ہی چنانچہ یہ جو غیر معمولی جہاز قرنساوی حجاج کا آج ہی یہان آیا ہی کھڑا ہی اور چار بجے صبح روانہ بیت اللہ ہوگا یہ سنکر دل کو کمال اضطراب اور اشتیاق ہوا کہ ابھی چل دیا جاوے اور اوسیوقت ایجنٹ سے بندوبست جہاز کا کرکے رات ہی کو اوسپر سوار ہوگیا اور صبح کو روانہ جدہ شریف ہوا تنبیہ اکثر حجاج ذی مقدر بسبب زحمت قرنطینہ کامران کے اندراہ سویس حج کو جاتے ہین اونکو لازم ہی کہ ذس دن سویس یا کسی علاقہ مصر مین پہلے قیام کرین پھر وہان کے ڈاکٹر سے پاس پورٹ جسکو وہان تذکرہ کہتے ہین حاصل کرکے جدہ جاوین ورنہ اونکو جدہ مین دس دن قرنطینہ بھگتنا پڑیگا

اوس وقت مجھے چونکہ یہ حال معلوم نہ تھا شب کو بلا قیام اور بلا حصول
تذکرہ جہاز مین سوار ہوکر روانہ جدہ ہوا اثناء راہ مین اِس حال کے
معلوم ہونے سے گونہ تشویش ہوئی اتفاقاً اوسی جہاز مین ایک شاہ صاحب
عظیم آبادی جو خود کو نواب مشہور کرتے تھے مگر تھے آدمی خلیق حسب تذکرہ
اونھون نے بیان کیا کہ میرے پاس چند تذکرہ اور ہین جو بسبب پہلے تذکرہ
گم جانیکے مینے دوسرے مرتبہ حاصل کیے تھے اور پھر پہلے ہی سامان مین
نکل آئے اوسمین سے دو آپ لے لیجیے مینے دریافت کیا کہ فی تذکرہ کیا
صرف پڑا کہنے لگے ساڑھے پانچ روپیہ جملہ لہٰذا گیارہ روپیہ دیے اور
وہ تذکرہ لیکر جدہ پہونچا اور حسب الطلب ڈاکٹر کو دیے اون تذکرون
مین حلیہ بھی ہوتا ہے اتفاق حسنہ سے وہ ڈاکٹر افغان تھا زبان فارسی
جانتا تھا متعجب ہوکر دریافت کیا کہ آپ پٹھان ہین مینے کہا ہان۔
پھر کہا کہ آپ وہ شخص تو نہین ہین کہ جنھون نے اپنا اکثر حصہ عمر کا سفر
مین صرف کیا ہے مینے کہا آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہنے لگے کہ مجھسے
میرے دوست علیم الدین ایجنٹ سابق کوک ذکر کرتے تھے کہ دو ڈیڑھ
برس سے وہ نہین دیکھے گئے شاید اب آپ تشریف لائے ہین ہنسنے لگا
پھر مجھے بلا کے اپنے یہان بٹھایا اور کہا کہ مجھے نہایت اشتیاق آپ سے
ملنے کا تھا مینے دریافت کیا کہ آپ کی شبہہ کا کیا سبب ہوا اونھون نے
کہا کہ تذکرہ خود اسکی دلیل ہے۔ آپ شیخ نہین آپکے یہ وضع نہین جو اسمین
ہین اکثر پٹھان علاقہ مصر وغیرہ مین اپنا نام تبدیل کرکے دوسرے کے

تاہم سے تذکرہ حاصل کرتے ہین اسلیے کہ اہل مصر کو پٹھانون سے ایک گونہ
کا وثوق ہی بلکہ من ہم افغانم لباس و وضع خود را تبدیل کردہ در سلک
ملازمت تمکان منسلک شدہ ام باطمینان تمام بحفظ خدا بخیریت بوطن ہم
ادراک خدمت بشرط فرصت خواہم کرد الغرض خدا کا شکر کر کے جدہ آیا
یہان احمد بسیونی نے بسبب تعارف سابقہ کے اپنے مکان پر ٹھہرایا —

دوسرے دن معلوم ہوا کہ مکہ شریف مین وبا ہی یقین ہی کہ بعد حج وہ قسطنطنیہ
ہوگا اب مجھے نہایت تشویش ہوئی کہ جہاز پر خلیل الرحمن سے یہ صلاح ٹھہری
تھی کہ بعد پندرہ روز کے حج سے فارغ ہوکر از راہ بندر مارسیل اسپین مین
قرطبہ کی سیر کرتا ہوا از راہ لیجبن پرتگال کے علاقہ سے جہاز پر سوار ہوکر لندن
آونگا وہان سے امریکہ چیکاگو کی سیر کرکے از راہ جاپان وچین کلکتہ اترونگا
وہانتک کے ٹکٹ کوک کمپنی کے میرے پاس موجود تھے اور کچھ کتابین
بھی اونکے ہمراہ کردین اور بعض دوستونکو چٹھیین بھی اسی کیفیت کی مع
تاریخ ورود لکھہ دی تھین اب یہان معاملہ دگرگون دیکھا تو یہ قصد کیا
کہ حج سالگذشتہ مین کر لینگے چلنا چاہیے واپسی کے جہازون مین سویس
کا جانا چاہا علیم الدین کی زبانی معلوم ہوا کہ آجکل جہازون پر قسطنطنیہ ہی
جانا ممکن نہین ہر چند تدبیر کی سب بے سود ہوئی اور ہاتھہ مین اسقدر شدت
کا درد پیدا ہوا کہ الامان پھر قصد کیا کہ کعبہ کو چلو وہین دس بارہ دن قیام
کرینگے حج سے فارغ ہوکر پھر کوئی صورت نکل آئیگی مگر شیخ احمد بسیونی کی فہمائش
سے اور چندی جدہ مین قیام کیا تاریخ ششم ذی حجہ کو جدہ سے روانہ ہوے

اور تباریخ ہفتم کچھہ کم پہر رات رہے مکہ شریف مین پہونچے سواری کرا ونٹون
کو سید محمود کی زیارت پر چھوڑ کے حرم شریف مین طواف دخول کر کے اور
ارکان سے فارغ ہو کر کچھہ دن چڑہے جنت البقیع مین باپیادہ پہونچے وہان
ہماری سواری کے اونٹ بھی بالا بالا آگئے دوپہر وہان ٹھہری تھوڑے عرصے مین
سو مردہ سے زائد شمار کیے جو آکر جنت البقیع مین مدفون ہوے پھر پہر دن باقی
رہے تاریخ ہشتم کو منا کو روانہ ہوے مگر منا مین نہ ٹھہرے قریب پہر رات کے
عرفات پہونچے تاریخ نہم حج سے فارغ ہو کر مزدلفہ آئے اور دہم کو منا مین
داخل ہوے منا مین تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ترکون نے اہل عرب اثیری پر باڑھ
مارنا شروع کی اب منا مین بھگدڑ پڑ گئی جسے دیکھو بھاگا جاتا ہے سبب اسکا یہ ہوا
کہ عرفات مین ایک اثیری نے ایک ترک کو جنبیہ سے ہلاک کیا تھا کچھہ تو وہ کاوش
تھی پھر یہان نہر پر پانی کے لیے باہمی تکرار ہو گئی چند ترک ایک اثیری کی
مشکین باندھکر قافلہ مین لاتے تھے اثنا راہ مین اثیریون کا خیمہ تھا وہان
اوسنے ہمقوم کو دیکھکر واویلا کرنا شروع کیا اثیریون نے ترکون سے اپنے ہمراہی
کو چھوڑ لیا اسپر افسر جمیٹ ترکون نے جو خچرون پر سوار تھے باڑھ مارنا شروع کی
بہت اثیری مارے گئے مابقی پہاڑون پر بھاگ کر بچے میرا خادم جو پانی لانے
نہر پر گیا تھا اوسنے سترہ لاشین اثیریون کی گنی تھین اس معرکہ کو تھوڑا
عرصہ نہ گذرا تھا کہ وبا کی کثرت کا شہرہ ہوا اور ہزارون آدمی اس عارضے
سے جان بحق تسلیم ہوے دوسرے دن تو پھر یہ حال ہوا کہ محمل شامی بھی
بھاگ گیا اور بجز چند خیمون کے باوجود اس کثرت مخلوق کے کوئی خیمہ نظر نہین

آتا تھا لغشون کے مارے رستہ چلنا دشوار تھا الغرض تاریخ ۱۲ کو مکہ شریف
روانہ ہوئے اور کچھ دن رہے طواف حج اور سعی بین الصفا والمروہ سے فارغ ہوکر
قریب مغرب کعبہ مین آئے اور یہ ارادہ تھا کہ طواف وداع کرکے سید محمود کے
پہاڑ پر ایک مکان شب کے لیے مقرر کر رکھا تھا وہان شب باش ہوکر صبح جدہ کو روانہ
ہووین کہ حرم مین میان محمد سعید صاحب ورمولوی بدرالاسلام صاحب برادرزادہ
مولوی رحمت اللہ مرحوم اور حافظ احمد حسن صاحب برادرزادہ مولانا مرشدنا
حاجی امداد اللہ صاحب ملے اور مجھکو مولوی رحمت اللہ کے مکان پر لیگئے
اور وہین راتکو رکھا دوسرے دن طواف وداع کرکے حاجی صاحب سے
نیاز حاصل کرتا ہوا جاے قیام پر آیا جب مین حاجی صاحب کی خدمت مین
حاضر ہوا تو آپ وضو سے فارغ ہوے تھے مجھے دیکھکر اوٹھے اور مصافحہ
کے وقت بکمال محبت فرمانے لگے کہ اے ہمارے جہانیان جہان گشت اور
میرے آنے پر تعجب کرکے فی الفور رخصت کیا اس عرصے مین جو مناجات
خانہ کعبہ مین لکھی تھی وہ نذر ناظرین ہوتی ہے۔

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

آلہی پاک ہے تو جسم و جان سے
بنائے تونے تارے چاند سورج
کری ہر اک کی آرایش انہین سے
کیا مخلوق مین انسان کو اشرف

خداوندا بری کون و مکان سے
زمین کو زیب بخشی آسمان سے
چمن کی گل سے گل کی بہجت گلستان سے
کیا انسان کو اشرف زبان سے

وطن سے شوق تیرا مصر لایا
کشش لائی تری مجکو وہان سے

یہ خواہش تھی کہ در سے سر کو رگڑون
ملون آنکھون کو تیری آستان سے

ہوا حاضر ترے در پر جب آیا
کدھر کو جاؤن مین یارب یہان سے

خداوندا مین تھا اک قطرۂ آب
کیا انسان لطف بیکران سے

بنایا جسم اور اعضا و ارکان
مشرف پھر کیا روح روان سے

بنائے ہاتھ پاؤن کان اور آنکھ
عنایت تیری افزون ہی بیان سے

دیا پھر عقل و علم و ہوش و تمیز
کرون مین شکر کس کس کا زبان سے

زن و فرزند و جاہ و ملک و دولت
ترا صدقہ ہے مین لایا کہان سے

مین کیا ہون اور کیا میری حقیقت
کرون مین شکر تیرا کس زبان سے

خداوندا یہ تجھ سے التجا ہے
سبک کر دے مجھے بار گران سے

بجز تیرے کہون مین کس سے جاکر
تو ہی واقف ہے اس درد نہان سے

عطا کر اونکو علم و فضل و دولت
جہالت دور کر ہندوستان سے

ترقی کر گئین دنیا کی قومین
فضیلت مین کہان پہونچین کہان سے

جو آگے تھے وہ ہین اب سب سے پیچھے
پڑے غربت مین بچھڑے کاروان سے

جو غفلت مین ہین ہشیار کر دے
جگا دے اونکو اب خواب گران سے

پھلین پھولین یہ گل بوٹے ہمیشہ
رہین محفوظ یہ باد خزان سے

مین اپنے ملک کا ہونگا بہی خواہ
مجھے کیا کام ہے سارے جہان سے

الہی پھر تو پہونچا دے مع الخیر
وہین پھر مجھکو تو لایا جہان سے

رہ گم کردہ مین بھولا ہوا ہون
ملا دے مجکو بچھڑے کاروان سے

نثر

الغرض مکہ شریف سے روانہ ہوکر جدہ کے قریب ایک موضع مسمی زرلہ
مین بسبب فہمایش شیخ احمد بسونی کے قیام کیا۔ اسواسطے کہ جدہ مین
بھی وبا کی کثرت تھی۔ یہان معلوم ہوا کہ یورپ او مصر کے جانے والونکو
کو وہ طور پر سترہ دن کا قرنطینہ بھگتنا ہوگا اس لیے مدت معینہ تک وہین قیام
کیا کہ بعد انقضای مدت معلومہ روانہ یورپ ہوجاؤنگا۔ جب سترہ دن گذر چکے
تو معلوم ہوا کہ وہان بسبب وبا۔ قافلون کے اسی قدر قرنطینہ اور ہوگیا۔
مجبور یہ صلاح ٹھہری کہ یہان سے عدن جائیے وہان سے میل ولایت پر
سوار ہوکر روانہ منزل مقصود ہوجیے۔ مجبور عدن آیا یہان چودہ روز کا
مسافران حجاج پر قرنطینہ تھا پھر یہ تجویز ہوئی کہ بمبئی چلنا چاہیے وہان سے
شکست و ریخت کی درستی کرکے سیدھے مارسیل کو چلدیجیے قصہ کوتاہ بمبئی آیا
یہان بسبب دریافت چند حالات مشوش وطن کے لوٹنے کا اتفاق ہوا
کہ اثناء راہ بھوپال مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سے ملاقات کرکے
ایک دوروز وطن مین قیام کرکے بمبئی مین ہفتہ کے پیوکمپنی کے اسٹیمر مین
کہ جسکی روانگی مین پانچ چھ روز کا وقفہ تھا سوار ہوکر روانہ یورپ ہوجاؤنگا
جب بھوپال مین پہونچا تو ٹرین مین معلوم ہوا کہ صاحب ایجنٹ بہادر
واسطے تبدیل آب و ہوا کے مع اہل و عیال پچمنڑہی آج ہی تشریف لیگئے
ہین بذریعہ تار اپنی واپسی کی اطلاع دیکر با سودہ آیا تھوڑے دن کے بعد
بذریعہ وکیل اپنی روانگی کی اطلاع دی جوابًا تحریر آئی کہ آپکا ابھی جانا نہین

ہو سکتا اِس لیے کہ مین آپکی تشریف آوری کی اطلاع گورنمنٹ مین ہو چکا ہوں اب اجازت تازہ ہونا ضرور ہی آپ بذریعہ خریطہ تحریر پیش کرین اور جواب مین فرمایا کہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر چاہتے ہین کہ مجھسے ملکر جاوین - اور جناب ممدوح تھوڑے عرصے مین اوس ضلع مین بسبیل دورہ تشریف لانیوالے ہین اس قیل و قال مین عرصہ قریب تین چار مہینے کے گذر گیا غرض بمشکل اجازت حاصل کرکے بمبئی سے جہاز فرنساوٗیہ کمپنی ریٹ تینون پر سوار ہوکر پھر روانہ منزل مقصود ہوا اور واسطے سیاق کلام کے حسب خواہش احباب مختصر حال نظم مین شروع کرتا ہون منہ التوفیق

نظم

لکھا اب پھر نظم مین کچھ حال اسکا
نبائی جدہ سے کوئی گذرگاہ
مجھے تھا شوق از حد اندلس کا
نچھوڑا شوق نے او سجانب مجھکو
چلا جب ہند سے مین سوے یورپ
بحمد اللہ کہ پہونچا مارسیلز
وہان سے پھر مین پہونچا قرطبہ کو
برآئی آرزو اب دلکی میرے
لکھونگا حال سارا گھر پہ جاکر

کہ گذری کیفیت کیا اس سفر مین
پس آیا ہند کو پھر لوٹ کر مین
پھر اٹھا اسکا سودا میرے سر مین
ہوا سرگرم پھر عزم سفر مین
بجز یا نی نہ آیا کچھ نظر مین
کہان سے لوٹ کر آیا کہ گھر مین
پھر اٹھا جسکی خاطر دربدر مین
کرون بس شکر خالق کسقدر مین
ابھی تو ہونگا سرگرم سفر مین

رنگین ایسی غزل کہہ اس زمین مین	کہ مضمون جسکا ہووے کل سفر مین

غزل دیگر

گذاری عمر گو ساری سفر مین	گذرتی ہی بس اپنی رہگذر مین
ہزارون شہر دیکھے لاکھون قریے	پھرا ہون ایک مدت بحر و بر مین
ہزارون دشت و وادی چھان ڈالے	سمایا ہے یہ سودا اپنے سر مین
نہ نکلا تیسرا پھر دشت پیما	ہمین دو ہین اودھر مجنون ادھر مین

سفرنامہ

بندر سویز تک تو کوئی واقعہ ایسا وقوع مین نہین آیا جو قابل تحریر ہوتا ایکدن ایک پرند جانور شکاری جہاز کے مستول پر آبیٹھا اور تھوڑے عرصہ مین شکار کر لایا ہر چند معلم نے ہوائی بندوقین سر کین لیکن کچھہ کارگر نہ ہوئین تھوڑی دیر بیٹھکر اوڑگیا پھر کچھہ وقفہ کے بعد اور شکار کر لایا اور ابکی مرتبہ وہ آکر کپتان کی چھتری کے کنارے بیٹھہ گیا میرے آدمی نے معلم کو بتایا کہ یہ بیٹھا ہی معلم نے نیچے جاکر اوسے پکڑ لیا پنجہ مین شکار تھا دیکھا تو بحری تھی۔ اب معلوم ہوا کہ یہ اسم بامسمے ہی واقعی اور جانور شکاری بحری ہین اور یہ بحری ہی۔ پورٹ سعید پہونچے روشنی نہر مین سابق دستور تھی۔ لیکن بہ نسبت سابق نہر چوڑی کی گئی ہے اور کمر کمر لیشہ سنگی دونون طرف بنایا ہی۔ اور شاید اسمعیلیہ سے پورٹ سعید تک ریلوے کی پٹی ڈالی ہے

کہین کہین انجن بھی سامان لیجاتا ہو آگے کی بہ نسبت آبادی بھی کم صناعت
ہوگئی۔ وہان سے آٹھ بجے شب کو روانہ ہوے دوسرے دن وقت غروب
کے جزیرہ دامینکو ملا۔ یہین سے جہاز برنڈزی کو جاتا ہی پھر چوتھے دن اٹلی
کے پہاڑ دنل بجے دن سے ملنا شروع ہوے چار بجے بندر رملٹیہ اٹلی ملا اور
اوسکے مقابل جزیرہ سسلی کے پہاڑونکی قطار نظر آنے لگی اور تیسرے پہر
پہاڑ عظیم الشان آتش فشان نظر آیا۔ بعض کہتے تھے دھوان ہی بعض ابر
بتاتے تھے ہمیشہ وہ آتش فشان نہین رہتا۔ قریب ۶ بجے کے سبنا بندر
سسلی ملا۔ آدھی رات تک دونون طرف کی روشنی کی ایک کیفیت رہی
اسلیے کہ دونون طرف کے پہاڑون کے نیچے تمام مکانات ہی بنے تھے
اور دونون طرف کے کنارے نزدیک تھے دوسرے روز کچھ نظر نہ آیا۔
تیسرے روز جانب چپ سارڈینیا علاقہ اٹلی دیکھا پھر دن کو پہاڑون کا
سلسلہ نظر آیا اور جانب راست جزیرہ کورسکہ کے پہاڑ علاقہ فرانس نظر آئے جب
ہم اٹلی کے قریب آئے تو ہوا و سردی اور بارش کی شدت رہی اور جہاز
ہمارا غرب سے شمال کیطرف لوٹا پھر ہم بتاریخ ۲۱۔ نومبر داخل بندر مارسیل ہوے
مارسیل نہایت نفیس بندر ہی اور مکانات مثل پیرس کے ہین چار لاکھ آدمی کی
آبادی ہی ہر کمالے رازوالے یہ ایسا جملہ جامع اور مانع ہی کہ وجود
اسکا ہر شے مین پایا جاتا ہی کوئی مذہب اور مشرب اور ملت دنیا مین ایسا
نہین جو اسکا مقر نہین ہزارون نظایر و امثال اور لاکھون دلائل اور
براہین اسکے ثبوت مین موجود ہین کوئی فرد ممکنات سے ایسی نہین جسمین

ترقی اور تنزل اور کمال و زوال نہو جدھر دیکھو یہی کیفیت ہی سب سے پہلے ناظرین گلگشت چمن ہی کریں کہ ہرے ہرے پودون کا لہلہانا گلہاے رنگ برنگ کا کھلنا باد بہاری کی تحریک سے ڈالیون کا مثل جوانان ملنسار کے ہم آغوش ہونا۔ فوارون کا اوچھلنا بلبلون کی نغمہ سرائی طیور خوش الحان کی زمزمہ آرائی اسباب ترقی نہین تو اور کیا ہین۔ اب ذرا ادھر دیکھیے ع
چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلگیا ٭ ایک آن مین باد خزان نے اپنی ہیبت ناک آمد سے تختۂ گل کو کیا بلکہ کل کو درہم و برہم کر دیا جدھر دیکھو اسباب بربادی موجود آثار خزان پیدا وہ غنچۂ گل جنکو دہان و رخسار معشوق سے تشبیہ دیتے تھے پژمردہ ہوکر بیت جھڑ پتون سے بدتر ہین۔ ہرے بھرے اشجار سوکھ ساکھ کر کانٹا ہوگئے سبزہ کی جا خاک روشنون پر موجود اس کمال کا یہ زوال ہی جزر و مد دیکھو۔ چاند کا یہی حال ہی کہ چار دن کی چاندنی پھر وہی اندھیری رات۔ دور کیون جاؤ اپنے ہی آپ مین بغور دیکھو کہ بچپن سے جوانی تک کیا کیا کیفیت و عروج۔ ہر شے مین لذت۔ ہر چیز مین مزہ۔ آنکھون کو عجائبات اقطار اور امصار کی سیر عجائبات مصنوعات کی کیفیت۔ کانون کو سماع اور پند و نصائح سننے کا مزہ اور زبان کو لذائذ اور تنعمات چکھنے کا ذائقہ اور تقریر دلپذیر و خوش بیانی مزیدے بران ہے عقل کو ادراک کلیات اور جزئیات اور حقیقت اشیا کے دریافت کا مادہ مقتضی زندگی کے ترقی کے پہاڑ کی چوٹی ہے۔ اب اسباب تنزل لیجیے تھوڑے عرصے مین نہ وہ بصارت کا پتا نہ سماعت کا نام۔ زبان کو لکنت ہاتھ پاؤن

ہین رعشہ۔ ہوش گم۔ حواس ندارد ع ملی خاک مین خاکساری ہماری ؎
یہ زوال جسمی ہے۔ اگر باعتبار اقبال دیکھو تب بھی ہزارون ایسے نامی گرامی گذرے
ہین کہ جنکے قصون سے ہزارون کتب مملو ہین۔ چنگیز خان ہلاکو۔ سکندر۔ نپولین
ہمارے اثبات دعوی کو کیا کم ہین۔ یہ مذکور کمال شخصی کا ہے اب جنسی اور قومی
لیجیے۔ مغلون کی گردی۔ چنگیز خانی۔ مذہبی ہنگامے ہندوستان اور پھر مسلمانون
کا کمال و زوال اہل عبرت کے ملاحظہ کو کیا کم ہے اسیطرح ملک اسپین مین اہل اسلام
کا ترقی کرنا کمال پر پہونچنا اور بعد مرور دہور یکایک ایسا معرض زوال مین آنا
کہ جسکا صفحہ ہستی پر وجود کیا نام و نشان ہی باقی نرہے یہ ایک ایسا واقعہ ہو رہا
عبرت افزا ہے کہ نظیر اسکا بجز اسی کے دوسرا نہ پایئے گا ہر چند کہ عادت الٰہی اسیطرح
جاری رہے کہ کل من علیہا فان لیکن اگر بنظر غور اور بچشم امعان دیکھو تو
واقعات چنگیزیہ۔ و تیموریہ۔ اور نادریہ۔ اور نپولین گردی۔ اور ہنگامہ
قتل و غارت مقتول وغیرہ وغیرہ اسکا ایک شمہ بھی نہین اسلیے کہ جہان جہان
موقع ایسے واقعات ظالمانہ کا ہوا ہے۔ گو کتنی ہی شدت ہو لیکن ان مقتول
مظلومونکی نسل اور باقی اقوام کی اولاد و آثار باقی رہجاتے ہین بخلاف اندلس و
اسپین کہ یہان زن و مرد و پیر جوان کسیکو بھی زندہ نہ چھوڑا ؎
کیا آتش جور و جفا نے بھسم وہ آگ رہی نہ دھوان ہی رہا ؎ نہ مکین ہی
رہے نہ مکان ہی رہا نہ کسیکا نام و نشان ہی رہا رہے نام اللہ کا
باوجودیکہ لاکھون کیا کروڑون اہل اسلام اور اقوام مختلفہ آٹھ سو برس تک
سکونت پذیر رہین۔ اور علم و فضل کا یہ حال کہ اقوام یورپ کہ جنسے آج ہمکو

تہذیب حاصل کرنا فخر ہی وہان زانوی ادب تہ کرتے تھے فقط خلیفہ عبدالرحمن الناصر کے کتب خانہ مین چار لاکھ کتابین علوم مختلفہ کی تھین لطف یہ ہی کہ بہت لوگ ہین جنکو واقعات کی خبر نہین اسلیے راقم آثم سب سے پہلے واقعات تاریخی کو مجملاً ابوالفدا و تاریخ اندلس اردو۔ طبقات اندلس۔ و تذکرۃ الکرام تاریخ عرب الاسلام وغیرہ وغیرہ سے واسطے ادراک حال اور سیاق کلام کے گزارش کرتا ہی

تاریخ اندلس

اسپین مین مسلمان۔ کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہی کہ کسی شہنشاہ نے عرب پر حکومت بالاستقلال کی ہو۔ ہرچند کہ سکندر اعظم نے مغرور عربون کے زیر کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن موت نے فرصت ندی اونکے سرحدی شہرون مین قیصران روم سے اظہار اطاعت کا شاید کیا ہو۔ اور اون لوگون نے اطراف و اکناف عرب پر حملے بھی شاید کیے ہون۔ مگر اونکے ریگستانون کو کچھ ضرر نہ پہونچا سکے۔ ساتوین صدی مسیح تک اونکا تعلق دنیا سے علحدہ ہی رہا۔ مگر دفعتاً اہل عرب نے ایک نیا ٹھاٹ ایسا بدلا کہ مشرق سے مغرب تک اولٹ دیا۔ اور یہ کایا پلٹ دنیا کا ایک موید من اللہ نے کر دیا جنکا نام پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ساتوین صدی مسیح کے شروع مین اسلام کے وعظ نے دنیا مین انقلاب پیدا کر دیا اور توحید کی روشنی آن واحد مین

شرق سے غرب تک پھیل گئی - اور سچی تعلیم نے تسخیر قلوب مین کامل فرنجشا اور وفات سے پہلے پہلے تمام عرب مین قابض ہوگئے جسکی حکومت کسی شہنشاہ کو نصیب نہ ہوئی تھی - بعد آنحضرت صلعم کے خلفاء راشدین رضی کے زمانہ مین اسلامی فوجون نے فارس - مصر - شمالی افریقیہ - بربر کوہ ہرقل کے میناردن تک روند ڈالے الاوسط ایشیا مین دریاے آکسس سے لیکر سواحل اوقیانوس تک موذنون کے نعرے سے تمام دشت وجبل گونجنے لگے - ہرچند بعض خلفائے بنی امیہ وبنی عباس کے آپس کے جدال وقتال سے وہ ترقی روزافزون جیسی کہ چاہیے ظہور مین نہین آئی - لیکن پھر بھی کوئی ملک شرقاً وغرباً وجنوباً وشمالاً انکے عہد مین ایسا نہ بچا تھا کہ جہان اسلام کا ظہور نہ ہوا ہو جسکا حال مختصر بکمال اختصار درج ذیل کرتے ہین -

نقشہ

نمبر	اسامی	تعداد قدامت سال	ماہ	دن	تعداد فتوحات	تعداد خلفاء اندلس
۱	معاویہ	۱۹	۵	۰		
۲	یزید	۳	۰	۷		
۳	معاویہ	۰	۰	۴۰		
۴	مروان	۱	۰	۵		
۵	عبدالملک	۲۱	۰	۰		
۶	سلیمان	۲	۰	۵		
۷	عمر	۲	۰	۵		
۸	ولید	۳	۰	۱		
۹	یزید	۴	۰	۱		
۱۰	ہشام	۱۹	۰	۸		
۱۱	ابراہیم	۵	۲ ۰	چند یوم		
۱۲	ولید ثانی	۱	۰	۳		
۱۳	مروان ثانی	۵	۰	۴		

اسپین کا قبل فتوحات اہل اسلام کے مختصر حال

اسپین سکندر اعظم کے عہد سے لیکر کئی سو برس تک قیاصرہ روم کا قبضہ رہا جب گذشتہ مختتونکی تکان رفع کرنے کے لیے یہ عیش و عشرت مین مشغول ہوے تو خاص اسپین مین یہ حالت ہوئی کہ فرقہ امرا نفس پروری ولہو ولعب مین مستغرق ہوے اب رہے عوام الناس اونمین یا تو غلام تھے یا بمنزلہ غلامون کے یعنی موروثی کاشتکار جو نہ خود زمین سے بیدخل ہوتے تھے نہ اونسے کوئی زمین چھوڑا سکتا تھا دولتمندون اور غلامون کے درمیان مین ایک ورمتوسط قوم بھی کہ جنکو اہل شہر ناروی کہتے تھے اونکی سب سے زیادہ کمبختی تھی ٹکس یہی ادا کرتی تھی خدمت یہ بجالاتی تھی فضول خرچیون کا بار انھین کی گردن پر تھا جس قوم کا تمدن یہانتک خراب ہو۔ اونمین وہ اسباب اُنکو الغرمی کہان جو حملہ آور قوم کی تاب مقاومت لاسکے پس قوم گاتھ بلا تکلف اسپین مین داخل ہوکر تمام شہرون اور قلعون پر قابض ہوگئی پھر بعد رومیون کے قوم گاتھ نے حکومت کی آٹھوین صدی آغاز مین جسوقت مسلمانون نے ملک افریقہ کو فتح کرکے اندلس کیطرف راس ہرقل کے رُخ کیا تو اوس وقت مزارعان کی پہلی حکومت قیاصرہ سے بھی بدتر حالت تھی ملک مین نہایت بدعملی غلام تو درکنار اگر کوئی زمیندار ہم پیشونمین بلا اجازت شادی کرلیتا تو اوسکے بال بچے مختلف زمیندارون مین تقسیم کردیے جاتے ۔ غلامون کی زندگی اسقدر تلخ تھی کہ جیتے جی اونکو مشکل امید نظر نہین آتی تھی جسوقت

اسپین کی ملکداری کی یہ حالت تھی اوسوقت مسلمان افریقہ سے
اسکی حدود کی طرف بڑھے۔ اوسوقت مین رازرق نے شاہ ڈیزا کو تخت
اسپین سے اوتار کر خود عنان حکومت ہاتھ مین لی۔ کونٹ جولین کے لڑکی
کا واقعہ مسلمانونکا اسپین مین آنا اور جولین کا دریردہ مسلمانونکو
مدد دینا سلطنت اسپین کی چھوٹی چھوٹی ریاستون مین یہ دستور تھا کہ ہر
شہزادہ اپنے بچون کو دربار شاہی مین اس غرض سے بھیجا کرتا تھا کہ آداب
دربار اور تربیت حاصل کرین چنانچہ کونٹ جولین گورنر سلوٹا یعنی
سوطا نے حسب دستور اپنی لڑکی فرونڈا کو ٹولیڈو یعنی طلیطلہ دارالسلطنت مین بھیجا
کہ ملکہ کی کنیزکون مین تعلیم پاوے۔ لڑکی نہایت حسین تھی شاہ رازرق
نے اوس لڑکی کی بے عزتی کی۔ لڑکی نے تمام حال اپنی بیحرمتی کا جولین کو
لکھ بھیجا جولین نے یہ سنکر فورًا دربار شاہی کی طرف کوچ کیا اور وہان آکر
کسی طرح کا اظہار نہین کیا اور رازرق کو یقین کامل تھا کہ فرونڈا نے ہرگز
افشاء راز نہین کیا ہوگا نہایت اعزاز سے پیش آیا اور ہر کام مین اوس سے
صلاح کا کار بند رہتا جولین مع اپنی لڑکی کے سوطا کو واپس گیا وقت
واپس جانے کے شاہ رازرق نے شکاری بازونکی اس سے فرمایش کی
جولین نے جواب مین کہا کہ مین آپکو ایسے باز بھیجونگا جو آپ نے عمر بھر مین
نہ دیکھے ہونگے مراد اوس سے اہل عرب تھے جولین نے واپس ہوتے ہی
اوّل موسی ابن النصیر حاکم افریقہ سے ملاقات کی کہ جس سے کئی مرتبہ
لڑائی ہو چکی تھی۔ یہ موسی ابن النصیر وہی شخص ہے جو بشیر ابن مروان

سکا وزیر عراق مین مقرر تھا اور حجاج نے اوسپر تغلب و تصرف بیت المال
کی شکایت خلیفہ عبدالملک سے کر کے پچاس ہزار دینار اوسپر جرمانہ کرایا تھا
اور عبدالعزیز حاکم مصر اپنے پاس سے ادا کرکے اسکو اپنے ہمراہ مصر لایا اور حاکم افریقہ
کیا اوس وقت موسی کی عمر ساٹھ برس کی تھی اسکے تین بیٹے تھے - عبدالعزیز
مروان و عبدالعلا موسی جب افریقہ کے لشکر مین آیا تو لشکر کی نہایت تالیف
قلوب کی پہلے اسنے مشرقی افریقہ کو جسمین طونس اور الجیرس ہے بربر سے
الجیرس تک فتح کر کے جبل اطلس تک اپنا قبضہ کیا - جب خلیفہ عبدالملک کو
اوسکی فتوحات کا بذریعہ عبدالعزیز حاکم مصر کے حال معلوم ہوا تو اونسے دو
لاکھہ دینار کا وظیفہ خاص موسی کے لیے اور ایک ایک لاکھہ کا وظیفہ اوسکے
بیٹون کا مقرر کیا اور پانچہزار آدمی کے تیس تیس ۳۰ اشرفی سالانہ مقرر کیا۔
مزید بران جرمانہ معاف اور اسنے قوم بربر سے کہ اصل مین اولاد عرب سے
تھی باہمی رشتہ داری قائم کردی اسکا یہ اثر ہوا کہ ہزارون نے بلا جبر
اسلام قبول کیا اور داخل لشکر اسلام ہوے اب موسی کا حوصلہ فتوحات
بری پر منحصر نہ رہا بلکہ اوسکی خواہش ہوئی کہ بحری فتوحات بھی حاصل کرون
اور اسنے پہلے پہل کا رتھج یعنی طونس مین گودی کشتیونکی ۸۴ھ مطابق ۷۰۳ء
مین طیار کرائی جب وہ طیار ہوگئی تو سب سامان بحری مہیا کیا اور ایک
بیڑہ جہازات جزیرہ سرڈینیہ یعنی سارڈینیہ اور جزیرہ سقالیہ یعنی سسلی کو روانہ
کیا اور اونکو فتح کر کے بہت سا مال غنیمت حاصل کر کے لائے پھر اوسنے
خشکی کی طرف منہ پھیرا یہانتک کہ اسکے فتوحات نے قلعہ مراکو اور سس اقصیٰ

تک کہ لب ساحل اٹلانٹک یعنی بحر اوقیانوس تک ہی حکومت قایم کی۔ موسی خونخوار حملہ آور نہ تھا بلکہ جن ملکونکو اوسنے بزور تلوار فتح کیا آخرش مثل باپ کے اوسکا حامی ہوگیا۔ باشندون کو اسلام تعلیم کیا یعنی کوڈاکوؤن سے بچایا۔ پھر اوسنے تھوڑے عرصے مین ٹنگٹس یا ٹنگ نامی مین افریقہ فرنگستان کو لے لیا۔ شہر قیوطہ اور طنجرس یعنی تانجیر کو فتح کیا پہلے یہان قوم بربرا کا قبضہ تھا۔ پھر قوم وندار کے قبضہ مین آیا اوسکے بعد قوم غاطہ یعنی گاتھ جو مقابل اسپانیہ کے کنارے پر قابض تھی اوسمین سے اوسکا حاکم کونٹ جولین کا اوسپر قبضہ تھا اور وہ شکست کھاکر شہر قیوطہ مین قلعہ بند ہوا۔ موسی اب قیوطہ پر بڑھا لیکن بڑے نقصان کے ساتھ پس پا ہوکے قیروان دار الحکومت افریقہ مین واپس آیا اور طارق امیر لشکر اور اپنے بیٹے مروان کو وہین چھوڑ آیا۔ جنھون نے اطراف کے ملک کو ویران کر ڈالا اس عرصہ مین جولین نے تنگ آکر موسی سے صلح کے لیے استدعا کی اور اوس سے کہا کہ آج سے میرے اور تمھارے لڑائی کا خاتمہ ہے اب سے مین اور تم دلی دوست ہوے۔ اب صرف تمھارے جانیکی دیر ہے اور اسپین کے فتح مین دیر نہین تمھارے جانیکا مین خود راستہ بتلاؤنگا مگر چونکہ عربی دانا ایک دور اندیش تھا اوسنے خلیفہ دمشق ہشام سے استمزاج کیا اور پانسو آدمیونکی ایک چھوٹی سی جمعیت بسرداری طارق سواحل اندلس پر لوٹ مار کرنیکے لیے روانہ کی کہ حملہ کرکے چلے آوین یہ واقعہ سنہ ۹۱ھ کا ہے طارق اپنی اس خدمت کو پوری طرح انجام دیکر ماہ جولائی

ہین واپس آیا اسکہ عہ مین جب موسیٰ کو یہ معلوم ہوا کہ شاہ رازرق ازراہ
شمالی قوم باسکش کی بغاوت فرو کر رہا ہے تو وقت کو غنیمت جانکر سات ہزار
آدمیون کی ایک مختصر جمعیت جنمین اکثر موریعنی باشندگان بربر بھی تھے بسرداری
طارق روانہ کی طارق اوّل وس لا نیز راک قلتہ الاسد پر اوترا
جو آجتک اوسکے نام سے جبل طارق مشہور ہے جسے انگلش جبرالٹر کہتے ہین
اور یہان سے بعد فتح قرطبیہ اندرونی حصون کیطرف بڑھا جب شاہ رازرق
کو یہ معلوم ہوا تو مع قوم گاتھ کا ٹڈی دل لیکر مقابلے کو آیا دونون فوجین
وادی بیکا کے کنارے پر مقابل ہوئین اسپین مین جو فسانہ عجیب کیفیت
رازرق کی بزبان عوام الناس تھی اوسکو مختصر ہمنے آئینہ فرنگ مین درج
کر دیا ہی اس جگہ پر ہم مفصل حال صاحب کارنامہ مور انگلش مورخ سے یہ
کیفیت نقل کرتے ہین - راست و دروغ بگردن راوی واقعہ مذکور الصدر
سے پہلے ایکدن جب شاہ رازرق قدیم دارالخلافۃ (ٹولیڈو) یعنی طلیطلہ
مین جشن نوروزی کر رہا تھا تو اچانک دو بوڑھے آدمی دربار مین داخل ہوے
یہ دونون حیرانی وضع کے سفید جبّے پہنے ہوے تھے اونکے لمبے لمبے
خوشنما ٹیکون پر منطقۃ البروج کی تصویرین منقش تھین جنمین بشمار کنجیون کے
گچھے لٹک رہے تھے شاہ رازرق کے سامنے آکر بعد ادائے مراسم شاہانہ
اونھون نے اس طرح خطاب کیا - اے بادشاہ قدیم زمانے مین جب شاہ
ہرقل نے سمندر کے کنارے پر وہ مینار نصب کیے جو آجتک اوسی کے نام
سے مشہور چلے آتے ہین تو اونکے ساتھ ایک نہایت عالیشان اور مضبوط

عمارت بشکل گنبد اس قدیم شہر کے حوالی مین بنوا کر اوسمین ایک طلسم رکھا اور اوسکو آہنی کواڑون اور چوکھٹ سے محفوظ کر کے اوسمین فولادی قفل ڈالدیے اور بنظر دوراندیشی و احتیاط یہ انتظام کیا کہ ہر نیا بادشاہ جو سریر آرائے مملکت ہو وہ اپنے نام کا علیحدہ قفل دروازے پر لگاوے باین خیال کہ پیش از وقت افشاء راز نہو پیشین گوئی کی کہ جو شخص مخفیات گنبد کو بام یا کم از کم اوسکو دریافت کرنے کی کوشش کریگا۔ وہ سخت مصائب و آفات مین مبتلا ہوگا چنانچہ ہمنے اور ہمارے بزرگون نے ہرقل کے زمانے سے لیکر اس وقت تک گنبد کی حفاظت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ اور کبھی کسیکو دخل نہین دیا۔ اگرچہ بعض بادشاہون نے اسرار گنبد کے دریافت کرنیکی کوشش بھی کی۔ مگر اونکے اس ارادہ کا انجام یا موت یا کوئی آفت ناگہانی ہوئی۔ غرضکہ دروازے سے آگے قدم رکھنا آج تک کسیکو نصیب نہین ہوا اے بادشاہ اس وقت ہم حضور مین اسلیے حاضر ہوے ہین کہ آپ بھی اپنے نام کا ایک علیحدہ قفل لگاوین۔ یہ کہا اور سلام کر کے دونون رخصت ہوے۔ اودھر شاہ رازرق جب اس حیرت انگیز قصہ کو بغور سن چکا تو اوسکے دلمین دریافت راز کا شوق پیدا ہوا اور یہان تک کہ ہر چند اوسکے مشیرون اور بشپ نے (ایک مذہبی عہدہ) اوسکو متنبہ کیا اور کہا کہ آج تک گنبد کے اندر کوئی شخص زندہ داخل نہین ہوا حتی کہ قیصر اعظم بھی اس قسم کی جرات نکرسکا کیونکہ تقاویم کہنہ مین بھی لکھا ہو کہ گنبد کا بھید کوئی دریافت نہ کرسکیگا مگر ایک بادشاہ جو اپنے سلسلہ مین اخیر ہوگا اور اوسکو بھی یہ امر

اوس وقت میسر ہوگا جبکہ ستون سلطنت مرکز ثقل سے ہل جاویگا جب باہمی نفاق اور بیوفائی اوسکی بیخ و بنیاد کو کھوکھلی کردینگے اور غضب الٰہی نازل ہوگا مگر شاہ رازرق ان تمام نصیحتون کے برخلاف ایک وزبہت سے سوار اور پیادونکو ہمراہ جلو مین لیکر گنبد کیجانب روانہ ہوا یہ گنبد کئی چٹانون کے بیچ مین ایک بلند قلۂ کوہ پر واقع تھا اسکی دیوارین سنگ مرمر اور سنگ زبرجد سے بنائی گئی تھین جنپر نہایت نازک اور دقیق نقش کندہ تھی اور جو اسقدر صاف و شفاف تھین کہ باوجود اس قدر پرانی ہونے کے آفتاب کی دست درازیون سے کاکچھہ بھی اثر نہوا تھا گنبد کا دروازہ پورے پتھر سے تراش کر بنایا گیا تھا جسکے کواڑون پر ہرقل سے لیکر ڈنرہ کے زمانے تک تمام شاہان سلف کے ہاتھہ کے بھاری بھاری قفل پڑے تھے دروازے کے دونون جانب دو بوڑھے کھڑے تھے جو دربار مین حاضر ہوے تھے اُنھون نے ہرچند شاہ رازرق کو منع کیا اور سخت مصیبت کی پیشین گوئی کی - لیکن جب اونکی کوئی نصیحت کارگر نہ ہوئی تو ناچار وہ بھی کمربستہ ہوگئے اور شاہ رازرق کے جوان سپاہیون کے ساتھہ تمام دن اون بھاری قفلون کے کھولنے مین مصروف رہے بالآخر قریب غروب آفتاب تمام قفل کھل گئے اور بادشاہ مع ہمراہیون کے دروازے کی جانب بڑھا اور کواڑ کھولکر اوّل ایک وسیع کمرے مین داخل ہوا - اس کمرے کی دوسری جانب ایک اور ایساہی دروازہ تھا جس سے پاس کے کمرے مین آدمی آہستہ جاتا تھا اس دروازے کے سامنے اس طرف پیتل کی ایک بڑی مہیب خوفناک مردانہ تصویر ایستادہ تھی اور ایک بھاری گرز ہاتھہ مین لیے دمبدم زمین پر

مارتی بھی یہ دیکھکر تھوڑی دیر تک تو شاہ رازرق خوف وحیرت مین غرق رہا لیکن جب اوسکے سینہ پر یہ فقرہ (مین اپنا فرض منصبی پورا کرتا ہون) کندہ دیکھا تو اوسکا حوصلہ بڑھا۔ اور اوسکو قسم دیکر کہا۔ مجھکو گذر جانے دے میرا ہرگز یہ منشا نہین کہ اس گنبد کو ضرر پہونچاؤن یا اوسکے درپے تخریب ہون صرف راز دریافت کرنا چاہتا ہون یہ سنتے ہی طلسمی تصویر یک بیک گرز تھام خاموش کھڑی ہوگئی بادشاہ مع اعیان وارکین اوسکے نیچے سے گذر کر دوسرے کمرے مین داخل ہوا۔ اس کمرے کی دیوار وپر جابجا ہر قسم کے قیمتی پتھر نصب تھے اور عین وسط مین ہرقل کے ہاتھہ کی ایک میز بچھی تھی جسپر ایک صندوقچہ رکھا تھا صندوقچہ پر یہ عبارت کندہ تھی تمام مخفیات گنبد اس بکس مین ہین بجز ایک بادشاہ کے اسکو کھولنے کی اورکوئی جرات نکر سکیگا۔ لیکن ذرا اوسکو خبردار اور ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ اسوقت اوسکو عجیب وغریب واقعات دکھلائی دینگے جو مرنے سے پہلے اوسے پیش آئین جب شاہ رازرق نے بکس کو کھولا تو بجز ایک چرمی وصلی کے جو دو مسی تختون کے بیچ مین محفوظ تھی اور کچھہ نہ نکلا وصلی پر گھوڑے سوارونکی تصویرین بنی تھین جنکے چہرے نہایت خونخوار اور ہیبت ناک تھے اور جو پیش قبض سے مسلح تھے اور پیشانی صفحہ پر یہ عبارت لکھی تھی دیکھہ اے بداندیش اون لوگون کو جو تجھے سریر سلطنت سے نیچے گرائینگے اور تیرے ملک پر قبضہ کرینگے وصلی پر نظر ڈالنی تھی کہ شاہ رازرق اور اوسکے ہمراہیون نے دفعتہ میدان جنگ مین گیر و دار کا شور بلند ہوتے سنا طلسمی گھوڑے

وصلی کے صفحہ پر یک بیک بادلون کی طرح حرکت کرنے لگے اور اوس میں
مین ایک حقیقی میدان کارزار کا سمان بندھگیا۔ بدنصیب شاہ رازرق کی آنکھون کے
سامنے اوس عالم استعجاب و حیرت مین جانگزا واقعات پیش آنے لگے جو بالترتیب
ایک دوسرے کے بعد دکھلائی دیتے تھے اور نقش آب کیطرح مٹ جاتے تھے اور
جیسے اون آنے والے حادثون اور لڑائیون کے نتیجے دریافت ہوتے تھے
جو ابھی کسیکے وہم و گمان مین بھی نہین تھے۔ اوسنے دیکھا کہ سامنے ایک
میدان جنگ ہے جسمین مسیحی اور مسلمانون کے درمیان ایک سخت ہنگامہ
کارزار گرم ہے۔ غازی مردونکا جوش مین آکر جھپٹنا اور اپنے پاؤن سے مخالفین
کی لاشین روندنا۔ قرنا اور نرسنگھون کی آواز مہیب جھجھ ونکی جھنکار۔ اور صدہا
طبلات جنگ کا طوفان خیز شور سنائی دیا۔ تلوارین میانون سے نکلین گرز و تبر
بلند ہوئے۔ تیر سنسناکر پیام اجل پہونچانے لگے۔ نیزے اور برچھیان
چارونطرف چمکنے لگین مسیحی میدان سے بھاگ نکلے مسلمانون نے اونکا تعاقب
کیا اور شکست فاش دی جھنڈا۔ جسپر کہ راس صلیب نصب تھا زمین پر گرگیا
اسپین کے نشان کا پھریرا پامال ہوگیا فتحمندون کے خوشی کے نعرون
مصیبت زدون کے غیظ و غضب کی چیخون۔ قریب المرگ زخمیون کی آہ و
زاری نے تمام ہوا گونجنے لگی ہزیمت خوردہ سپاہیون مین جوتہ و بالا ہوکر
ادھر اودھر بھاگے جاتے تھے شاہ رازرق کی نظر ایک اچانک جوانمرد
سپاہی پر پڑی جو شاہی تاج پہنے اور پشت پھیرے ہوئے تھا مگر دور سے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ اوسکے اسلحہ اور لباس خاص شاہ رازرق کے سے ہین ایک سفید

گھوڑے پر سوار ہی جو ٹھیک ویسا ہی جیسا کہ اوسکی لڑائی کا گھوڑا۔ اور بلبلا
عین ہنگامہ مین وہ جوان گھوڑے سے نیچے گرا اور پھر کہین اوسکا۔ پتہ نشان
نہ معلوم ہوا۔ اور بلبلا دیوانہ وار خالی پشت چارون طرف بھاگا پھرتا تھا یہ
دیکھکر شاہ راذرق اور اوسکے ہمراہی اوس طلسمی گنبد سے حواس باختہ ہوکر بھاگے
مگر اس سے پہلے ہی وہ جنیل کی تصویر غائب ہوگئی تھی دونون بوڑھے دار وانہ
کے سامنے مرے پڑے تھے اور علاوہ بے شمار غیبی آفات کے ایک یہ بھی ہوا
کہ گنبد مین فورًا اوس وقت آگ کے شعلے بلند ہوگئے ہر ایک پتھر جلکر خاک
سیاہ ہوگیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ جس جس جگہ زمین پر یہ خاکستر ہوا مین اوڑکر
گری وہین ایک قطرہ خون پیدا ہوگیا متوسط زمانہ مین اسپین اور عرب دونون
ملکون کے مورخون نے اس قسم کے حیرت انگیز اور بعید از قیاس واقعات نہایت
خوشی سے قلمبند کیے ہین اور جو جو نیک و بد شگون طرفین کو لڑائی سے پہلے پیش آئی
اونسے اونکے حزن و مسرت کا خوب اندازہ ہوتا ہے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے
کہ رسول عربی بنفس نفیس طارق کے پاس تشریف لائے اور اوسکو تسکین دیکر کہا
طارق۔ لڑو اور فتح کرو۔ فریقین جو وادی بکت کے قریب ایک دوسرے
کے مقابلے پر تل رہے تھے اونکے خواب و خیالات خواہ کچھ ہی ہون ہمکو حیثیت
تاریخ نویسی اونسے بحث نہین مگر لڑائیونکا جو نتیجہ ہوا اوسمین امکان شک نہین
ہوسکتا۔ اگرچہ بعد مین طارق کے پاس پانچہزار بربری سپاہیون کی کمک وہ
پہونچ گئی تھی مگر تاہم کل فوج بارہ ہزار سے تو کسی صورت مین زیادہ نہ تھی حالانکہ شاہ راذرق
کے پاس اوس سے چھ گنی فوج مسلح تیار تھی مگر اس موقع پر یہ امر قابل لحاظ ہے

کہ حملہ آوردہ بہادر اور جری سپاہی تھے جنکے مائہ خمیر مین شجاعت اور جنگجوئی
تھی اور مزید برین اس موقع پر ایک نامور صف شکن کے زیر کمان تھی ادہر
اونکے مقابل کون تھے اونہین حلقہ بگوش - یا بمنزلہ حلقہ بگوش مزارعو نکی
ٹوٹی پھوٹی جمعیت جو تمام ملک کا ظلم سہتی سہتی تنگ آگئی اور جنکے سپہ سالارون
مین وہ دغاباز سردار جو ہمیشہ سے شاہ ڈونزا کے طرفدار اور رشتہ دار تھے
موجود تھے مگر حقیقت مین اونکا دلی منشا یہی تھا کہ جس طرح ہو اوسکو بیچ میدان
مین تنہا چھوڑ کر دشمن سے جا ملین اور لڑائی کا فیصلہ اوسی کے حق مین کرین ان
بدنصیبونکو اپنے پیارے وطن اور ہم وطنون کے ساتھ دغابازی کرنیکا خیال
بھی نہ تھا بلکہ وہ تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ حملہ آورون کو صرف غنیمت کی حرص یہانتک
کھینچ لائی ہے چنانچہ جب لوٹ کے مال و دولت سے ہاتھ رنگ چکین گے تو اپنے
ملک کو واپس چلے جائینگے اور اسیطرح شاہ ڈونزا کا خاندان پھر تخت اسپین پر برقرار
ہو جائیگا محض اس امید پر اونھون نے دشمن کی مساعدت کی تھی جسسے ملک
اسپین آخرکار آٹھ متواتر صدیون کے لیے مسلمانون کی حکومت مین آگیا جب
مسلمانون نے حریف کے ٹڈی دل فوج کو اپنے مقابلے پر صف آرا دیکھا اور شاہ رازرق
جو ایک جگمگاتی ہوئی چتر کے سایہ مین شاہانہ لباس اور اسلحہ زیب تن کیے نہایت
کر و فر سے بیٹھا تھا نظر ڈالی تو ذرا دل شکستہ ہوگئے مگر شیر دل طارق فوراً آگے
بڑھکر للکارا کہ خبردار اے دلاوران عرب اے ہزبران اسلام دیکھو ہے ہو کہ تمھارے
آگے دشمن اور پیچھے سمندر ہے برب کعبہ اگر مفر ہے تو صرف اسپین - کہ بکوشید جامہ
زنان نپوشید - ہاشمی تلوار کے جوہر دکھلانے کا آج ہی تو دن ہے یہ سنتے ہی

عربون کے حوصلے بڑہے اور سب یکدل و یکزبان ہوکر چلائے کہ اے طارق ہم
ہرطرح طیار ہین اور جہان تم چاہو چلو تمھارے ساتھہ چلنے کو موجود ہین یہ کہا اوٗ
فورًا اپنے سوار کے ساتھہ دشمن کی صفون مین گھس گئے آٹھہ روز تک برابر لڑائی کا
بازار گرم رہا اور نقد جانفروشی ہوتی رہی اس موقع پر فریقین نے اپنی اپنی فوج کے
اوٹھتے ہوے جوش اور دل توڑ جانبازیان نہایت دلولہ انگیز زبان مین بیان
کی ہین اور قابل دید ہین شاہ رازرق نے متواتر اپنی فوج کی صف بندی کی مگر
افسوس شاہ ڈنزا کے رشتہ دارون نے بیچ میدان مین ساتھہ چھوڑکر جنگ کو
دم کی دم مین ایک عبرت انگیز و حیرت خیز سین کر دیا - رازرق ہزیمت خوردہ
لشکر کو چھوڑکے تنہا ایک طرف کو چلدیا مگر نہ معلوم کہ شاہ رازرق کہان گیا - اور
اوسکا کیا انجام ہوا آج تک نہین معلوم مگر دوسرے دن صرف اوسکے جوتے
اور گھوڑا دریاے بست کے کنارے ملا شاید دریا مین ڈوب مرا - مگر اہل اسپین کا
یہ عقیدہ ہی کہ وہ ابتک زندہ ہے اور پھر آئیگا اس بڑی فتح کے بعد موسی گورنر
افریقیہ نے ایک تہنیت نامہ مع مفصل رویداد جنگ بحضور خلیفہ ولید بلاغ کیا
اسمین کچھہ شک نہین کہ وادی بست کی فتح نے کل اسپین کی حکومت مسلمانون
کے ہاتھہ مین دیدی طارق اور اوسکے دلاور جوانون نے کل جزیرہ کو فتح کرلیا
اس اثنا مین موسی گورنر افریقہ کو طارق پر شک پیدا ہوا اور اوسے آگے بڑھنے
سے منع کیا مگر طارق کب مانتا تھا اونے مغیث کو سات سو آدمی کا ایک
دستہ دیکر قرطبہ کے محاصرے کے لیے روانہ کیا اور وہان پہونچکر دن تو
ادھر اودھر درختون کے آڑ مین کاٹا قریب شام کے جب حوالی شہر مین

پہونچا تو ایک چرواہے سے معلوم ہوا کہ شہر کی کسی فصیل مین ایک
شگاف ہے - اوسکی تلاش مین جب قریب دیوار کے پہونچے تو فصیل
سے ملا ہوا ایک انجیر کا درخت تھا ایک جوان نہایت چالاکی سے
اوس درخت پر چڑھ گیا اور وہان سے فصیل پر پھاند کر اپنا عمامہ
نیچے لٹکا دیا - اور اس عجیب کمند کے ذریعے سے اپنے کئی ساتھیون کو
لیکر دروازہ شہر پناہ کھول دیا اور بات کی بات مین شہر فتح ہو گیا -
وہان کے کچھ لوگ ایک کونینٹ یعنی خانقاہ مین محصور ہو کر تین ماہ تک
لڑا کیے پھر آخر مطیع ہو گئے شہر خالی ہو گیا اور یہودی تمام لڑائی مین
مسلمانون کے اوّل سے آخر تک خیر خواہ رہے چنانچہ جن جن ملکون پر
مسلمانون نے فوج کشی کی یہودی اور پارسی اونکے شریک حال رہے
طارق مظفر و منصور قدم بڑھائے چلا گیا ہے روک ٹوک آر کے ڈونا پر قابض
ہو گیا تمام باشندے کوہستان مین بھاگ کر جا چھپے - مالاگا پر بھی قبضہ ہو گیا
اور الویرا پر جو غرناطہ کے قریب ہے حملہ کر کے لے لیا صرف مرشیہ کے
کوہستانی درے کچھ عرصہ تک تدمیر کی بہادری اور تدبیر سے محفوظ رہے
مورخ لکھتا ہے کہ جب تدمیر کی کل فوج قتل ہو گئی فقط یہ اور اسکا غلام
بچ گیا اوس وقت بھاگ کر مرشیہ مین حصار بند ہوا اور مسلمانون نے
شہر و قلعہ کا محاصرہ کر لیا - تدمیر نے جب دیکھا کہ کوئی مرد جوان باقی نہین ہے
بجز عورتون کے تو اسنے کل عورتون کو لباس مردانہ پہنا کر فصیل اور برجون پر
متعین کر دیا اور خود مع غلام کے گورنر مغیث کے پاس جا کر پیغام صلح کیا -

مغیث نے منظور کیا جب عہدنامہ پر دستخط ہو چکے اور بموجب معاہدہ کے دروازے
شہر کا کھول کر سب اہل شہر مع مال متاع کے باہر نکل آئے او سمین بجز عورتون
کے کوئی مرد نہ تھا المغیث تدبیر کی دلیرانہ اور دانشمندانہ حکمت پر ششدر
رہگیا اور بیانتک خوش ہوا کہ اوسکو صوبہ مرشیہ کا گورنر کردیا جو آج تک اوسکے
نام سے تھودمیر فسٹر یاد کیا جاتا ہے الغرض طارق بعد فتوحات مکرر کے بڑھتے
بڑھتے ٹولیڈو یعنی طلیطلہ دارالسلطنت گاتھہ تک پہونچ گیا اور وہان بھی کسی سردار
کا قصہ کا پتہ نہ لگا اور اوسکو بھی معلوم ہوا کہ سرداران گاتھہ کوہستان آسٹریا
مین پناہ گزین ہوے ہین صرف بعض اشخاص کو مثل کونٹ جولین اور شاہ ڈنزا کے
رشتہ دار رہ گئے جنکو حسب وعدہ اعلے اعلے عہدے دیے گئے جب کوئی مزاحمت
کرنے والا نہ رہا تو مسلمانون کا قدم اوس ملک مین جم گیا جب موسی نے طارق
کی متواتر کامیابی کا حال سنا تو سنہ ۹۳ھ موسم گرما مین مع اٹھارہ ہزار سپاہ کے
دریا سٹریٹ کو عبور کرکے - کارمونا - سیوائیل - اور میرڈا فتح کرتا ہوا - ٹولیڈو
کیطرف بڑھا - طارق نے جب موسی کی خبر سنی تو ٹولیڈو سے استقبال کو گیا -
موسی نے اوسکے ایک چابک مارا کہ باوجود ممانعت کے تو آگے کیون بڑھگیا
اور کہا کہ تجھسا سخت گیر اور تیز مزاج شخص ہرگز اس قابل نہین کہ اس قدر مسلمانون
کی حفاظت سپرد کیجاوے اوسکو قید کردیا - جب اس حاسدانہ تظلم کی خبر ولید تک پہونچی
تو اوسنے ناراض ہوکر موسی کو دمشق بلالیا اور طارق کو پھر اوس جگہ بحال کردیا
پھر اوائل سنہ ۹۹ھ مین ایک عربی سپہ سالار سے گال کے جنوبی حصے پر جو
سپٹی مونیا مشہور تھا اور کارکاسون اور تربون پر قابض ہوگیا اور نہر گنڈی

اور ایکوٹی ٹینا پر حملہ کرنا شروع کردیا۔ لیکن ۷۲۱ء مین مسلمانون نے شہر ٹولوزہ
مین ایوڈیز ڈیوک کو شکست فاش دی تاہم مسلمانون کے عزم مین کچھ فرق نہین
آیا اور تھوڑے عرصے مین ہیون کو تاخت وتاراج کرڈالا اور قوم سے بھی خراج لیلیا
۷۳۲ء مین ایوگنن پر قبضہ کرلیا۔ صوبہ ناربون کے جدید گورنر عبدالرحمن نے
تمام گال کے فتح کا ارادہ کیا۔ اور دریاے گارونے کے کنارے۔ آیوڈیز کو شکست
فاش دی یہان سے مظفر ومنصور ٹوورز کیطرف بڑھا اودہر چارلس جو فرانس کا
اصلی بادشاہ تھا استقبال کو بڑھا جہان اسکے سینٹ مارٹن کے خزانے کا
پتہ لگا تھا۔ کواکٹرزا ور ٹوورز کے درمیان دونون فوجون کا مقابلہ ہوا
چھہ دن تو چھوٹی چھوٹی لڑائی مابین ہوا کین۔ ساتوین دن تمام بازار
جان نثاری وجانفروشی گرم ہوا۔ چارلس نے بذات خود داد دلیری دی
اوسکی جان نثاری سے فرانسیسیون کا دل بڑھگیا اور بہ ہمت مجموعی
مخالفین پر حملہ کردیا۔ مسلمانون کی صفین تہ وبالا ہوکر منتشر ہوگئین اس
ہنگامہ مین اکثر فوج مسلمانون کی نذر میدان جنگ ہوئی کہ میدان جنگ گنج
شہیدان ہوگیا اور مسلمانون کو اس قدر نقصان پہونچا کہ آٹھہ صدیون تک
حکومت رہی لیکن پھر فرانس کیطرف منہ نہین کیا اسکے بعد جب کہ شارلیمین
ملقب سکندر ثانی کو یہ معلوم ہوا کہ بنی امیہ کا پہلا خلیفہ عبدالرحمن سریر آراے
اوندلس ہوا ہے۔ اور قاعدے کی بات ہے کہ نئی سلطنت مین مخالفین گروہ
حسب عادت فتنہ وفساد برانگیختہ کرتے ہین ویسا ہی اوسکے عہد مین واقع
ہوا مفسدین نے شارلیمین کو فرانس سے اپنی مدد کو بلایا اسمین باغی مسلمان

اور اہل اسپین شریک تھے اور اوسکو ہوس ملک گیری نے اونسکا ایک
دی اور پہلی فتح اسکی اور باعث دلیری کی ہوئی شارلیمین کو باسکس کی
سرکوبی سے ابھی فرصت نکلی تھی کہ یہ دوسری ملک گیری کی تدبیر عمل مین آئی
اور یہ قرار پایا کہ ادھر سے شارلیمین اسپین پر حملہ کرین اور ادھر مفسدین اسپین
مختلف مقامات پہ بغاوت کرکے اوسکو مدد دین ۷۷۸ء مین شارلیمین نے
موافق اقرار کے سلسلہ کوہ پیر نیز سے گذر کر زیرہ گوزہ کا محاصرہ کیا کہ اچانک
اوسکو یہ خبر پہونچی۔ کہ وٹی کنڈ نے پھر سکسن پر قبضہ کرلیا اور کولون کو بڑھا اب
سبجز لوٹ جانیکے اور سلطنت کی حفاظت کرنیکے کچھ چارہ نہ تھا مع دستہ یاد گلی جی و
کے جلدی لوٹ گیا اور فوج عقب سے روانہ ہوئی کوہ پیرنیز کے تنگ درون مین
قوم باسکس جو فرانسیسیون کی جانی دشمن تھی بلاء ناگہانی کی طرح سے ٹوٹ
پڑے اور اس قدر کشت و خون ہوا کہ شاید ایک فرانسیس بچا ہو۔ اس خونریزی
کو انگلش مورخ نہایت خوفناک عبارت مین بیان کرتے ہین جب شارلیمین کو
رولنڈ اسیلار کی موت کی خبر دی تو واپس آکر بحالت غم رولنڈ کو دفن کردیا۔
اور فرانس کو چلا گیا اسکے بعد قریب تین سو برس مسلمانون نے پوری دلجمعی
سے اسپین پہ حکومت کی۔ اور یون تو خاندان گاتھ کے ورثا کوہستانی
اضلاع مین وقتاً فوقتاً موروثی سلطنت کے کچھ کچھ حصے بزور شمشیر فتح کرتے
رہے لیکن ایسا مخدوش اثر کبھی پیدا نہین ہوا جو سلطنت کا باعث خرابی ہوتا
تا آنکہ گیارہوین صدی مین اضلاع گلیشیا لیون کشٹائیل بسکیان مین
اپنے مسیحی بھائیون کو دیکھکر یہ شرط ٹھہری کہ مسیحی اس غیر آباد ملک مین آزادانہ

حکومت کرین اور مسلمانون کے ملک مین خلل انداز ہوون غرضکہ بالائی اسپین
کے پہاڑ اور وادی غیر مزروعہ پر نصارا قابض رہے پرتگال کی حد تک اور
باقی شاداب ملک مین اہل عرب کی حکومت رہی اور خاصکر اسی کا
نام ملک اندلس تھا اہل عرب نے وہ عظیم الشان اور بدیع المثال سلطنت
قائم کی اور وہ تہذیب اور شائستگی پھیلائی کہ جسنے تمام یورپ کو حیرت مین
ڈالدیا گورنمنٹ اسلام نے نصارا کو عام اجازت دیدی تھی کہ اپنے قدیم
قاعدے جاری رکھین وہ خود ہی ٹکس وصول کرتے تھے اور قضیہ فیصل کرتے
تھے جو گاتھ کے زمانے مین اونکے خواب اور خیال مین بھی نہ تھا فقط ایک
ہلکا سا ٹکس یعنی جزیہ نصارا کو ادا کرنا پڑتا تھا اور خراج بطور لگان آراضی مزروعہ
کا نصارا اور مسلمان دونون دینے مین برابر تھے حق انتقال جائداد رعایا
کو اسی مبارک عہد مین حاصل ہوا جو عہد گاتھ مین مطلق نہ تھا مذہبی امور مین
کسی طرح کی مداخلت نہ تھی کہ ہر شخص جسکی چاہے پرستش کرے اور جسے چاہے مسجود
بناوے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آٹھ سو برس کی حکومت مین ایک دفعہ بھی بغاوت
نہین ہوئی اور سب ہی کچھ تھا مگر غلامون کے لیے جو گاتھ اور رومن کے سختی
سے تنگ آگئے تھے نہایت مبارک ہوا ضابطہ غلامی اسلام کا نہایت نرم اور
شائستہ قانون ہے کیونکہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قدیم قانونکی سختیونکو ملاحظہ
کیا تو اسکو سہل کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا فرماتے ہین کہ تمہارے
بھائیون کو خدا نے تمہارا زیردست بنایا ہے چاہیے کہ جو کچھ کھاؤ وہ انھین
کھلاؤ اور جو آپ پہنو وہ انھین پہناؤ اور ایسے کام کی تکلیف مت دو جو

اونکی طاقت سے باہر ہو- اور جو شخص اپنے غلام کو بُری طرح رکھیگا بہشت
مین نہ داخل ہوگا اسلام کے اخلاقی اصول مین سب سے زیادہ احسان غلامونکی
آزادی ہے اسپین مین علاوہ اون عربی گروہون کے کہ جنکا دست تصرف
ملک اندلس مین دراز تھا بربری اور مور ایک جز غالب تھے اور ہر فرقے کو یہی
خواہش تھی کہ ہماری قوم کل اسپین پر قابض و متصرف رہے اور یہی امر باعث
نزاع اہل بربر و اہل عرب کا تھا غرضکہ ستر برس تک باہم دست و گریبان رہے
جسکا آخر نتیجہ یہہ ہوا کہ بحر روم کے نشیب مین مغربی کنارے پر بربریونکی سازش
سے رعایا بگڑ بیٹھی اور عربون کو شکست فاش ہوئی تاہم تیس ہزار فوج تازہ دم ملک
شام سے اونکی یعنی عربونکی مدد کو آئی اور بربریون پر حملہ آور ہوئی مگر ایک سخت
کشت و خون کے بعد پسپا ہو کر قلعہ سوطا مین محصور ہوگئی اور چونکہ مسیحیونکو
بسبب سخت گیری عربون سے ایک گونہ ناراضگی بھی تھی جب عربونکی شکست
اور بربریون کی فتح کی نوبت پہونچی تو جنرل منوسا نے علم فساد بلند کیا- اور
کل شمالی صوبون مین یک بیک شورش پیدا ہوگئی اوسوقت عبدالملک
امیر اندلس نے شامیون کو ملک افریقہ سے جہاز بھیجکر بلایا چنانچہ شامیون نے
اُس ملک کو زرخیز اور شاداب و رمتمول بخلاف افریقہ کے پایا- ملک گیری کی
ہوس نے یہان تک اونکو مبہوت کیا کہ عبدالملک کو معزول و قتل کر کے اپنے
مین سے ایک شخص کو وہانکا امیر کردیا اس باعث سے ایک عرصہ تک عرب اور
بربر مین باہمی جنگ و جدال رہا- اور اسکے باعث سے ملک تباہ ہوگیا آخر خلیفہ
دمشق نے ایک لائق اور عقلمند شخص کو اپنی طرف سے گورنر کر کے بھیجا- یہان

پھر اونسے جو بانی فساد تھے اونکو جلا وطن کیا اور جو لوگ کہ مصر کے رہنے والے
تھے اونکو مرشیہ مین آباد کیا اور جو فلسطین کے باشندے تھے وہ سیڈونیا و
الجیرس مین آباد ہوے - جارڈون کے رہنے والے اسی جی اویعنی مالاگا مین
اور دمشق کے رہنے والے البولیعنی گرانڈا غرناطہ مین - کرن کے باشندے
جیین مین آباد ہوے اوسوقت اوندلس کی باہمی خانہ جنگی تو موقوف ہوئی
مگر گروہی مخالفت باقی تھی -

پہلا عہد سلطنت اسلامی اسپانیول کا

بعد فتح موسی اور طارق دمشقی کے زیر فرمان خلفا بنی اُمیہ دمشق کے رہا
سنہ ۹۲ ہجری مطابق سنہ ۷۱۱ء سے لغایت سنہ ۱۳۸ ہجری مطابق سنہ ۷۵۶ء تک
جسمین اکیس امیر موسی سے لیکر یوسف تک مقرر ہوے جسکا تقرر والی مصر و افریقیہ
کیطرف سے ہوتا تھا - اور اکثر ایسا بھی ہوا کہ وہانکے اہل اسلام نے برضامندی
سپہ سالاران فوج کے کوئی امیر منتظم مقرر کرلیا اور اوسکی منظوری دار الخلافت
سے ہوگئی یا کوئی دوسرا امیر اوسکی جگہ پر وہان سے مامور ہوکر آگیا - ان اکیس ۲۱
افسرون مین جو چھیالیس برس کے عرصے مین وہان مامور ہوے بعض
بڑے منتظم اور مہذب تھے جب کہ موسی ابن النصیر ولید کی خلافت مین
مرا - اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا عبد العزیز دو برس حکمران رہا اور اوسکو سلیمان
بن عبد الملک نے جامع رسلی مین قتل کیا - پھر عبد الرحمن نے اپنے ملک فرانس پر
قبضہ کیا تھا بعض بعض حصے ملک گاتھالیہ مسخر کرلیے بڑے بڑے معرکے جنگ کے

اونسے واقع ہوے بعض معرکون مین شکست بھی ہوئی بعض اوقات ممالک مسخرکیے ہوے نکل بھی گئے اور باعث اسکا یہ ہوکہ بعض افسر وہین ایسے مقرر ہوے جو سخت غیر منتظم تھے اور ارباب فوج اور سکان اسلام اونکی حکومت سے بسبب ظلم و ستم کے سخت ناراض تھے آخر یہ نوبت پونہچی کہ آپس کی جنگ و جدال سے حکومت مین ضعف آگیا - اور اہل فرنگ جنھون نے کوہستانیون کو اپنا معاون کیا تھا اپنے اپنے مقبوضات کو بڑھانا شروع کیا اسی ایام بدعملی یعنی ۱۳۸ہجری مطابق ۷۵۶ء مین عبدالرحمن داخلی اموی مع فتح و فیروزی سریر آرا ے اوندلس ہوا -

خلافت بنی امیہ و عبدالرحمن پہلا خلیفہ اندلس

باقیماندہ معزول شدہ خاندان بنی اُمیّۃ کا ایک ممبر عبدالرحمن اموی بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الحکم نامی بھی تھا کہ جسکے تمام عزیز و اقارب کو سنگدل عباسیون نے نہایت جابرانہ طور سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر خاک مین ملایا یہ بیچارہ جان بچا کر بھاگ کر دریاے فرات تک صحیح اور سالم پہونچگیا - اور ایک گانون کے قریب بود و باش اختیار کی ایکدن کیا دیکھتا ہے کہ گانون مین تہلکہ مچا ہے - اور عباسیہ نشان کا سیاہ پھریرا لہرا رہا ہے وہ اوس حالت پریشانی مین اپنے بچۂ خورد سال کو گود مین لیکر مع غلام مسمی بدر کے دریا کی طرف بھاگا اور بلاخوف دریا مین کود پڑا اور اوسکا بھائی جو اس سے ذرا پیچھے رہگیا تھا اوسکو لشکریون نے مار ڈالا اور یہ دریا تیر کر صحیح سلامت کنارے

مع بچے کے آگیا اور یہان سے منزلین طے کرتا ہوا افریقہ پہونچا جہان اوسکے قبیلے کے کچھ لوگ تھے وہ مل گئے - اوسوقت عبدالرحمن کی عمر پوری بیس سال کی تھی - ہرچند اوسنے چاہا لیکن شوکت حکومت عباسیہ نے اوسکی خودسری اور سرسبزی کا کوئی موقع نہین دیا پانچ برس تک سواحل بربر پر خراب خستہ پھراکیا جب اوسنے ابتری اوندلس کا حال سُنا تو اپنے غمخوار غلام بدر کو سرداران فریق شام کی خدمت مین اوندلس بھیجا اور پھر حسب الطلب وہ سنہ ۱۵۶ع مین اسپین مین مع الخیر داخل ہوا اوسوقت مین امیر اوندلس برائے نام یوسف تھا پہلے پہل عبدالرحمن سبیوا ئل اور آرکی ڈونا آیا - یہانکے باشندون نے بڑی دھوم دھام سے اوسکا استقبال کیا اور یہان سے ہر طرح مسلح او ہتیار ہوکر قرطبہ کیطرف بڑھا - اودھر سے یوسف گورنر قرطبہ اوسکے مقابلے کے لیے نکلا مگر پھر وادی الکبیر دونون لشکرون کی مانع عبور رہی بالآخر یوسف کو صلح کے حیلے سے مطمئن کرکے دفعتًا دریا عبور کرکے لشکر یوسف پر جا پڑا - یوسف کا لشکر مقتول و مجروح ہوکر مفرور ہوا یہ مفتوح و منصور شہر مین داخل ہوا اور اہل شہر کو جان و مال کی امان دی اور یوسف کے حرم سرا کو باعزاز محفوظ رکھا - سال بھر مین تمام اسلامی اسپین پر متصرف ہوکر خاندان بنی اُمیہ کی بنیاد ڈالدی جسکی حکومت تین سو برس تک قرطبہ مین قائم رہی - اگرچہ عبدالرحمن اوندلس پر قابض ہوگیا - مگر استحکام اوسکا بغیر بہت سی لڑائیون کے ممکن نہ تھا - وہ اپنی اولوالعزمی سے اون مفسد اور جنگجو قومون مین قدم جمائے رہا اور داد دلیری کی اور مہمات ملکی مین بھی مستعدی ظاہر کرتا رہا

نہایت چست وچالاک تھا ہر امر مین دور اندیشی سے قطعی فیصلہ کرتا تھا مگر کسی قدر
تنک مزاج بھی تھا کبھی درشت اور جابرانہ طریقہ کا برتاو کرتا کبھی خود مطلبی کے حکیمانہ صور
اختیار کر لیتا۔ غرضکہ ابن الوقت اور مطلب پرست تھا۔ ابھی اوندلس مین آئے
عبدالرحمن کو زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ ابن مغیث گورنر افریقہ بموجب حکم المنصور
خلیفہ عباسی بغداد کے پورا بیڑہ جہازون کا لیکر اوندلس کو روانہ ہوا کہ سلطنت
عباسیہ کے مضافات مین داخل کرے بلا روک ٹوک اوندلس مین داخل ہوا
اور عبدالرحمن کارمونہ مین محصور ہوگیا دو مہینے تک سخت محاصرہ رہا مگر عبدالرحمن
جو شدید موقعون پر حکمت عملی سے کام لیتا تھا اس مین محاصرین کی غفلت
دریافت کرکے ایک شب کو مع سات سو جانباز دلاورون کے قلعہ سے نکلکر
دفعتًا عباسیون پر جا پڑا اور شکست فاش دی اور جمیع سرداران فوج عباسیہ
کے سر کاٹکر ہر ایک کا نام ایک ایک پرزہ کاغذ پر لکھکر اوسکے کان مین لٹکا دیا
پھر اون سرون کو ایک بیگ مین بند کرکے ایک حجازی کے ہاتھ خلیفہ المنصور
کے پاس بغداد روانہ کیے۔ جب منصور نے بیگ کھولا تو نہایت غصہ اور طیش مین
آکر بولا کہ الحمد للہ والشکر کہ میرے اور اس شخص کے درمیان مین سمندر حایل ہے
اور جب کچھ اسکا غصہ فرو ہوا تو عند التذکرہ کہنے لگا کہ سچ تو یہ ہے کہ اس نسل
قریش کے باز کی جرات اور بے پروا دانشمندی اور حسن تدبیری سے مجھے سخت حیرت ہے
کہ ایسے خطرناک رستہ مین پڑنا اور اپنے تئین دور دراز دشوار گزار ملک مین پھینکدینا
اور وہان انکے مختلف گروہون کے باہمی حسد و عداوت سے مستفید ہونے کے
موقع نکالنا اور اونکو آپس مین لڑا کر اپنا پہلو بچاتا اور رعایا کو رضامندی سے

مطیع کرلینا۔ اور تمام دقتین دور کرکے اوس تمام جزیرہ پر خود سر حکومت کرنا یہ سب کس قدر حیرت انگیز واقعات ہین۔ بجز اسکے اوسکا حصہ تھا نہ کسی نے کیا ہی نہ کریگا۔ عباسیون کی شکست فاش نے عبدالرحمن کے لیے کامیابی کے رستے کھولدیے اہل طلیطلہ یعنے ٹولیڈو۔ اگرچہ مدت تک مقابلے پر اڑے رہے مگر اونے اپنی حکمت عملی سے اونکو بھی صلح پر راضی کرلیا اور شرط یہ ٹھہری کہ وہ اپنے تمام سردارون کو اوسکے حوالہ کردین اور اونکو اپنے قبضے مین لیکر طرح طرح کی اذیت سے مارڈالا اسیطرح فریق یمن سے خوفناک آثار دیکھکر پہلے طریق ملاطفت سے پیش آیا۔ پھر اونکے سرغنہ کو بھی حرم سرا مین بلاکر شربت مرگ چکھایا اور اس قدر اونمین باہمی تفرقہ ڈالا کہ بربری جو معاون اور مددگار تھے اونکو حکمت عملی سے جدا کردیا اور بیس ہزار بربری کو تہ تیغ کیا جو ایک قبرستان مین مدفون ہوے بعد اوسکے انھین مفسد سردار باقیماندہ نے شارلیمین شہنشاہ فرانس سے سازش کرکے شارلیمین سینٹ۔ شاہ فرانس کو واسطے تسخیر ملک کے طلب کیا جسکا نتیجہ زار گوزہ کے عبرت خیز میدان مین ظہور پذیر ہوا کہ تمام لشکر فرانس کا وہان غارت ہوا جسکا مذکور پہلے ہوچکا ہے اس معرکے کے بعد نہ تو شہنشاہ فرانس نے ارادہ فتح اسپین کا کیا اور نہ کسی عربی یا بربری سردار نے سرتابی کی۔ ایک قدیم مورخ عربی ابن ہشان لکھتا ہے کہ عبدالرحمن بڑا رحم دل اور شائستہ شخص تھا اوسکی تقریر نہایت فصیح اوسکی قوت مدرکہ نہایت تیز اور وہ معاملات پر جو رائے قائم کرلیتا استقلال و قائم مزاجی سے اوسکی تکمیل کی طرف متوجہ ہوتا چست و چالاک اور زندہ دل عیش و عشرت سے متنفر

امور سلطنت کو خود انجام دیتا اہم معاملات سلطنت مین تجربہ کار بڑون سے
مشورہ لیتا نہایت دلیر تھا میدان جنگ مین سب سے پہلے حملہ آور ہوتا اوسکا غصہ
نہایت خوفناک اوسکا چہرہ حسین دوست دشمن پر ہیبت اور جلال ظاہر کرتا -
جمعہ کے دن مسجد مین خطبہ پڑھتا بیمار دنکی عیادت کو جاتا عام خوشی کے جلسون مین
رعایا کے شریک ہوتا مگر افسوس کہ موت نے اوسکو بھی نہ چھوڑا چنانچہ ۵۶ھ مین
قرطبہ کو دارالامارۃ بنایا اور یہ سلطنت اسپانیہ ممالک شرقی اسلام سے منفق ہو گئی
اسی نے گرد شہر کے حصار بنایا نہرون کے ذریعہ سے تمام شہر مین پانی پہونچایا -
بہت بڑی جامع مسجد کی بنا ڈالی خرما اور انار کے درخت دمشق سے منگا کر لگائے
باوجود مخالفت آب و ہوا کے علم فلاحت کے ذریعہ سے پیداوار عمدہ ہونے لگی
اور علوم اور صنائع کو ترقی دیکر ۲۹ ستمبر ۷۸۸ء مطابق ۱۷۲ھ ہجری کے ۳۴
برس حکومت کر کے قضا کر گیا اسکے بیس بیٹے بیٹے تھے اونمین سے سب سے چھوٹے بیٹے
ہشام کو ولیعہد مقرر کیا تھا جو اوسکے بعد تخت نشین ہوا ؛

ہشام بن عبدالرحمن

بروقت تخت نشینی ہشام کے ایک نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ یہ صرف
آٹھ برس زندہ رہیگا ہشام کے دو بھائی یعنی سلیمان و عبداللہ
اپنی حق تلفی تصور کر کے آمادہ لڑائی کے ہوے مگر کئی لڑائیون مین اونکو
ہزیمت ہوئی آخرش مجبور ہو کر ہشام کی اطاعت قبول کی اور اوسکے ہاتھ پر
بیعت کی اہل فرنگ سے بھی ہشام کو لڑنا پڑا مگر معرکے مین وہ کامیاب ہوا

قوم برمیوڈا اور قوم ڈیکان کا بادشاہ اکیٹوریا کا ایسا زیر اور مجبور ہوا کہ ۷۹۱ء
مطابق ۱۷۵ھ ہجری مین اطاعت کا عہدنامہ نہایت ذلت کے ساتھ لکھا اور
دستخط کیے۔ ہشام کے لشکر کے سپہ سالارون نے ۷۹۳ء اور ۷۹۴ء مطابق
۱۷۷ھ ہجری مین فرانس کے ناسپہ پیورش کی شہر مشہور اور معمور یالدارناربول
پر قابض ہوگئے اوسکو خوب لوٹا اور سارا شہر جلا دیا وہان سے آگے بڑھے
کاماسون مین ڈیوک ولیم قیصر شارلیمان بادشاہ فرنگ کا نائب بڑے لشکر
کے ساتھ مدافعت پر آمادہ ہوا بڑی گھمسان لڑائی ہوئی آخر شہ ولیم کو
شکست ہوئی۔ اور اسلام کے سپہ سالارون کو بہت غنیمت ہاتھ آئی لیکن
اون ممالک پر قابض نہ رہے واپس چلے آئے۔ ہشام نے پانچوان حصہ
اوس مال غنیمت کا کہ فرانس کے ملک سے ہاتھ آیا تھا جامع مسجد قرطبہ کی
تعمیر مین جسکی بنیاد اوسکے باپ عبدالرحمن اوّل نے ڈالی تھی صرف کیا
اور اسنے ۷۹۶ء مطابق ۱۸۰ھ ہجری مین قریب آٹھ برس کے حکومت
کرکے قضا کی اوسی عرصہ قلیل مین وہ وہ نیک کام رفاہ عام کے کیے کہ
باید و شاید۔ دربار اوسکا عالمون صوفیون و تجارون کا مخزن تھا نہایت
کریم النفس رحمدل غریب پرور۔ اکثر خود بھیس بدلکر شب کو شہر کے کل
باشندون کا حال دریافت کرتا ملک مین جاسوس مقرر کیے بیمارونکی عیادت
کو بذات خود جاتا اور اونکی تیمارداری کرتا باوجود رقیق القلب اور کریم النفس
ہونیکے نہایت شجاع بعض لڑائیون مین فوج کی سپہ سالاری خود کرتا فوج
کی تعداد نسبت سابق کے زیادہ کردی قرطبہ کا پل دریاے وادی الکبیر

پر اوسکا یادگار رہے سیر و شکار کا نہایت شایق - مگر افسوس کہ نجومیون کی پیشین گوئی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ انتقال کیا سات برس سات مہینے ۸ یوم حکومت کی اسکے بعد اوسکا بیٹا - حکم حاکم ہوا -

تیسرا بادشاہ قرطبہ کا حکم بن ہشام

اوسکی کنیت ابو العاص تھی اسکے عہد مین پھر سلیمان اور عبد اللہ بن عبد الرحمن اوسکے چچاؤن نے خروج کیا بعد جنگ و جدال کے سلیمان قریب والنتا شنہ ۹ع کی لڑائی مین مارا گیا اور عبد اللہ کا قصور حکم نے اس شرط پر معاف کیا کہ وہ افریقیہ مین سکونت قبول کرے اسکے عہد مین رعایا نے دو غدر خفیف کیے ایک سنہ ۱۹۲ ہجری مطابق سنہ ۸۰۷ع کے شہر ٹولیڈو مین دوسرا سنہ ۱۹۸ھ مطابق سنہ ۸۱۴ع مین خاص قرطبہ مین جسکی تفصیل یہ ہے کہ اسکے عہد مین علما و فقہا - اور طلبہ متعصبین نے فساد عظیم برپا کیا جسکی کیفیت مورخان مسیحی نے اس طرح پر لکھی ہے کہ مفسد - یا تو خود نو مسلم تھے یا نو مسلمونکی اولاد - اور قاعدے کی بات ہے کہ مذہبی پابندیون مین نو مذہب اصل مسلمانون پر بھی سبقت لیجاتے ہین اور ہشام کے وقت مین بسبب ترویج علم اور احکامات شریعت کے ان لوگون کا نہایت اعزاز و اکرام تھا - اس باعث سے فقہا اور طلبا کی نہایت کثرت ہوگئی بسبب کثرت مدارس اور اکثر احکامات کے اجرا کا مدار انھین کی راے پر ہوتا رہا اسی عرصہ مین علامہ یحیےٰ مدینہ منورہ سے آئے اور ہشام کی دینداری کی آڑ مین قرطبہ کے

مذہبی گروہ کے ملکی اقتدار کو حد سے زیادہ بڑھا دیا جب ہاشم ۳۸۶ھ مین مرا
اور سلطان حکم حاکم ہوا وہ اس قدر مانند ہاشم کے متشرع اور زہد پر مستعد نہ تھا
زہد و تقویٰ اوسکے مزاج مین تھا ایک سادی وضع کا آدمی تھا تو پہلے علمانے اوسکو
نے پابندی شرع کی ہدایت کی جب کچھ اثر نہ دیکھا تو متصل وعظ مین تقریرین اور
ملامت شروع کی آخر تنگ ہوکر اسکے معزول کرنے اور کوئی صالح شہزادہ کو
تخت نشین کرنیکا منصوبہ باندھا اور ۳۹۵ھ مین اکثر عوام الناس کو سلطان سے
بدظن کردیا سلطان سے عجمیونکو جو اوسکے خیرخواہ اور ہمدرد تھے انکو تنگ کرنا یہانتک
نوبت پہونچی کہ اگر بازارون مین یکّا دوکا عجمی ملا۔ بلاک مار ڈالتے تھے ایک
مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک عجمی سے اور عرب سے بازار مین تکرار ہوئی تمام شہر کے علما
اور فقہا جو گوشۂ شہر مین آباد تھے مدد کو آپہونچے - اور جاکر حرم سرا سلطانی
کو گھیر لیا اور قریب تھا کہ وہان گھس کر سلطان حکم کو معزول یا مقتول کرین
لیکن چونکہ اسکا اقبال یاور تھا اسنے فی الفور ایک دستہ سپاہ کو حکم کیا کہ
فی الفور پہونچتے ہی جاکر فقہا کے محلہ مین آگ لگا دین چنانچہ اونھون نے
حکم کی تعمیل کی جب باغیون نے یہ تازہ آفت دیکھی اہل و عیال کے بچانے
کو اپنے گھرون کو چلے گئے اور محصورین نے اونکو تعاقب کیا جو کچھ اوس ہنگامہ
مین مارے گئے سو مارے گئے باقی کو جلاوطن کردیا علاوہ عورتون اور بچون
کے قریب پندرہ ہزار تو سکندریہ مین پناہ گزین ہوے - اور آٹھ ہزار
فیض مراکہ مین - باقی فقہا جو عربی نژاد تھے یا مذہبی پیشہ وہ سزاے جلاوطنی
سے محفوظ رہے اون مین سے ایک شخص نے عند الاستفسار جواب دیا

کہ سلطان سے نفرت کرنا عین اطاعت خدا ہے امیر حکم نے کہا کہ جو تجھے مجھ سے نفرت کرنیکا حکم دیتا ہے وہی مجھے تجھ سے چشم پوشی کا بجا اور خدا کی حمایت میں رہ۔ اس ہنگامے میں اطراف کے نصارا نے وقت فرصت غنیمت جانکر اطراف سے بلاد اسلام پر چڑھائی کرکے بارسلونہ پر قبضہ کرلیا سلطان حکم نے ستائیس برس ایک مہینہ پندرہ روز حکومت کرکے سنہ ۸۲۲ء مطابق سنہ ۲۰۶ ہجری مین انتقال کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا عبد الرحمن ثانی تخت نشین ہوا

عبد الرحمن ثانی

قرطبہ کا چوتھا بادشاہ عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بعد انتقال اپنے باپکے سنہ ۲۰۶ ہجری مین قرطبہ کے تخت پر بیٹھا اسکو عبد الرحمن اوسط بھی کہتے ہین عبد اللہ بن عبد الرحمن جو ممالک افریقہ مین نظر بند تھا پھر ممالک مغربیہ مین بر سر شورش ہوا۔ مگر لڑائی مین اوسکو شکست فاش ہوئی اوسکے وقت مین اندرون ملک مین ہر طرح امن و اطمینان رہا اور بجز چند سرحدی مسیحیون کے سرکشی کی کہ جسکا تدارک اوسنے بخوبی کرلیا۔ جسکا ہم مختصر مذکور کرتے ہین۔ اور کوئی واقعہ عظیم نہین ہوا سنہ ۸۲۶ء مین شہر اور ممالک بارسلونہ۔ قوم فرنگ سے پھر چھین لیا سنہ ۸۳۹ء مین اہل اسلام کے جہازات کے بیڑے نے بندر مارسیل کو جلاکر خاک سیاہ کردیا اور سنہ ۸۴۴ء مطابق سنہ ۲۱۲ ہجری کے اور پھر سنہ ۸۴۵ء مطابق سنہ ۲۳۴ ہجری کے قوم اسکانڈنیوی کا امیر البحر نے دو مرتبہ مع لشکر جرار کے اسپانیہ کے کنارے پر آیا دونون مرتبہ شکست

اور چڑھائی - اور اہل اسلام کامیاب رہے عبدالرحمن دوم نے اندرونی انتظام اپنے ملک کا بہت عمدہ انصاف و عدالت کے ساتھ کیا - رفاہ عام کی عمارات کثرت سے بنائین مسجد قرطبہ کی بھی ترمیم کی علاوہ ازین - ساجد و مدارس کثرت سے طیار کیے سڑکین ملک مین ہر طرف بنائین نہرین جابجا زراعت کی سیرابی کے واسطے طیار کین - علوم اور صنائع کا نہایت عاشق تھا اوسکی اشاعت مین نہایت کوشش کی دارالضرب بنایا - اور اپنا سکہ جاری کیا مگر اس قدر اسکے مزاج مین مثل عبدالرحمن سابق کے استقلال اور قائم مزاجی نہ تھی - نفس پروری اور عیش پسندی مین مصروف رہتا - قرطبہ کو عمارات اور مکانات سے رشک بغداد بنایا - اور آپ بھی دنیوی زندگی بیہودہ تفرج اور عیش پسندی مین ثانی ہارون رشید تھا - شعر و سخن سے بھی اوسکو پوری دلچسپی تھی اور طبیعت نہایت موزون اور معاملات سلطنت چار شخصونکی راے پر منحصر رکھے - پہلا فاریاب جو فن موسیقی کا اوستاد زمانہ مشہور تھا دوسرا مولانا یحیی فقیہ انکا ذکر ہو چکا ہے - تیسری طرب سلطان کی دلربا ملکہ - چوتھا نصر ایک حبشی غلام - فاریاب سلطان کا اسقدر مشیر کار بنگیا کہ اگر ہم اوسکو اوندلس کا نفس ناطقہ کہین تو کچھہ بیجا نہ ہوگا - نصر اور ملکہ طرب اسکے قریب معتمد الیہ و مشار الیہ ہے - فاریاب اصل مین ایران کا رہنے والا اور بغداد کے کلاونت اسحاق کا شاگرد رشید تھا ایک دن خلیفہ ہارون رشید کیخدمت مین اوستاد پر سبقت لیگیا اوستاد نے حسد کے سبب سے خلیفہ کو برانگیختہ کرکے جلاوطن کرا دیا وہ عبدالرحمن کا شہرہ سنکر اندلس آیا عبدالرحمن نے اوسکی امید سے زیادہ قدر و منزلت کی اور اوسکی لیاقت و دانائی

سے اسقدر محظوظ تھا کہ اکثر ساتھہ بٹھا کر کھانا کھلاتا - اور گھنٹون گانا سُنتا -
فاریاب علاوہ گانیکے اکثر عجیب و غریب گذشتہ فسانے اور حکایات حکمت آمیز
سنا کر خوش کرتا کیونکہ بسبب کثرت مطالعہ کے اوسکی معلومات نہایت وسیع
تھی ہزار سے زیادہ اوسکو راگ راگنی حفظ تھے - طنبورہ پر پانچوان تار اوسکا
نکالا ہوا ہی گانا اوسکا آدمی کو محو اور از خود رفتہ کر دیتا تھا اوسکا طرز تعلیم بھی
سب سے نرالا تھا شاگرد کیا اونچے سُر مین گانیکی کوشش کرتا اگر آواز کمزور ہوتی
تو کمر مین ٹیکا باندھتا اور اگر زبان لکنت یا لرزہ کرتی تو مُنہ مین لکڑی کا
ٹکڑا رکھواتا کہ دونون جبڑے فراخ ہوجاوین اوسنے سر کے بالون کا اپنا
نیا طریقہ ایجاد کیا تھا - گول کباب اور ایک قسم کی ترکاری جسکو اس پی ری
گیس کہتے ہین اور ایک قسم کی رکابی ایجاد کی جو قاب الفاریاب مشہور ہی
کانچ کے کوزے چرمی بستر اور بہت سے اسباب معاشرت اوسنے ایجاد کیے لباس
تبدیل کرنیکا طریقہ موسم کے ساتھہ بتدریج اوسنے ایجاد کیا غرضکہ آرام و آسائش
کی چیزونکے ایجاد کرنیمین وحید العصر تھا باوجودیکہ مسلمان مسیحیون کے ساتھہ برادرانہ
برتاو کرتے تھے اور بڑی محبت سے پیش آتے تھے مذہبی فرائض ادا کرنے مین
کبھی حارج نہ ہوتے حرفت و تجارت مین مسلمانون کے ہمسر تھے دنیوی جاہ
و جلال مین بہرہ گورنمنٹ اسلام نے وہ آزادیاں دی تھی کہ دنیا مین اپنی آپ
نظیر ہے لیکن باوجود اس لطف و احسان کے مصرع حسود را چکنم کو ز خود
برنج درست * ایک فرقہ بنام شہادہ شہدا پیدا ہوا کہ جسنے اپنی آپ جان دینا
موجب نجات سمجھا اور شہادت کا یہ نیا طریقہ ایجاد کیا کہ الفاظ رکیک

وسب و شتم آمیز قاضی کے روبرو بزادبانہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتا تاکہ اسکی پاداش مین وہ حکم قتل کا دے کہ جسکے باعث سے درجہ شہادت کا ملے اور اس لشکر گروہ نے یہانتک رواج پایا کہ ایک مہینے مین سات شہید ہوے اور بڑا بانی اسکا یوتوجیس تھا جسکو اصل قضیہ فلورا اور مریم اور یوتوجیس کا مریم کی شہادت اور یوتوجیس کی اشتعال کا اصل کتاب مین دیکھے آخر جسکا فیصلہ باہمی مسیحی و اسلامی نے اس طرح پر کیا کہ اب آیندہ کوئی ایسی حرکت کریگا وہ ولی نہ ہوگا مردود دارین رہیگا اور ذات سے خارج تینتیس برس حکومت کرکے سنہ ۲۳۸ ہجری مین مرا مطابق سنہ ۸۵۲ع - ربیع الآخر سنہ ۲۱۲ ہجری مین پیدا ہوا تھا بعد اس تحریر اور عبدالرحمن ثانی کے یوتوجس جو بانی شہدا تھا قید سے رہا ہوا اوسکے بعد بیٹا محمد اوسکا جانشین ہوا۔

محمد بن عبدالرحمن

پانچوان بادشاہ قرطبہ اور ممالک اندلس کا محمد بن عبدالرحمن دوم بن حکم کہ باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہوا لیکن اس سے انتظام سلطنت کا نہ ہو سکا انکے عہد مین ایک بڑے ابلوائی تھا جسکا نام کلب تھا۔ شہر طولیطہ اور اوسکی اطراف پر قابض ہو گیا انکے عہد مین برابر مفاسد برپا رہے۔ اکثر ممالک غیر منتظم ہو گئے اس اندرونی غدر کے باعث عیسائیون کو موقع ملا۔ انھون نے خوب ہاتھ پانون پھیلائے۔ الفونسو سوم کہ والی اپنی ریاستہای موروثی گالدستا اور اسٹوریہ کا تھا منجملہ اوس ریاست کے کہ اوسکے ملک سے نکالکر قرطبہ مین شامل کر لی گئی تھی اور مملکت لیان کا کچھ حصہ اور کچھ قدیم قسطلان یعنی کیسٹیل اور

استطرامدبوراسکا - اور بہت بڑا حصہ لوسی ملانیہ کا انھون نے پھر لے لیا - ان لڑائیون مین متواتر شکست اہل اسلام کی ہوتی رہی پھر رعایا پر بسبب قحط کے سخت مصیبت پڑی بارے نماز استسقا وغیرہ کی برکت سے یہ بلا ٹلی - ۲۶۰ھ مین ایک دوسری آفت پہونچی - ایک زلزلہ آیا جس سے کتنے قصبات اور قریات دھنس گئے - شمالی عیسائی دریائی ڈاکوون اور چورون نے ۲۴۵ھ اور ۲۵۵ھ مین کنارے کے ملک کے لوگونکا دم ناک مین کردیا - ان سب مصیبتون کے ساتھ محمد بن عبدالرحمن کی سلطنت کا زمانہ طویل ہوا یعنی پینتیس برس گیارہ مہینے حاکم رہا ۲۳۸ھ ہجری ماہ جولائی ۲۷۳ھ مین انتقال کیا یہ نہایت ظالم اور خودسر اور تنگ چشم تھا - اراکین دربار کی تنخواہ مین تخفیف کردی - اور متعصب مزاج تھا تمام کلیسا مسمار کرڈالے - انھین دنون مین فرانس کے دو راہب شہدا کے تبرکات لینے قرطبہ آئے اور یہانسے اونکی ہڈیان ایک خوبصورت بکس مین اپنے ملک کو زیارت کے واسطے لیگئے - پھر لوجیس نے بدزبانی پر کمر باندھی قاضی نے ہرچند تہدید کی لیکن چونکہ اوسکی موت آگئی تھی ایک سنی قاضی نے بموجب قاعدہ کونسل کے کہ قتل کرنا اوسکے اختیار سے باہر تھا یہ کیا کہ نسل کہ جسمین مجتہدین تھا ابھی شامل تھے حیالان کردیا - اونھونے بھی اسے سمجھایا لیکن اس خودرفتہ نے اپنی زبان بیہودہ گوئی سے بند نہ کی آخر بموجب فتوی قتل ۲۴۶ھ مین قتل کیا گیا - اب سرغنہ کے مارے جانیسے مفسدین کا جتھا ٹوٹ گیا اور پھر اوسکے بعد کہین کسی تاریخ مین اسکا تذکرہ نہ دیکھا ۶۵ برس ۱۱ مہینے کی عمر پاکر ماہ جولائی ۲۷۳ھ ۸۸۶ء ہجری مین مرا اوسکے بعد اوسکا بیٹا المنذر بن محمد ہوا -

المنذر بن محمد

چھٹا بادشاہ قرطبہ کا المنذر بن محمد بن عبدالرحمن دوم تھا کہ باپ کی مرنیکے بعد تخت پر بیٹھا لیکن اس سے بھی انتظام سلطنت کا نہو سکا اسکے باپ کے زمانے سے ایک شخص مسمی کالب بڑا بہادر بلوائی شہر ٹولیڈو اور اوسکی متعلق اضلاع پر قابض تھا اوس سے متواتر لڑائی میں شکست ہوگئی اسلیے لوگوں نے دغا سے مار ڈالا اسکی حکومت ایک برس گیارہ مہینے رہی سنہ ۲۷۳ ہجری مطابق ۸۸۶ء میں مرا اسکے بعد اسکا بھائی عبداللہ بن محمد حاکم ہوا

عبداللہ بن محمد

ساتوان بادشاہ قرطبہ کا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن یعنی المنذر کا بھائی ہوا اوسنے بہت شجاعت اور بہادری سے بادشاہت کی اول کلب سے سخت لڑائی کی جو کہ ٹولیڈو پر قابض تھا۔ لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آگے نہ بڑھ سکا بعد اوسکے عبداللہ بن محمد کے دو بیٹے محمد اور قاسم اپنے باپ سے باغی ہوگئے محمد ۸۹۱ء میں لڑا اور شکست کھا کر گرفتار ہوا اور باپ کے حکم سے قتل کیا گیا قاسم بھی ۹۰۵ء میں باپ سے لڑا اور گرفتار ہوگیا لیکن اوسکا قصور معاف ہوا۔ ناظرین کو واضح ہو کہ عبداللہ بن محمد اس قدر لایق نہ تھا کہ مفسد اور مہلک مادہ کو جسنے سو برس کے عرصہ میں رفتہ رفتہ ترقی کی تھی ملک سے خارج کرنے کا بندوبست کرتا اوسکی عادت میں خلاف منذر کے اور زمانہ سابق کی کوٹ کوٹ کر بھری تھی سختی اور نرمی کا بیجل استعمال کرتا اسکے ظالمانہ برتاؤ نے رعایا کو سخت متنفر کر دیا اسکو تخت پر بیٹھے پورے تین برس بھی نہو [illegible] کا تیسرا حصہ بالکل باغی اور خود مختار ہوگیا۔ باشندگان بربر و عرب و اسپین وغیرہ [illegible] سلطان الوقت کو نا لائق اور انتظام سلطنت میں خلل پایا تو ہر سردار [illegible]

صوبانکا اپنے قبضہ مین کر لیا دوسرا حاکم بن حجاج سو اشبیلیہ کا خودسر حاکم ہو گیا
صوبہ لورقا اور نارا آگوزہ کا گورنر علیحدہ ہو گیا۔ غرضکہ خاص قرطبہ کے باہر سلطان
اور اوسکے احکام کی کچھ وقعت نہوئی اور مغرب کے صوبون مثل اسٹرمی و جیبہ
واقع جنوب پرتگال مین بربری قابض ہوکر خودمختار ہو گئے اور بعض مشہور مقامات
مثل جیین وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا یہ خرابیان تو تھی ہین کہ وحشتون اور اوسکے
بیٹون نے وہ لوٹیرے پن پر کمر باندھی کہ اہل اندلس کا دم ناک مین کر دیا شہرونکو لوٹنا
اور رعایا کو قتل کرنا اوسکے بائین ہاتھ کا کرتب تھا خلاصہ یہ کہ تمام عرب اور بربر
اور نومسلم ایکدل و یکزبان ہوکر سلطان کو کمزور اور معزول کرنے پر آمادہ ہو گئے
ان سب سے زیادہ طاقتور ابن حفصون نامی ایک مسیحی تھا جسنے صوبہ الویرہ پر قابض
ہوکر قلعہ بوبشتر کو مرکز حکومت گردانا اور گرد و نواح کے قصبون اور شہرون مین اپنے
قوانین جاری کیے ہرچند عبداللہ نے اوسپر کئی مرتبہ یورش کی لیکن شکست پہ شکست
کھائی۔ اسیطرح صوبہ مرشیہ مین ایک نومسلم شہزادہ جو نہایت لائق اور مدبر اور منتظم
و عالم تھا خودمختار بن بیٹھا اور پانچہزار سوارونکی ایک شایستہ فوج ہر وقت طیار رکھتا
حضرات طلیطلہ بھی اسیطرح بغاوت پر جمے تھے لیکن اونکے باہمی عناد و فساد سے سلطان الوقت
اور قرطبہ محفوظ تھا ورنہ اندلس مین باقی ہی کیا رہا تھا۔ قفلونہ کا حاکم ابراہیم جو علم
و فضل سے بہرہ ور اور کاملین کا قدرشناس تھا اوسنے بھی ایک محل سنگ مرمر سے
بنایا اور سونے کی گلکاری کی ممالک غیر کے بادشاہ اوسے ہمیشہ تحائف بھیجتے
تھے مصر سے قسم قسم کے ریشمی کپڑے آتے تھے اکثر علماے نامی اور ہر علم و ہنر کے
کامل بغداد اور دیگر اطراف و جوانب سے آتے تھے دربار اوسکا مخزن سواد و ہنر

تھا ایک حور وش نازنین ملقب اپنی دلکش آوازاورحسن سے محفل کو ہمیشہ مسرور کیا کرتی تھی جو شخص ابراہیم ابن حجاج کی ایکبار صحبت سے مستفیض ہوتا وہ نہین چاہتا تھا کہ عمر بھر اوسکے قدمون سے جدا ہو قرطبہ کا یہ حال کہ باشندگان شہرات کو سوتے سوتے اکثر چونک پڑتے تھے اسلیے کہ بولے کے سوار دریا کے اس طرف شبخون مارتے تھے اور ڈاکہ زنی اور چوری سے شہر پر ایک مصیبت واقع تھی خلاصہ یہ کہ سلطان کی سفلہ مزاجی سے رعایا الگ نالان تھی فوج الگ ناشاکی کیونکہ صوبہ دارون نے خراج دینا بند کردیا شاہی خزانہ خالی ہوگیا تھا جو روپیہ بطور قرض لیا وہ بدمعاش چاپلوسون کے کام آیا چوبیس برس کی بے لذت حکومت کے بعد ۷۲ برس کی عمر مین ۱۵ اکتوبر ۹۱۲ء مطابق ۳۰۰ھ کو دنیا سے رخصت ہوا اسنے اپنے پوتے عبدالرحمن بن محمد کو (یعنے جس بیٹے کو قتل کرایا تھا اوسکے لڑکے کو) جانشین کیا۔

خلیفہ اعظم عبدالرحمن ثالث ناصر دین اللہ

بوقت خلافت اسکی عمر اکیس برس کی تھی اور باوجود ہونے اسکے چچاؤن اور قریب کے رشتہ دارون کے ایسے نازک وقت اور فتنہ خیز زمانہ مین کسی نے مخالفت نہ کی اسکا جلوس ہر طرف مبارک سمجھا گیا اسنے جان لیا تھا کہ مرحوم دادا کا یہ برا طریقہ کہ اول اسقدر نرمی کرنا کہ کمزوری کی حد کو پہونچ جاسے پھر اسقدر سختی کرنا کہ ظلم سے مبدل ہوجا نظام سلطنت کے حق مین کس قدر خوفناک ہے اسواسطے اوسنے افراط وتفریط کو چھوڑکر سبکو آگاہ کردیا کہ امیہ حکومت کی حد مین کوئی سرکش نہ رہ سکیگا اور چپا بھر زمین بھی کسی باغی کے قبضہ مین نہ رہیگی چونکہ سب لوگ بغاوت کے مزہ لٹیروں کے ہاتھون سے خوب چکھ چکے تھے اور تمام ملک اس سرے سے اوس سرے تک قزاقون کا

جولانگاہ بنگیا تھا پس انتظام اور اطاعت سلطان مین اپنی بہتری اور بہبودی سمجھی لہذا خفیف خفیف مقابلے کے بعد مطیع ہو گئے سب نے قطب خا طرشہر پناہون کے دروازے کھولدیے سب سے پہلے اندلس کے جنوبی اضلاع پھر اوسپیل اور اوسکے بعد مغربی اضلاع کہ جسمین اہل بربر آباد تھے مطیع ہوے یہانسے فارغ ہوکر الجیری کے مسیحیون کیطرف متوجہ ہوا جو کہ کوہستانی قلعون مین محفوظ تھے مگر سلطان کی آہستگی اور ثابت قدمی نے رفتہ رفتہ سبکو فتح کرلیا اور اوسکی حدودرجہ کی راست بازی اور منصف مزاجی اور عہدناموں کی پابندی جو پوری ایمانداری سے مسیحیونکے ساتھ کرتا تھا نہایت مفید اور بکارآمد ہوئی جب نوجوان سلطان نے سپہ سالاری کی حیثیت سے اپنے لشکر کے آگے قلعہ بوبسٹر دارالخلافت ابن حفصون کیطرف یلغار کی تو اوس وقت تمام لشکر نے اپنے سلطان کے جلو مین جوش و خروش و جوانمردی و حسن عقیدت سے یلغار کرکے سبکو فتح کرلیا عبدالرحمن نے جب فصیل پر کھڑے ہوکر اوس مرکز بغاوت پر نظر ڈالی تو اوسکی مستحکم اور دشوار گزار گھاٹیونکو دیکھکر فرط جوش سے زمین پر گر پڑا اور اس فتح عظیم پر سجدہ شکر بجالایا اوسکے بعد رحم و عفو کے ساتھ شہر مین داخل ہوا جبتک وہان رہا برابر روزے رکھتا رہا اسکے فتح ہوتے ہی تمام صوبہ مرشیہ نے اطاعت قبول کرلی اب فقط طلیطلہ باقی رہا یعنی ٹولیڈو جسنے اپنی فوجی طاقت اور افراط رسد کے زعم مین اطاعت سلطانی سے انحراف کیا۔ سلطان نے جنگ جدال اور یورش وغیرہ مین اتلاف جان و مال سوچکر یہ حکمت عملی کی کہ مقابل کے ایک پہاڑی پر مختصر شہر آباد کرکے وہین سکونت اختیار کی آخر وہ ذخیرہ کب تک اور کہانتک وفا کرتا انجام کار ایک عرصہ کے بعد

فاقہ کشی نے محصورین کے حواس مختل کر دیے اور سلطان بغیر لڑے بھڑے مظفر
و منصور شہر مین داخل ہوا اور سلطنت کی اس وسعت اور عظمت جو عبدالرحمن
اموی سے پہلی تھی مع بیشی زاید تکمیل ہوگئی اور مسلمان اور عیسائیون کے دلون پر اُمیہ
حکومت کا پورا سکہ بیٹھ گیا مگر اُسکو اپنے اسلاف کے نقصانات کی تلافی مین پورے
اٹھارہ برس دوا دوش کرنا پڑی اب نہ شہر اوجڑتے تھے نہ کھیت ویران ہوتے
تھے نہ لوگ قتل کیے جاتے تھے نہ لوٹیرونکا خوف نہ رہزنون کا خطر رعایا خوش ملک آباد

عبدالرحمن کے اصول سلطنت

عبدالرحمن نے بادشاہی اقتدار اپنے ہاتھ مین رکھے اور عام انتظام اون
سرداروںکے ذریعہ سے کرتا جنکا یہی باعث عروج ہوا تھا غرضکہ اکثر اعلے مناصب پر
نو دولتون کو مقرر کرتا تاکہ یہ لوگ اپنے آقا کی جان نثاری مین کمربستہ رہین اور
قدیم عربی اور بربری سردارونکی پایمالی اور مذلت کو فراموش نکر کے مراتب
بلند پر پہونچنے کا شکر ادا کرتے رہین اسنے ایک باقاعدہ فوج علاوہ سلطانی باڈیگارڈ
کے چیدہ اور خاص خریدہ غلامون سے مرتب کیے تھے اِسکی سلطنت کا مدار
فوجی طاقت پر تھا اسکے زر خرید غلام پہلے سلوبن - قوم تھے پھر رفتہ رفتہ اون مین
فرینک گلیشن لومبرڈ مختلف قومون کے لوگ شامل ہوگئے جو یونان و وینس
کے بردہ فروشون سے لیکر یہان مسلمان بنائے جاتے تھے زرخریدون مین اکثر
شایستہ اور وفادار ہوتے تھے مملوک کیطرح سلو ربھی اپنی خدمت مین غلام
رکھتے تھے سلطان کی طرف سے بعض معافیدار دیہات بپابند ملازمت تھے
جو عندالضرورت اپنے ماتحتون سے بادشاہ کی مدد کرتے مگر افسوس -

تھوڑے عرصہ مین ان دونون نے عبدالرحمن کے بعد فرصت کو غنیمت جانکر
ریاستین قائم کرلین اور یہی اسپین مین آخرکو باعث زوال سلطنت اسلامیہ ہوے
ان زرخرید غلامون کی مدد سے اکثر عبدالرحمن نے نہ صرف قزاقی اور بغاوت کا
قرار واقعی بندوبست کیا بلکہ اپنے تمامی دشمن مسیحیون پر کامیابی حاصل کی اور تمام
سواحل بربر کو خلافت بنی امیہ کا مرید بناکر سیوٹا کے قلعہ مشہور پر قابض ہوگیا۔
اور جہازون کا ایک بہت بڑا بیڑا طیار کرکے بحر روم مین ناطمیون سے خوب لڑا اسکے
بعد جسوقت کہ مسلمانون کے ابتدائی حملون سے مسیحی معدودے چند اسٹر ماز کے کوہستانی
غار کوارڈنگا مین جا چھپے جنکی تعداد مرتے کھپتے ۳۰ مرد ۱۰ عورتین رہگئے تھے انکا
سرپرست پولوجس با پیلیو یوک تھا جب پولوجس کے لڑکے کا نکاح انفانسو ایک
شہزادی سے ہوا تو اس عقد نکاح نے اوس گروہ کو طاقتور کردیا جسکے بعد تمام شمالی
صوبہ مسلمانون کے مقابلہ مین اوٹھکھڑا ہوا لیون واسٹر ماز پہ خلیج بسکی کے کنارے
انفانسو پر قابض ہوگیا۔لیکن اصل مین مسیحیونکی یہ نئی فتوحات نہ تھی بلکہ اوس علاقہ
پرجو بطور سرحد کے مقرر ہوا تھا قابض ہوگئے۔ نوین صدی بسنبون۔زہمور اسان
اسٹیم یوری گورمار۔اوسما۔سیما کانس مین قلعہ تعمیر کیے۔ دسوین صدی کے آغاز
مین مسلمانون نے پھر دلیرانہ کوشش کی۔لیکن مسیحیون نے اونکو شکست دیکر
اضلاع مین تاخت وتاراج کرنا شروع کردیا کیونکہ اوس زمانے مین مسیحی بہت یافتہ
اور جاہل مطلق تھے پڑھنا بھی کسیکو یاد نہ تھا اور کل طور طریقہ سفاکی اور تعصب سے
تھے۔لیون کی سپاہ مین مغلوب اور درماندہ دشمنون کو پناہ ملتی تھی جب شہر کو

فتح کیا ساکن کو بے تکلف تہ تیغ کیا - اگر رحم کھایا غلام بنا لیا بخلاف اسکے اہل عرب
جنکے شجاعت طرز رزم اور آزاد منشی کی پناہ مین مغلوب دشمنون کو پناہ ملتی تھی -
ایذا رسانی کجا کسی مسیحی کیطرف بری نظر سے دیکھنا بھی پسند نکرتے تھے تو جوان خلیفہ
نے اپنی بگڑی ہوئی فوجین اکٹھا کر کے فوراً جانب شمال روانہ کردین اور اونھون نے
مسیحی حدود پہ کامیابی حاصل کی - دوسری برس ۹۱۰ھ میں فوجکشی کی سان
اسٹیون وڈیگورماز کی فصیل کے نیچے مسلمانون کو شکست ہوئی جب عربی سپہ سالار
نے میدان ہاتھ سے جاتی دیکھا تو شمشیر بکف صف دشمن مین گھس کر لڑتے لڑتے مر گیا
مگر شاہ لیونی اوس جان نثار دلاور کی یہ قدر شناسی کی کہ اوسکا سر ایک سور کے سر کے
ساتھ قلعہ کے دروازے مین لگا دیا پھر خلیفہ اعظم نے اسکی یادداشت کے لیے ۹۲۰ھ
مین خود فوج کی کمان لیکر اوسما کو اچانک جا لیا اور قلعہ کو منہدم کر دیا پھر قلعہ
سان اسٹیون جمصو سے خالی کرا کے اوسکی بھی یہی گت کی پھر ناوار کیطرف متوجہ
ہوا اور سانگو کو دو متواتر شکستین دین اور وال ڈی جنگیورا س یعنی وادی القصب
مین متعدد فوجون کو شکست فاش دی اہل سرحد سرکشانہ مقابلہ اور جابرانہ برتاؤ سے
جھلا کر مسلمانون نے خلاف عادت کسیقدر تشدد سے کام لیا اور اہل ہوش کو قتل
کر ڈالا - اس وادی القصب کے بعد ۹۲۳ھ مین سانگو والی ناوار نے یہ قلعہ مسلمانون سے
چھین لیے اسپر سلطان عبدالرحمن برانگیختہ ہو کر شمال کیطرف روانہ ہوا اور جو قلعہ
اور شہر رستہ مین آیا اپنے مخالفون کے وحشیانہ ظلم کی تقلید کر کے بے تکلف لوٹکر
مسمار کر دیا جلا دیا تمام علاقہ مین اسقدر خوف پھیلا کہ لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ جاتے
تھے سانگو بھی اوسکی خبر آمد سنکر سراسیمہ بھاگ نکلا سلطان پمپلونا کے دارالعمارت

شہر بغداد میں داخل ہو کر مسجد اور مکانات بیرحمی سے مسمار کرکے شہر پر قابض ہو گیا
اس کامیابی سے واپس ہونیکے بعد عبد الرحمن نے اپنا لقب موافق خلیفۂ عباسیہ
کے ناصر دین اللہ رکھا اور اب تک بنی امیہ خلافت کے لقب سے ملقب نہ تھے کیونکہ
خلیفہ اول لوگوں کا لقب ہونا چاہیے جنکو خادم حرمین کا فخر حاصل ہو اور اولاد
بنی امیہ اس فخر سے محروم تھی دوسرے خوف خلفاء بنی عباس کا تھا جب جگہ جگہ
بادشاہ خود سر ہو گئے اور ذاتی اقتدار خلفا کا بجز چار دیواری بغداد کے باہر کہیں نہ تھا
اور وہ قیدیوں سے زیادہ وقعت نہ رکھتے تھے خلیفہ عبد الرحمن ثالث نے اپنا لقب
ناصر دین اللہ رکھا بعد اسکے بیس برس اور حکومت کی اس زمانہ حکومت
میں مدبرانہ انتظام اور شائستہ قوانین اور اجراء احکام منصفانہ موافق شریعت
غرا کے کیا اور امور دین کا معین ہا واقعی سچا ناصر دین اللہ تھا ۳۵۰ھ میں بعمر
۷۰ برس بار سلطنت سے سبکدوش ہو کر آغوش لحد میں آرام کیا ۵۰ برس حکومت
کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب اسنے اکیس برس کی عمر میں تخت پر پہلا قدم رکھا تھا
تو سلطنت کی حالت نہایت ردی تھی ایکطرف جنوب میں بربری خاندان فاطمیہ
دستبرد کو طیار جانب شمال مسیحی فرمانروا اپنا موروثی استحقاق سمجھکر استیصال پر آمادہ ہر آن
تو مسلم سردار الگ دندان طمع تیز کر رہے تھے اطراف کے صوبے خودمختار بنے جاتے
تھے ملکی گروہ الگ برگشتہ تھے جدھر دیکھو بد عملی تاخت و تاراج کا بازار گرم ملک
میں بد نظمی اور چاروں طرف اسباب خرابی موجود خلیفہ اعظم نے تخت نشین ہوتے ہی وہ
امن و انتظام کی تدبیریں نکالیں کہ بادشاہ سے پہلے تمام فریقوں کا زور گھٹا کر سلطان
قرطبہ کا اقتدار رعایا پر کلی بڑھایا دشمنوں اور حریفوں مسیحی کی نظر میں گورنمنٹ اندلس

کی عظمت ثابت کی اسلام کی عظمت کا یہانتک سکہ بٹھایا کہ اپنے باہمی قضیہ فیصلہ کرانیکو دربار مین بذات خود حاضر ہوتے قسطنطنیہ فرانس جرمنی اطالیہ کے بادشاہ اخلاص مندی کے لیے سفیر بھیجے - خلاصہ یہ کہ اوسنے اسپین کو نہ صرف اندرونی اور بیرونی دشمنون کے پنجے سے چھڑایا اور نہ صرف خرابی اور بربادی کے طوفان سے بچایا بلکہ عظیم الشان اور آسودہ حال بنایا - یہ اوسی عبدالرحمن کا طفیل تھا - اسکے بعد پھر ایسا دن اندلس کو آج تک نصیب نہوا تاریخ المقاری مین لکھاہے کہ عبدالرحمن کے مانند سلیم الطبع روشن دماغ کوئی فرمانروا نہین ہوا اوسکی حلیم المزاجی کریم النفسی عدل گستری زبانزد عوام تھی - شیر رزم زینت بزم جامع ادب علوم کا شوقین - عالمون کا سرپرست علمی مباحثہ سننے کا آرزومند - پورا منصف کھرا - اور بے لاگ شخص تھا اوسنے اپنی ۵۰ برس کی یادداشت لکھی تھی جو بعد مرنیکے لوگون نے دیکھی اوس سے معلوم ہوا کہ صرف چودہ دن اسکو بیفکری مین گذرے -

مسیحیون کا مختصر حال

ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ اسٹر باز کے مسیحیون کا مخرج اگرچہ طوفان نوح کی طرح ایک تنگ اور تاریک تنور تھا جسکو کوادونگا کہتے تھے اسکو گاڈ کی نسل نے اپنا ماوا اور ملجا بنالیا تھا غار کی تاریک اور تنگ جگہ مین جسکا رستہ ایک تنگ گھاٹی سے بذریعہ ۹۰ سیڑھیون کے تھا یہ لوگ عرصہ دراز تک چھپے رہے جنکی تعداد مرتے مرتے ۳۰ مرد اور ۱۰ عورتین رہگئی تھین یہی حقیر جمعیت بڑھتے بڑھتے آخر تمام اسپین پر حاوی ہوگئے اس بادشاہ کے عہد حکومت مین ایک قلیل حقیر شخص مسمی ہیلیو یوک مذکورنے جو اوس جماعت قلیل کا سرغنہ تھا کلیسہ مین لوگون کو اپنی پچھلی ذلتون کا بدلہ لینے

اور غاصبون کو اپنے موروثی وطن سے اوکھاڑ دینے پر آمادہ کیا اور ذلت سے محکوم رہنے اور جلا وطن ہونے پر سخت نفرین اور ملامت کی۔ چنانچہ مسیحیون نے اپنی مقبوضات مین مسلمانون کے حملون کا جواب دینا شروع کردیا اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانون نے کوئی شہر یا گانون ایسا باقی نہ چھوڑا جہان اپنی حکومت نہ قائم کرلی ہو بجز اوس غار کے جہان ہیلیو بوک نے صرف تیس آدمیونکی جمعیت سے جائے مستحکم قلعہ بنالیا تھا مسلمانون کو جب اونکے ارادے کی خبر پہونچی تو کچھ التفات نکیا اور یہی سمجھے کہ تیس۳۰ ذلیل آدمیون کی حقیقت ہی کیا ہی کہ جنکے خورونوش کا کچھہ سامان بھی نہ تھا بجز شہد۔ غرض اونکی جمعیت وقتاً فوقتاً تازہ کمک پہونچنے سے بڑھتی گئی اور اسطرح شدہ شدہ غار سے نکل آئے اور اپنی شکست وریخت کی درستی کرتے رہے اور ہزیمت خوردہ مسیحی مردانہ وار عزم مین اپنے آپ نظیر تھے گو کہ وحشی اور جاہل مطلق ہونے مین شبہہ نہین مگر ساتھہ ہی اوسکے دلاور بھی اس بلا کے تھے کہ شکستون پر شکست کھاتے ہزارون نقصان اوٹھاتے مگر پھر دفعۃً ایک تازہ جوش کے ساتھہ اوٹھتے جسکا ابھی مذکور ہوچکا ہے ہم اوپر لکھہ آئے ہین کہ صوبہ لیون کی طاقت کو وہانکی خانہ جنگیون نے کچھہ عرصہ کے لیے مضمحل کردیا تھا مگر شاہ ٹڈولون کا لائق جانشین زامیرون ثانی سنہ ۹۳۱ء مین تخت نشین ہوا اور سنہ ۹۳۹ء مین مسلمانون کو الندجا یعنی ندائی مین بھاری شکست دی جس مین ۵۰ ہزار مسلمان کھیت رہے اور عبدالرحمن حاکم قرطبہ مع پچاس سوار کے جان بچا کر بھاگ گیا یہ نامبارک سال مدت تک اندلس مین سن الندجا مشہور رہا مگر اوسکے بعد مسیحیون کے باہمی جنگ و جھگڑون نے خلیفہ کی مساعدت کی

کہ یہ باہمی خانہ جنگی مین رہے خلیفہ نے پچھلے نقصانون کی تلافی کے لیے اور
فوج بھرتی کرکے دوسری لڑائی کا سامان تیار کرلیا۔ تفصیل اسکی اسطرح ہے
کہ کسٹائیل لیون کی سرداری تسلیم نکرتا تھا کسٹائیل کا نواب مشہور و معروف
فرڈی نینڈ جسکی تعریف اوسوقت کے شاعرون نے کی ہے اور لیون کی حکمران
ایک عورت تھی کونٹ کسٹائیل جیسا کہ نامور تھا ویسا ہی اوسکو بیوی بھی ملی
تھی مسماۃ انفنٹا گارشیہ شاہ نادار کی بیٹی کسٹائیل بجاے لیون کی ماتحتی کے
خودسر ہوگیا تھا اپنی خودسری کی بدولت زامیرون کے ہاتھ مین پڑکر قید ہوا
لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ اہل کسٹائیل بجز اسکے دوسرکی اطاعت نکرینگے تو کونٹ
یعنی نواب کو رہا کردیا دو شرط پر پہلے یہ کہ وہ تاج لیون کا ہمیشہ تابعدار رہیگا خواہ
رہے دوسری یہ کہ اپنی بیٹی کی زامیرون کے کورڈولو سے شادی کردے اسنے
طوعًا و کرہًا منظور تو کرلیا لیکن انتقام کا منتظر رہا جب ۹۵۰ع مین زامیرون
تلادیرا کے میدان مین مسلمانونکو شکست دیکر انتقال کرگیا تو کونٹ خود
بادشاہ بنکر اور ڈولو کے خلاف ہوکر اوسکے بھائی سانگو کا طرفدار بنگیا اور ۹۵۵ع
مین سانگو کو تخت نشین کیا پھر اوسکو تخت سے اوتارکر ایک لنگڑے شہزادے
کو اوڈرڈ دینیم ملقب بانجیست تام کو بادشاہ بنادیا۔ سانکو معذور ہوکر ملکہ نادار
کے پاس جو اسکی دادی تھی گیا اور اون دونون نے ملکر خلیفہ اندلس سے
استغاثہ اور استمداد کی جسکی تفصیل یہہ ہے کہ سانکو اپنے موٹاپے سے تنگ آگیا
تھا بلا سہارے چل نہین سکتا تھا اوسنے ارادہ کیا کہ اطباے قرطبہ سے جنکی
حذاقت یورپ بھر مین مشہور تھی رجوع کرے۔ چنانچہ ملکہ ٹیوڈا نے

خلیفہ کی خدمت مین قاصد بھیجا خلیفہ نے حسب الطلب ایک طبیب حاذق مسمی ہنڈالی کو علاج کے لیے بھیجدیا مگر طبیب نے بموجب ایماے خلیفہ کے چند شرائط پیش کین - اول یہ کہ سانگو اپنے چند قلعہ خاص خلیفہ کے سپرد کردے اور مع ملکہ نادار کے بذات خود قرطبہ اگر معالجہ کرے ہرچند کہ ملکہ کو منظور نتھا مگر اہل غرض مجنون چارناچار اپنے بیٹے شاہ نادار اور پوتے معزول شاہ لیون کو لیکر روانہ ہوئی - عبدالرحمن نے عالی حوصلگی کو کام فرمایا اور نہایت آہ لت مراسم سے پیش آیا اور مناسب مہماندارى کی - خلاصہ یہ کہ سانگو نے خلیفہ کی بدولت نہ صرف اپنے مرض مہلک سے نجات پائی بلکہ ایک جری فوج کے ساتھ واپس آکر ۹۶۰ع مین لیون پر بھی قابض ہوگیا مورخ ابوالفدا لکھتا ہے کہ عبدالرحمن نے ۳۴۴ھ مین ایک مرکب بحری اسکندریہ روانہ کیا کہ وہان سے کچھ سامان نادرہ اور جواری لائے لوٹتے وقت مراکب صقیلیہ سے جسمین تحائف علوی خلیفہ مصر کے تھے مقابلہ ہوگیا اہل اندلس نے اون کشتیون کا سامان لوٹا جب یہ مرکب بد کے افریقہ کے قریب پہونچا تو اہل خلیفہ مصر نے اوس جہاز کو مع سامان جلادیا اور اوسمین جو کچھ تھا مع جواری لوٹ لیا جب عبدالرحمن نے یہ حال سنا تو افریقہ پر چڑھ آیا اور بعد سخت لڑائی کے اندلس کو لوٹ گیا -

ماہ رمضان ۳۵۰ھ ہجری مین بچاس برس حکومت کرکے مرا - اسکے بعد حکم بن عبدالرحمن المستنصر باللہ جو ایک بڑا عالم الدہر تھا تخت نشین ہوا -

دوسرا خلیفہ حکم بن عبدالرحمن

ہرچند کہ اسکو کتاب سنے پڑھنے اور کتب جمع کرنے کا نہایت شوق تھا - اور امور

سلطنت کیطرف توجہ کم تھی پھر بھی اوسکے باپ کا رعب اسقدر چھایا تھا کہ کسیکو مجال سرتابی نہ تھی چنانچہ ایک مسیحی معزول شہزادہ نے قرطبہ مین آکر فروتنی سے سلطان سے استدعا کی کہ وہ اوسکو تخت پر بحال کردے اس ذریعہ سے فریقین مین صلح ہو گئی خلیفہ نے تمام اپنی عہد سلطنت مین قاہرہ۔ دمشق بغداد کو سفیر بھجواکر نایاب اور نئی کتابون کا ذخیرہ اپنے کتب خانہ مین جمع کیا اگر کوئی کتاب قیمتاً نہ ملتی تو نقل کراتا اسیطرح چار لاکھ سے زائد لکھی ہوئی کتابین اپنے بہم پہونچائین ایسے وقت مین کہ جب چھاپے کا وجود نہ تھا اس امر کو مغتنمات سے سمجھنا چاہیے یہ خلیفہ محض جامع الکتب ہی نہ تھا بلکہ ہر ایک کتاب کو بغور دیکھکر حواشی اور نظائر چڑھاتا جنسے بیسون عالم مستفیض ہوتے مگر افسوس کہ اوس نادر الوجود کتب خانہ کا بہت سا حصہ اہل بربر نے برباد کردیا باقی بچا بچایا اسپین کے مسیحیون نے تباہ کیا ادھر نایاب کتابون کے جمع کرنے مین سرگرم اور اونکی درستی مین ہمہ تن مصروف تھا تو ادھر اکابر سلطنت ملکی اقتدار حاصل کرتے جاتے تھے آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ پردہ نشینان حرم سرا دخیل معاملات سلطنت ہو گئین انگلش مورخ لکھتا ہے کہ حکم محض ایک کتابی کیڑا تھا کتب بینی اپنے موقع پر مناسب اور موزون ہوتی ہے مگر اولوالعزم اور نامور سلطان بننے کے لیے اسی پر اکتفا کرنا بیکار آمد نہین بادشاہ کو دنیا اور مافیہا کا معمولی علم ہونا ضروری ہے لیکن کتب خانہ کی اندرونی تمام اولوالعزمیونکو محدود کردینا اور رزمی نیکنامیون کو چھوڑکر کتابون کی ورق گردانی کرنا یا جلدون کی نازک اور خوشنما بندشون مین مصروف رہنا اور ان امور کو رعیت کے زخمی دلون کے مرہم لگانے پر ترجیح دینا کسی طرح شایان شان

جهانداری نہین ہم نہین کہتے کہ خلیفہ کم طبیعت یا اپنے فرائض منصبی سے بیخبر تھا نہین بلکہ مطالعہ کتب مین اسقدر محو اور مستغرق در از خود رفتہ رہتا کہ رزمی ٹھیکتا اسیون کیطرف توجہ کرنیکی اوسے فرصت ہی نہ ہوتی تھی کتب بینی کے سوا اوسکو عمارت کا اوسی قدر شوق تھا اِس کثرت شوق نے اوسکو فن معماری کا ایک خاص مذاق پیدا کر دیا تھا علاوہ اگلے مدرسون اور مکتب خانون کے اور بہت مدرسے بنائی اور اونکے مصارف کے لیے جائداد وقف کی ہر ملک کے علما اور فضلا کو جمع کیا اور جو کتب خانہ دار الخلافت قرطبہ مین فراہم کیا تھا اوسکا نام کتب خانہ مروانی رکھا جسکی فہرست چوالیس جلدون مین تھی اسکے صلح پسند مزاج نی اسکی عہد مین سلطنت کو زیادہ نقصان نہین پہونچایا گیارہ برس حکومت کرکے انتقال کیا اور صاحب ابو الفدا لکھتا ہے کہ پندرہ برس پانچ مہینے خلافت کی ۶۳ برسکی عمر پاکر ۳۶۶ھ مین مرا اسکے بعد اسکا بیٹا ہشام جو دس برس کا تھا برائے نام خلیفہ ہوا۔

تیسرا خلیفہ ہشام دوم بن حکم دوم بن عبد الرحمن سوم

عمر اسکی اوس وقت دس برسکی تھی لقب اسکا المؤید باللہ قرار پایا اسنے محمد منصور بن عامر قحطانی کو کہ اسکے باپکا وزیر تھا کل انتظام خلافت کا سونپ دیا یہان تک کہ محمد منصور مثل مالک و رقابض کے ہوگیا جسکا آگے مذکور ہوتا ہے۔

ابو عامر کی کیفیت

بعضے مورخون نے اسکو ابن ابی امیر لکھا ہے ابو عامر محمد بن عبد اللہ ولی عامر محمد بن ابو الولید ابن یزید المغافری اوسنے موئد کو اپنی عہد حکومت مین نظر بند رکھا نہ کوئی خلیفہ کے پاس جا سکتا تھا اور نہ دیکھہ سکتا تھا اور آخر ملقب بہ منصور ہوا

اور اصل اسکی طرش کی ہے جو قریہ ہے اندلس کا پہلے منصور نے قرطبہ مین علم حاصل کیا
اور اکثر فضلا اور علما اوسکی صحبت مین رہتے تھے۔ صاحب تاریخ مسیح لکھتا ہے
کہ منصور طالب علم شریف النسل معمولی حیثیت کا آدمی تھا باوجود علم و فضل کے
اوسکے دماغ مین حکومت اور خودسری بھی تھی اور پورے تیقن سے آپکے طالبعلمون
مین پیشین گوئی کرتا تھا کہ ایک وقت ایسا آنیوالا ہے کہ جب مین اندلس کا تاجدار ہونگا
توتم مین سے کون کون کیا عہدہ پسند کروگے اور لطف یہ کہ جب وہ وقت آیا تو اوسنے
اپنا وعدہ فراموش نہین کیا پہلے منصور خطوط نویسی اور عرایض نگاری مین ملازم ہوا
اور امیر بیت المال کے مزاج مین رسوخ پیدا کرکے ایک چھوٹی سی اسامی پر مامور
ہوگیا۔ آدمی چالاک اور ہوشیار تھا اپنی حکمت عملی سے خوشامد اور چاپلوسی کو ذریعہ
گردان کر خاتونان محلسرا تک رسائی پیدا کرلی اور اکثر بیت المال پر دست درازی
کرکے تحفہ اور تحالف نذر کرتا کیونکہ اوسوقت مین حرم سرا کا ملکی اقتدار بڑھا ہوا تھا
اور ہشام کی والدہ سلطان عردرہ کفیل کار سلطنت تھی اوسکے مزاج مین دخل پیدا
کرلیا۔ کہ سلطانہ بغیر مشورہ منصور کے کوئی کام نکرتی تھی تھوڑے عرصے مین اسنے
مختلف خدمتون سے ترقی کرنا شروع کی یعنی پہلے ولیعہد سلطنت کے کارخانہ کا کارکن ہوا
پھر دوعدالتون کا جج اور کچھ حصہ فوج کا افسر ہوا خلیفہ حکم کے انتقال کے بعد اوسکی
جانشین ہشام کی صغرسنی کی وجہ سے جسقدر ملکہ عرورہ کا بحیثیت والدہ ہونے خلیفہ کے اقتدار
بڑھتا گیا اوسی قدر اوسکے مدارج کی ترقی ہوتی گئی اوسی عرصے مین محلسرا کے متعلق
کچھ فوج یعنی سلو نے سرکشی کی تو منصور نے نہایت تیزی سے باحسن تدبیر اوسکی
سرکوبی کردی اس سے یہ اور زیادہ ہر دل عزیز اور مقبول انام ہوگیا۔ کیونکہ

اہل قرطبہ ایک قوم سلوسی جو اوس ملک کی رہنے والی نہ تھی سخت متنفر تھے
اب اسکا حریف خلافت بھر مین بجز مصحفی امیر بیت المال کے جو ابتدا سے اسکا
مربی اور معاون تھا۔ اور کوئی نہین رہا اوسکے اوکھاڑ پھینکنے کے موقع کی
تاک مین رہتا تھا اتفاقیہ اوسکو یہ موقع ہاتھہ آیا کہ یکایک شمالی علاقجات پر
مسیحی پھر بڑھ آئے مصحفی حیران تھا کہ اب کیا چارہ کرے اسلیے کہ اسکو بالکل رزمی
مذاق نہ تھا بالآخر مصحفی نے منصور کو سپہ سالار کرکے اوس طرف روانہ کیا اور اسنے
پوری سرگرمی سے اس کام کو انجام دیا تھوڑے عرصے مین لیون پر اسقدر کامیابی
کے ساتھہ حملے کیے کہ بایدوشاید اور فوج کے ساتھہ مال غنیمت سے فیاضانہ سلوک
کیے اس سے یہ کل فوج قرطبہ کا عزیز الوجود محبوب بنگیا پھر دوسری لڑائی شمالی
مسیحیون سے ہوئی اوسمین بھی اسنے شکست فاش دی گو کہ اوس لشکر کا سپہ سالار
مسمی غالب تھا مگر اسنے اپنی حکمت عملی سے یہ فتح بھی اپنے ہی نام سے مشہور کی۔
یہانتک کہ اراکین دربار اور عوام الناس کو یقین کامل ہوگیا کہ منصور کو فن رزم
کی بھی قابلیت اعلے درجہ کی ہے بعد اوسکے حکمت عملی سے شہر کا انتظام بھی جو مصحفی کے
بیٹے کے تعلق تھا وہ بھی اپنے قبضہ مین کیا اور یہانتک انصاف پر کمر باندھی کہ اسنے
اپنے ایک بیٹے پر قانون خلاف ورزی کی حد قایم کی اور اسقدر بلا رعایت درے
مارے کہ وہ جان بحق ہوگیا اس سے اور لوگونکی نظرون مین رسوخ بڑھگیا۔ یون تو غالب
اور مصحفی مین مدت سے نقیض چلا آتا تھا منصور نے مصحفی کو ڈراو دکھانا شروع کیا اور
اور غالب سپہ سالار کی لڑکی جو مصحفی کے لڑکے سے منسوب تھی اپنی شادی
کرلی خلیفہ حکم کے بعد دو برس کی ۳۶۸ھ مین مصحفی کو بعلت تغلب بیت المال

مجلس مین گرفتار کردیا بعض کہتے ہین کہ اوسے زہر دلا دیا مصحفی کے اوٹھ جانے
ہی منصور نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی۔ اگرچہ خلیفہ اور مجلس مشورہ عام
بھی لیکن برائے نام۔ غرضکہ جو کچھہ تھا منصور تھا اپنے ایوان عالیشان مین جو
سواد شہر مین شاہانہ بنایا تھا بیٹھکر حکومت کرتا تھا اور بکار فرامین اشتہارات اوسکے
نام کے جاری ہوتے خطبہ سکہ اوسی کے نام کا تھا شاہی عبائین پہنا جسپر اوسکا
نام کڑھا ہوتا۔ اسی عرصہ مین قوم سلو سے جنھین کہ اسنے نکالدیا تھا ایک شخص نے
اسکے قتل کی فکر کی مگر کامیاب ہوا۔ اور معہ چند سرغنون کے قتل ہوا۔
اب قرطبہ مین جو کچھہ تھا منصور۔ نوعمر ہشام خلیفہ کو اتنا وقوف ہے نہ تھا
کہ اپنے وزیر سے مخالفت کرتا ملکہ ہان خلیفہ کی پہلے ہی سے ہمزبان اسکی تھی
صرف ایک غالب سپہ سالار اسکا مد مقابل تھا اب منصور نے اسکے اوکھیڑ پھینکنے
کی تدبیر شروع کی۔ یہ مستقل مزاجی سے جس کام کو شروع کرتا کامیابی پر ختم
کر کے چھوڑتا مذکور ہے کہ ایکدن کسی مہم سلطنت مین بحث کر رہا تھا کہ دفعتاً
گوشت کے جلنے کی بو نے تمام حاضرین کو بد دماغ کر دیا دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ منصور کی ٹانگ پر داغ لگایا جاتا ہے اُف تو درکنار وہ پوری دلجمعی سے
رد و قدح مین مصروف تھا ایسے مدبر اور عالی حوصلہ کے روبرو غالب کی کیا
حقیقت تھی غرضکہ اسنے جوڑ توڑ شروع کردیا اور اختیارات چھوٹے چھوٹے
افسرون کے مثل کپتان کرنیل میجر توڑ کر اپنے ہاتھہ مین لیے۔ سپہ سالار کا زور
گھٹا دیا۔ پھر نئی فوج بربر۔ افریقہ مسیحی بھرتی کی جو بسبب اجنبی ہونے کے بجز
اپنے محسن منصور کے کسیکو کچھہ نہین جانتے کہ غالب کس باغ کی مولی ہے منصور

نیکنا فوجی افسر اور نہایت سختگیر تھا اگر کوئی سپاہی وردی پہنے کوئی ہتھیار خلاف قاعدہ لگاتا تو اوسی وقت سزاے سخت دیتا سپاہ کو شائستہ اور باقاعدہ رکھتا فوج کے حق مین گویا وہ جلاد تھا لیکن جو سپاہی کہ جان توڑ کر لڑتے اور پورے قواعد کی پابندی کرتے تو اونکے حق مین اس سے زیادہ کوئی محسن نہ تھا یہی وجہ تھی کہ سپاہی اوسکے اشارے کے منتظر رہتے مال غنیمت مین شاہانہ سیرچشمی سے فوج کے ساتھ پیش آتا تھوڑے عرصہ مین غالب بہت بڑھ گیا اور محض لاشئی رہگیا اور آخر کو ایک لڑائی مین کام آیا اوسکے بعد ایک فوجی سردار بھی جعفر ملک ابن زبیر جو مقبول سپاہ ہونے مین غالب سے کم نہ تھا اوسکو بہانے سے مجلس مین بلاکر پوشیدہ قتل کرادیا افسوس کہ اوسکے دامن زندگی پر اس قسم کے بدنما دھبے تھے مگر اسمین شک نہین کہ اندلس کو جو اقبال و عظمت اوسکے عہد مین بعد خلیفہ اعظم حاصل ہوئے کسیکے خیال مین بھی نہ تھی ہر ایک محکمہ کی فوجی ہو یا ملکی بلا وساطت دیگرے خود نگرانی کرتا قانون و ضابطہ کی پابندی مین نہایت سخت تھا ملک افریقہ پر کئی مرتبہ فوج کشی کی اور کامیابی حاصل کی اندلس کو سواحل بربر تک وسیع کردیا اسکا معمول تھا کہ سال مین دو دفعہ گرمی اور جاڑے کی شروع مین کسٹائیل اور لیون اور ناوار کے مسیحیون پر یورش کرتا کتاب اور تلوار کو پہلو بہ پہلو رکھتا جسطرف فوج کشی کرتا شعرا اور علما کو ساتھ لیجاتا کبھی کسی نے اوس وقت تک ایسی متواتر فتوح حاصل نہین کین جیسی اسے نصیب ہوئین گویا اقبال و نصرت اسکے ہمرکاب تھا لیون کو فتح کرکے اوسکی اونچی بالا فصیلون اور برجون کو مسمار کردیا بارسلونا پر قبضہ کرلیا

آخر کو گلیشیہ بھی نہ بچا سینٹ یاگو جو مسیحیون کا سب سے بڑا عبادتخانہ تھا
بالکل منہدم کر دیا انھیں معرکون کے بعد اونسے اپنا لقب المنصور رکھا غرضکہ
لیون - کسٹائیل بارسلونا - ناوار - پمپلونا - کھوسٹیلا پر اپنا قبضہ کیا اور بعض
شہزادون کو اپنا باجگذار بنا لیا ایک مرتبہ اوسکو غارجا معلوم ہوا کہ ناوار مین
ایک مسلمان عورت مقید ہے شاہ ناوار کو نہایت ذلت کے ساتھ پابوسی پر
مجبور کیا اور عورت مذکور فوراً رہا کی گئی ایک دفعہ منصور مسیحیون کے پیچھے یلغار کرکے
ایسے ایک مقام محفوظ دشوار گذار مین جاکر گھر گیا نہ تو آگے بڑھنے کی جرأت تھی
اور نہ پس پا ہوسکتی کیونکہ دشمنون نے پچھلے درے بند کر دیے اگرچہ وقت
اور موقع نہایت مخدوش تھا لیکن اوسنے اپنی تدبیر سے اوسی حالت مین یہ
حکم جاری کیا گرد کے تمام قصبات پر حملہ کردو اور لوٹ مارسے یا جس طرح
ہوسکے کھیتی اور اسباب معیشت و سکونت کا سامان بہم پہونچاؤ چونکہ مسیحی
بوجہ کم ہونیکے حملہ تو کر نہ سکتے تھے لیکن اسبات کا اطمینان تھا کہ دشمن اپنے
قبضہ مین ہے نکل کر کہان سے جاویگا جب اونھون نے دیکھا کہ اسلامی لشکر اطمینان
سے مکانات وگھر بنانے مین مصروف ہے اور کھیتی وغیرہ کی بھی تدبیرین کر رہے
ہین تو بہت چکرائے اور تفتیش کرنے لگے کہ ان باتون سے دشمن کا منشا
کیا ہے کسی عربی سپاہی نے جواباً بیان کیا کہ ہر وقت واپس وطن جانا
اور پھر آنا ایک طول عمل ہے جس سے یہین قیام کرکے جب تک کہ کل ممالک
محروسہ پر جنوبی قابض نہون یہین قیام کرین مسیحی سمجھے کہ ایسا نہو کہ مسلمان
ان میدانون کو ہمیشہ کے لیے اپنا مسکن الراس بنا بیٹھین اس خوف سے

اونھون نے دشمن کو بخوف گذر جانے کو راستہ بھی دیا اور مال غنیمت لیجانیکو بار برداری بھی دی مثل ہے کہ گنوار گنا نہ دے اور بھیلی دے دفعتاً کسٹا سیل کی فتح کے بعد المنصور بیمار ہوا اور بمقام میڈینا سلی سنہ ۱۰۰۲ء مطابق سنہ ۳۹۳ ہجری مین انتقال کیا مسیحیون کو اسکی مرگ ناگہانی سے نہایت خوشی ہوئی کون ہے جو اپنے دشمن کی مرگ سے خوش نہین ہوتا المنصور کے بعد اوسکا جانشین اوسکا بیٹا ابو مروان عبد الملک الملقب بہ مظفر ہوا چھ برس تک اپنے باپ کے قدم بقدم چلا اور سیاست اور عدالت مین وہی قوانین جاری رکھے جو اسکے باپ کے وقت مین تھے اور خلیفہ کی ویسی حفاظت کی جیسی منصور کے وقت مین تھی اسکو ایک معرکے مین عیسائیون سے شکست ہوئی سنہ ۱۰۰۸ء مطابق سنہ ۳۹۹ ہجری مین بمقام قرطبہ زہر دیا گیا اور وہ مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھائی عبد الرحمن وزیر ہوا اور اوسنے اپنا لقب ناصر رکھکے حکومت کا دعوی کیا جس سے عوام الناس مین جو شاہی خاندان کی حکومت کے آرزومند تھے برانگیختگی پیدا کرکے وزیر اعظم کے خاندان کے مخالف ہوگئے اور اس بات پر زور دیا کہ ہشام بذات خود فرائض خلافت ادا کرے ہشام کی یہ کیفیت تھی کہ بیچارہ تیس برس سے حرم سرا کی چار دیواری مین نظر بند تھا اور سوائے عیش و عشرت کے امور جہانداری کی طرف مطلق توجہ بھی ہر چند انکار کیا لیکن کون سنتا ہے بار خلافت اوسپر رکھ ہی دیا آخر کچھ عرصے کے بعد جب لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ خلیفہ محض نالائق اور دنی الطبع ہے اوسی سنہ مین محمد بن عبد الجبار بن عبد الرحمن ناصر نے خروج کیا۔

گیارہوان بادشاہ چوتھا خلیفہ قرطبہ کا محمد بن ہشام ہوا

بزور شمشیر خلیفہ ہوا اور اپنا لقب مہدی باللہ رکھا لیکن وہ بہت دنون تک اس
خلافت مغصوبہ سے منتفع نہوا اور لوگون نے جو فرقہ مفسدین سے تھے اور انقلاب سلطنت
مین اپنی بھلائی جانتے تھے اوسکی اطاعت قبول کی اور ہشام موید کو گرفتار کر کے
قرطبہ مین قید کر دیا اس عرصہ مین سلیمان بن حکم بن سلیمان بن عبدالرحمن کہ وہ بھی
اسی خاندان خلافت کے شاہزادون سے تھا افریقہ سے فوج لیکر آیا اور خلیفہ
محمد دوم بن ہشام سے مقابل ہوا آخر اس لڑائی مین ۱۰۰۹ء مین خلیفہ کی
فوج نے شکست کھائی اور خلیفہ فرار ہو گیا اور سلیمان دارالخلافت پر قابض
ہو گیا کئی مہینے بعد محمد دوم نے پھر قرطبہ پر قبضہ کر لیا لیکن اہل شہر نے کہ اوس سے
ناراض ہو گئے تھے اوسکو ۴۰۰ ہجری مین قتل کر کے سلیمان کے پاس سر اوسکا
بھیجدیا سلیمان پھر آکر خلیفہ قرطبہ کا ہوا۔

بارہوان بادشاہ اور پانچوان خلیفہ قرطبہ کا سلیمان بن حکم بن

عبدالرحمن سوم ہوا۔ اسنے لقب اپنا المستعین باللہ ٹھہرایا اسکی خلافت ۴۰۳ھ
ہجری مطابق ۱۰۳۱ء مین ختم ہوئی اور یہ آخری بادشاہ بنی امیہ خلفاء اندلس کا
تھا اب اقتدار خاندان بنی امیہ کا ملک مغربیہ مین بلکہ شوکت سلطنت اسلامی سپانیہ
مین بالکل زوال آگیا حکام اور والیان ممالک بیرونی نے اقتدار حاصل کیا جو طوائف
شہزادے بزور شمشیر دعویدار خلافت کے ہوئے اونکو کسی نے تسلیم نہ کیا اب ہر ایک
حاکم اپنے ملک مقبوضہ مین بادشاہ مستقل بنگیا اور خلافت قدیمی ٹکڑے ٹکڑے
ہو گئی سپحیان اہل فرنگ کو یورش اور حملہ کرنیکا موقع ملا یہان تک کہ بتدریج اسلام
اوس ملک سے نیست نابود ہو گیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ خاص تخت گاہ قرطبہ پر بڑے بڑے

نامی سرکش مسلط ہوے چنانچہ علی بن حمود بن یحیی کہ سادات حسنیہ ادریسیہ سے
تھا ۴۰۶ھ ہجری مطابق ۱۰۱۶ء ابن سلیمان کو شکست دیکر تخت نشین ہوا اور تھوڑے
عرصے مین مارا گیا اوسکے بعد قاسم بن حمود اوسکا بیٹا ۴۰۸ھ ہجری مین تخت پر
بیٹھا اور وہ بھی مارا گیا پھر اوسکا بھتیجا یحیی ۴۱۲ھ ہجری مین تخت نشین ہوا اور
وہ بھی مارا گیا اسکے بعد پھر ہشام بن سلیمان ۴۱۲ھ مین تخت نشین ہوا اور
اسنے اپنا لقب رشید رکھا۔

واضح ہو کہ علی بن حمود اولاد مین ادریس بن عبداللہ بن حسن بن علی کرم اللہ
وجہہ کے ہین ادریس ۱۷۲ھ ہجری مین خلفای عباسیہ کے خوف سے مغرب کیطرف
چلے گئے اور کسیقدر ملک پر قابض ہو گئے وہان اونکی وفات کے بعد اونکی اولاد
اوس ملک پر قابض رہی ادریس کے بعد عمر پھر عبداللہ پھر علی پھر احمد پھر یعقوب
پھر حمود رہوے اگرچہ ان ادریسیون کے ملک کا بڑا حصہ افریقہ مین خلفاء قرطبہ نے
دبا لیا تھا لیکن اونھون نے بزور شمشیر واپس لیا یہانتک کہ خود مالک قرطبہ ہو گئے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا
ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ لوگون نے جو فرقہ مفسدین سے تھے اور انقلاب سلطنت
مین اپنی بھلائی جانتے تھے اونھون نے ہشام مؤید کو گرفتار کر کے قرطبہ مین
قید کر دیا اور محمد بن ہشام بن عبدالجبار ملقب بہ مہدی کو خلیفہ گردانا اب دوسرے
فریق مخالف نے سلیمان بن حکم کو اپنا خلیفہ گردان کر مہدی پر خروج کیا اور مہدی
کو شکست دیکر دارالخلافت پر قابض ہو گئے پھر تھوڑے عرصہ مین مہدی لشکر
جمع کر کے قرطبہ آیا اور سلیمان کو شکست دی اس عرصے مین تمام اہل قرطبہ
نے روز کے جدال و قتال سے تنگ آکر بہیئت اجتماعی مہدی کو قتل کر کے ہشام

مؤید کو تیسری مرتبہ تخت نشین کیا اور واضح عامری وزیر اعظم ہوا تھوڑے عرصہ
مین وزیر اعظم کو بھی کسی سبب سے مار ڈالا اس عرصہ مین اہل بربر نے سلیمان بن حکم
سے اتفاق کر کے قرطبہ کو فتح کیا اور ہشام المؤید کو پھر قید کر دیا لوگون نے سنہ
مین سلیمان سے بیعت کی اور لقب اوسکا المستعین باللہ رکھا۔ بنی امیہ کی حالت
اوس وقت نہایت خوفناک اور قابل افسوس تھی مور۔ سلو۔ بربر۔ باری باری افیکو
شاہ شطرنج بناتے تھے اور پھر نئی نئی چالون سے ایک دوسرے کو کشت و مات
دیتے تھے جب تیسری مرتبہ ہشام کو معزول کر کے ایک کلبۂ تاریک مین مع
اہل حرم قید کر دیا اوس وقت کا حال شدت جاڑے اور بھوک سے نہایت تنگ
تھا اور اندھیرے کی تکلیف مزید برآن کہ یکایک ایک شخص نے آکر کونسل کا فیصلہ
سنایا کہ قبلۂ عالم آپ کل فلان قلعہ مین قید کیے جائینگے اسکے اول نوید موت
کی سنا چکے تھے اسکے جواب مین خلیفہ نے یہی کہا کہ کچھ مضایقہ نہین یون ہی
سہی مگر خدا کے لیے کچھ کھانیکو دیجیے اور جاڑے اور روشنی کا بندوبست
کر دیجیے گا اسپر کیا موقوف اس قسم کی وحشت انگیز سانحے قرطبہ مین متواتر ہوتے
رہے ہر روز نیا انقلاب ایک تازہ آفت برپا کرتا رہا اس عزل نصب نے ہر شخص کے
مزاج مین خود سری اور آزادی پیدا کر دی جب لٹیرون نے میدان صاف پایا
تو لوٹ مار شروع کر دی اور بعد خانہ بربادی وزیر اعظم کے اوسکے قصر عالی کو بھی
تاخت و تاراج کر کے آگ لگا دی اور قرطبہ ایک وحشت ناک مسلخ اور مقتل کا نمونہ
بنگیا یہ گروہ یعنی سلو وغیرہ جب اپنی ہوسین پوری کر چکا تو اب بیرحم بربری
کی باری آئی اور اوسکے پنجہ قضا مین پھنسے جدھر جاتے تھے تباہی اور بربادی

اونکے ساتھ ہوتی تھی قصر اور محل اور شان دار عمارتین سب برباد کردئے تھے
اور آخر وہ سب آگ کی نذر ہوتے تھے یہانتک کہ مدینۃ الزہرہ پر بھی قبضہ کرکے
لوٹ لیا اور آگ لگا دی اور وہان کے ساکنین جو بھاگ کر جامع مسجد مین جا
چھپے تھے اون بیرحمون نے مع بچے اور عورتین اور بوڑھون کے قتل کردیا
اور خانہ خدا کا کچھ خوف دل مین نہ آیا یہ واقعہ سنہ ۴۰۱ ہجری کا ہے الغرض کہ سنہ ۴۰۰
ہجری مین جران عامری جو قوم قوادی اور اصحاب موید سے تھا ایک جماعت
کثیر اوسکے ہمراہ ہوئی اور علی بن جمود العلوی حاکم سبتہ بنیا کا اوسکے شریک
ہوکر قرطبہ روانہ ہوا اور سلیمان نے مع لشکر کے مقابلہ کیا۔ آخر شکست کھائی
جران عامری نے قرطبہ پر قبضہ کیا اور ہرچند ہشام نے موید کی تلاش کی مگر
نپایا اور سلیمان کو اس جرم مین قتل کیا کہ تونے موید کو مار ڈالا ہے حالانکہ ہشام
اس محبس کی سختی سے قرطبہ سے روپوش ہوکر مکہ معظمہ کیطرف روانہ ہوا تھا
یہ حال اوسکی ایک کنیز حرم سے معلوم ہوا غرضکہ اسنے موید کے مرنے کا سب پر اظہار
کرکے اپنی خلافت کا مستدعی ہوا اور لوگون نے اوس سے بخوشی بیعت کی اور
لقب اوسکا متوکل باللہ رکھا اور یہ اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تھا جبکہ خاص
دار العمارت کا یہ حال تھا کہ خلیفہ پر خلیفہ ہوتے تھے کبھی مجلس امراے قرطبہ حکومت
کرتی تھی تو صوبہ جات ملحقہ کا اسی پر قیاس کرلیجیے منصور نے جو اصول قائم
کیے تھے صرف آٹھ برس کے عرصہ مین سب نسیاً منسیا ہوگئے حامیان بنی امیہ
کو جب یہ حال معلوم ہوا کہ ابھی تک ہشام موید قرطبہ مین ہے اور عامری فریب
سے اب خلیفہ بن بیٹھا تو ایک شخص عبدالرحمن نامی بنی امیہ کو جو اولاد عبدالرحمن

ناصر تھا ملقب بمرتضی کیا یہ خبر سنکر اہل شاطبہ اور و لنشیا اور طرطوشہ جمع ہوے
جو مخالف جمود علوی کے تھے یہ قرطبہ پر آئے اور مقابلہ ہوا لیکن مرتضیٰ ذلیل ناکام
واپس ہوا۔ اور غلامون نے جمود کو حمام مین قتل کر کے اوسکے بڑے بھائی قاسم کو خلیفہ ملقب
بہ مامون کیا پھر اوسپر خروج کیا یحییٰ بن جمود نے اور قرطبہ کے لوگون نے اوس سے
بیعت کی اوس وقت قاسم اشبیلیہ مین تھا جب قاسم وہان سے لوٹا تو یحییٰ
بغیر لڑے مالقا جزائر کی طرف چلا گیا اور ہر شہر و قصبہ ہر ضلع خود مختار بن بیٹھا
سرداران بربر جنوبی اضلاع پر قابض ہوگئے قوم سلو نے شرقی صوبہ دبا لئے
جوملک بچا اوسپر اون چند نو دولت یا مسیحی خاندانون نے تسلط کر لیا جو خوش قسمتی
سے سلاطین قرطبہ کی اولوالعزمی سے ادھر ادھر جان چھپائے بیٹھے تھے اور
اندلس کے نہایت مشہور شہر قرطبہ سوائیل مین جمہوری سلطنت قائم ہوئی مگر قرطبہ
کی حکمران مجلس اہل علی طور سے بالکل بادشاہی کی مشابہ تھی خلاصہ یہ کہ نصف گیارہوین
صدی کے قریب تین خاندانون کے علیحدہ علیحدہ شہرون مین خود مختار بن بیٹھے
سوائیل کا خاندان مالاگا مین۔ حیاد نا الجبرس و ماسا مین جمود غرناطہ مین ذرای
زارا گوزا مین تجی صمود طلیطلہ یعنی تولیڈو مین ذالنون۔ اسیطرح ویلنشیا مرشیہ
المریا کے خاندان نہایت جلیل القدر اور مشہور تھے گوانمین بعض نسب علم و ادب
شعر و سخن کے قدر دان نہ تھے اور اونکا طرز حکومت بھی نہایت شایستہ اور
منصفانہ تھا مگر بیشتر سخت گیر اور ظالم تھے اب ہم بیان نے واسطے ربط کلام
کے اون سلاطین افریقہ کا حال بیان کرتے ہین کہ جنکی سلطنت دریا مغرب
مثل مراکہ تانجیرا اور تونس و غیرہ مین تھے اور یہان آکر قرطبہ مین اپنا قبضہ کیا

مختصر کیفیت سلاطین مرابطین کی جنھون نے قرطبہ پر حکومت کی

ابتدا اونکی سنہ ۱۰۹۹ء سے سنہ ۱۱۴۶ء تک ہی گیارہوین صدی کے وسط مین آدمی ایک یحیی بن ابراہیم کہ حاجی تھے اور مکہ معظمہ مین اونھون نے الٰہیات اور علم شریعت سیکھا تھا اور دوسرے عبد اللہ بن یسین کہ مشہور معلم علم شریعت اور الٰہیات کے تھے دونون نے باہم اتفاق کرکے افریقہ کے جاہل گروہ ہونکو کہ کوہستان اطلس کے اس پار رہتے تھے تعلیم مذہبی کے حیلے سے اپنے قابو مین کرلیا اور اونکے ذریعہ سے ہر طرف اطراف پر قابض ہوگئے اور اونھون نے اپنا نام مرابطین کہا یعنی باہم سند وار اور مروجین مذہب بھی اپنے کو کہلایا۔ عبد اللہ کا لقب امیر مقرر ہوا بعد اوسکے ابوبکر نامی ایک شخص اونکے قائم مقام ہوے اور اونھون نے صحراے اطلس کو چھوڑکر افریقہ کے ملک فتح کرنے پر کمر باندھی اوسکے بنی عم یوسف بن تاشفین نے شہر فاس کو فتح کرکے ملک موریتانیہ یعنی مراکو پر قبضہ کیا اور سنہ ۱۰۷۳ء مین شمالی اور وسط افریقہ کے لوگون نے اونکی حکومت قبول کی۔ اسی عرصے مین ہسپانیہ کے اسلامی سلاطین نے جنکو عیسائی الفانسو نے تنگ کر رکھا تھا یوسف تاشفین کو اپنی مدد کے لیے طلب کیا یہ سنہ ۱۰۸۶ء مین حسب الطلب ابنار اسپانیہ کو عبور کرکے قریب بادہ جوز کے ایک مقام پر جسکو زلاگا کہتے ہین ماہ اکتوبر سنہ صدر مین نصارا کی فوج کو شکست فاش دی اسکے بعد اور اکثر فتوحات اسے نصیب ہوئین اور تھوڑے عرصہ مین بزور شمشیر اور تدبیر ممالک اسلامی اسپانیہ پر اپنا اقتدار اور اختیار جماکر کل سلاطین اسلامیہ کو اپنا مطیع اور تابعدار کرکے مراکو آگیا جسکا مذکور پہلے درج کتاب ہوچکا ہے القصہ یوسف سنہ ۱۱۰۶ء مین مراکو مین مرا اوسکے بعد اوسکا بیٹا علی قائم مقام ہوا علی نے

سنہ ۱۱۰۸ع مین پھر قسطلانی یعنی کشتائیلی فوج کو جسکا بادشاہ الفانسو تھا قریب اکلیس کے شکست دی - اور بعد مرنے الفانسو کے اوسکے بیٹے نابالغ ڈان سانچو نے اطاعت قبول کی پھر سنہ ۱۱۱۸ع مین شہر سرگوسشیہ بسبب غلبہ نصاریٰ کے مسلمانون کے قبضہ سے نکل گیا - اور اب ممالک شمالی اسپانیہ اہل اسلام کی عملداری سے ہمیشہ کے لیے جاتی رہی اس لیے کہ علی بن یوسف تاشفین سنہ ۱۱۴۳ع مین قضا کر گئے اور اونکے بیٹے تاشفین بن علی بسبب یورش فرقہ مہدویہ کے جو دار السلطنت مراکو پر حملہ آور ہوئے تھے مصروف رہے اور ملک اسپانیہ پر بالکل توجہ نکی یہان تک کہ فرنگستان کے عیسائی اکثر ملک اسپانیہ پر قابض ہوگئے اور اوسی محاصرہ سنہ ۱۱۴۵ع مین تاشفین بن علی نے انتقال کیا اوسکے بعد ابو اسحاق بن تاشفین کل ایک برس حکومت برائے نام کرکے سنہ ۱۱۴۶ع مطابق سنہ ۵۴۱ ہجری مین مہدویون کے ہاتھ سے قتل ہوے اور اونکے ملک پر مہدوی قابض ہوگئے یہ آخر بادشاہ مرابطین کے تھے جنکی حکومت سنہ ۱۰۹۹ع سے لیکر سنہ ۱۱۴۶ع تک رہی -

کیفیت مہدویہ کی مختصر یون ہی

نام انکا محمد بن عبداللہ اور بعض مورخ نے محمد ابن تومرت لکھا ہی حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے تھے اطراف سوس مین عشرہ کے دن سنہ ۴۸۵ھ مین پیدا ہوے کم عمری ہی مین بغرض طالب علمی قرطبہ آئے اور مصر کی سیر کی علوم دینی مکہ شریف اور مدینہ منورہ مین حاصل کیے وہان سے بغداد پہونچے تین برس امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے اور قریشی اور طرطوسی سے بھی علم حاصل کیا اور مورخین مغرب نے لکھا ہی کہ جن دنون امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نظامیہ

بغداد مین درس دیتے تھے اونھون نے ایک نوعمر طالب علم کو خلاف رواج
ایک سوتی ٹوپی پہنے ہوے دیکھا۔ پوچھا تم کون ہوا ور کس ملک کے رہنے والے
ہوا ونھون نے کہا کہ مین ارض مغرب شہر سوس کا ہون پھر امام صاحب نے
دریافت کیا کہ تم قرطبہ کے مدرسہ مین بھی رہی ہو جو دنیا مین تمام مدارس سے افضل
خیال کیا جاتا ہے۔ عرض کیا جی ہان اسکے بعد قرطبہ کے علما کے تمام دریافت
کیے اونھون نے بالتفصیل بیان کیے پھر فرمایا کہ تمنے میری کتاب احیاء العلوم بھی
دیکھی کہا جی ہان پھر فرمایا کہ اوسکی نسبت علماء قرطبہ کے کیا خیالات ہین طالبعلم
نے سر جھکا لیا جب امام نے اصرار کیا نوجوان نے کہا کہ اگرچہ اس امر کا اظہار کرنا
گستاخی ہے مگر بحکم الامر فوق الادب عرض کرتا ہون کہ علماے قرطبہ نے آپ کی
کتاب پر کفر و الحاد کا فتوی لگایا ہے اور اوس کتاب کو پھاڑ کر جلا دیا۔ اور
سبھون نے ملکر بادشاہ علی بن یوسف تاشفین کو اطلاع دی کہ یہان احیاء العلوم
بکثرت پھیلتی جاتی ہے اس سے مسلمانون کے عقائد کے بگڑ جانیکا اندیشہ ہے جسکا
یہ نتیجہ ہوا کہ بموجب حکم بادشاہ کے علاوہ قرطبہ کے مراکش مرینہ فاس قیروان
اور مغرب کے تمام شہرون مین احیاء العلوم جلا دی گئی۔ نوجوان کا یہ بیان
سنتے ہی امام کا چہرہ متغیر ہو گیا اور حالت جذب مین ہاتھ اپنے آسمان کیطرف
اوٹھا کر یہ بد دعا کی کہ بار الٰہی جس طرح بادشاہ نے میری کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے
کر کے برباد کیا اسی طرح اوسکی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تباہ کر جو کچھ
اوسی وراثت مین ملا ہے سب چھین لے عین اثناء بد دعا مین نوجوان
نے کہا کہ یا حضرت اتنا اور اضافہ فرما دیجیے کہ اسکی تکمیل میرے ہاتھ سے ہو

حضرت نے فرمایا کہ یا خدا وندا اسکی تکمیل اسی شخص کے ہاتھہ سے ہو طلبہ نے آمین کہی یہہ نوجوان طالب علم نہایت متقی اور پرہیزگار تھا اگر کسیکو خلاف شرع دیکھتا تو اوسکو فی الفور تنبیہ کرتا آزادی اوسکے فراج مین کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اجراے احکام شرعی مین نہ کسی بادشاہ کا کھٹکا تھا نہ عوام کا ڈر مکہ معظمہ سے اسی آزادی اور خودسری کی بدولت مصر پہونچا وہان بھی اسی طور کی صورتین پیش آئین آخر جبرًا و قہرًا وہان سے بھی شہر بدر ہونا پڑا اسفر مین بجز ایک چھڑی اور چھوٹے سے مشکیزہ کے اور کوئی چیز اوسکے پاس نتھی پھر یہ مصر سے اسکندریہ گیا اور وہانسے جہاز مین سوار ہوکر ۵۰۰ ہجری مین مہدیہ داخل ہوا جہاز مین اسکی شیرین بیانی اور نصائح دلپذیر نے اہل جہاز کو نہایت تاثیر بخشی کہ اہل جہاز پابند صوم و صلوٰۃ ہوگئے اور کوئی ایسا نہ تھا کہ تلاوت قران مین ناغہ کرتا مہدیہ مین اُن دنون یحیے بن تمیم بن معز کی حکومت تھی اسنے جاکر مسجد مین قیام کیا راہ گذرنے والون کو دیکھا کرتا جہان کسیکو خلاف شرع دیکھتا دست بگریبان ہوجاتا دو ہی تین دن مین بہت سی ڈھولکین پھاڑ ڈالین طبلے پاش پاش کیے قرنا اور تنبورے چھین کر زمین پر دے مارے شرابون کے خم چکنا چور کردیے غرضکہ سارے شہر مین ایک آفت مچادی اس باعث سے اوسکی تمام شہر مین شہرت ہوگئی ہزارون معتقد ہوگئے طلبہ نے آکر کچھہ استفادہ حاصل کیا جب امیر کو یہ حال معلوم ہوا بہت اعزاز سے بلوایا نہایت قدر و منزلت کی۔ اپنی حسن عقیدت ظاہر کرکے رخصت کیا یہ چند روز کے بعد مہدیہ چھوڑکر بجایہ پہونچا وہان بھی اوسکا یہ حال رہا کہ ایکدن حسب اتفاق

اسکا گذر ایک بستی میں ہوا کہ اوسکا نام ملالہ تھا وہان اوسنے ایک نوعمر لڑکے کو
دیکھا کمال محبت سے اوسکا نام پوچھا اوسنے کہا میرا نام عبدالمومن ہے نام کے
سنتے ہی اب اوسے دولت سلطنت ملنے کا یقین ہوگیا اس لیے کہ جس طرح
اسکو دینی فضائل کے حاصل کرنیکا شوق تھا اسی طرح دنیوی حکومت کا بھی
مادہ تھا اسکو ایام طالب علمی میں ایک کتاب علم جفر کی ملگئی تھی اوسکے ذریعہ
سے اسکو معلوم ہوا تھا کہ ایک شخص نسل بنی فاطمہ سے پیدا ہوگا جو لوگون
کو خدا کیطرف بلائیگا اور اوسکا دار الخلافت وہ مقام قرار پائیگا جسکے نام میں
ت - ی - م - ل - ن - ہونگے اور ایک شخص کی مدد سے جسکے نام میں ع - ب - د - م
و - ن - ہونگے وہ اپنی اغراض میں کامیابی حاصل کریگا ہمیشہ یہ اوسی شخص
کا متلاشی ہر جگہ رہتا تھا یہ وہی عبدالمومن ہے پوچھا آپ کا مکان کہان ہے
کہا کرنیا میں - کہا ارادہ کیا ہے کہا ارض مشرق کو جاتا ہون - کہا کیون
کہا علم کے شوق میں - محمد بن عبداللہ نے کہا کہ علم و فضل و دولت و ثروت
سب تمکو خدا نے دی ہے آؤ میرے ساتھ - اور اوسکو تمام امور سے واقف کردیا
اور یقین دلایا کہ تھوڑے عرصے میں تو بہت بڑا شہنشاہ ہونیوالا ہے غرضکہ
عبدالمومن اسکے ساتھ ہوگیا اسکے بعد عبداللہ شرالسی جو بڑا فقیہ اور حافظ
قرآن اور محدث تھا اور فصاحت اور بلاغت میں کوئی اسکا ہم پلہ نہ تھا
انکا شریک سفر و حضر ہوا ان تینون نے ملکی کارروائی شروع کی - شرالسی
بالکل گونگا بنا دیا کہ موقع پر اپنے علم و فضل و فصاحت اور بلاغت کو بطور
معجزے کے ظاہر کرے اور انسے اعانت کی کوشش کرکے بہت سے مرید

خوش وضع تنومند شکیل چن چن کر فراہم کیے اس مختصر جماعت کے ساتھ
لیجانی سے نکلکر شہر مراکش مین پہونچا شہر کے باہر ایک ویران مسجد مین اوترا
اور یہان وعظ شروع کیا اور خلاف شرع امور پر حکام کو لعن طعن کرنے لگا
بادشاہ وقت ابوحسن علی بن تاشفین نہایت نیک نفس تھا ایکدن کا ذکر
ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے ایسی حرکت کی کہ تمام شہر مین ہلڑ پڑ گیا اوس ایام مین ہان
یہ رسم تھی کہ شاہزادیان بسبب صحبت نصارا اسپین کم پردہ کرتی تھین اسی بنا
پر ابوحسن کی بہن گھوڑے پر سوار شہر کے گذری اسکو دیکھکر کب برداشت ہوتی
تھی کہ خلاف شرع بات کو گوارا کرے۔ اپنے مریدون کو لیکر عورتون کے
غول پر جھپٹ پڑا اور اکثر لونڈیون کو مار پیٹ کر زخمی کر دیا اور شہزادی کے
گھوڑے کو بھی ایک ڈنڈا مارا کہ وہ گھوڑے سے گر پڑی پھر شہزادی کو مارتا جاتا تھا
اور کہتا جاتا تھا کہ مسلمان عورتین اور یون بے پردہ سیر کرین۔ استغفر اللہ
غرضکہ یہ تو مار پیٹ کر چلدیا اور شہزادی کو لوگ اوٹھا کر محل سرا مین لیگئے
یہ خبر سارے شہر مین پھیل گئی اور لوگونکو اس جرات اور دلیری پر نہایت تعجب
گذرا اس واقعہ کے بعد جمعہ کے دن جامع مسجد مین پہونچا اور خاص اوس جگہ پر کھڑا
ہوا جہان بادشاہ نماز پڑھا کرتا تھا لوگون نے منع کیا تو اوسنے اونکی طرف
گھور کر دیکھا اور سنجیدگی کے لہجہ مین کہا کہ المساجد للہ یعنی مسجدین صرف اللہ
ہی کی ہین اور اوسنے تردید منہیات مین ایک پرجوش تقریر شروع کی تقریر
ہو ہی رہی تھی کہ بادشاہ آگیا لوگ آداب بجالائے اور یہ وہین بادشاہ کی
طرف سے منہ پھیر کر بیٹھا رہا بادشاہ نہایت حلیم الطبع تھا اوسنے دوسری جگہ

کھڑے ہوکر نماز پڑھ لی جب نماز سے فارغ ہوے تو محمد بن عبداللہ نے کھڑے ہوکر پہلے سلام علیک کی پھر کہنے لگا کہ اے بادشاہ رعیت پر جو ظلم ہوتے ہین اونکی خبر لے خدا کے یہان تجھے جواب دینا ہوگا یہ کہکر نہ چھوٹ سکیگا کہ مجھے خبر نہ تھی بادشاہ سمجھا کہ یہ کوئی عالم اہل غرض ہے جاتے وقت کہہ گیا کہ اس سے دریافت کرو جو کچھ اسکی غرض ہوگی پوری کردیجاویگی اسنے جوابًا بادشاہ کے پاس کہلا بھیجا کہ میری کوئی غرض دنیوی نہین فقط مسلمانون کی بھلائی چاہتا ہون اس واقعہ کے بعد بادشاہ کو اسکے حالات تشدد اور بہن کے زخمی ہونیکا اور سلطان کی مخالفت کا حال معلوم ہوا اسنے علما کو بلاکر حکم مناظرہ دیا۔ اور حسب الحکم محمد بن عبداللہ دربار شاہی مین حاضر ہوا قاضی ابن محمد رشید نے تقریر کی کہ تم ایسے بادشاہ کو جو نیک نفس پرہیزگار ہے برا بھلا کہتے پھرتے ہو اوسکے جواب مین محمد بن عبداللہ نے نہایت جرات اور فصاحت سے کہا یہ جو آپ پوچھتے ہین کہ بادشاہ کے خلاف شان کلمات مینے کہے یا نہین۔ ہان کہے اور بیشک کہے باقی رہا بادشاہ کا منصف پرہیزگار خداترس ہونا اسی قدر کافی ہے کہ اونسے تمھاری باتون پر اعتبار کرلیا ہے جو تم سب کہتے ہو اوسیکو سچ جانتا ہے خدا کے یہان وہی جواب دہ ہوگا نہ کہ تم قاضی صاحب کیا آپ نے نہین سنا کہ مسلمانونکی آبادی مین سور مارے مارے پھرتے ہین شراب علانیہ بک رہی ہے یتیمون کا مال ہضم اس تقریر نے اس قدر اثر کیا کہ بادشاہ نے آب دیدہ ہوکر ندامت سے سر جھکا لیا اور دلمین کہا کہ بیشک یہ سچ کہتا ہے تمام فقہا نے عرض کیا کہ اسکی باتون سے بوے بغاوت آتی ہے اور اس بات پر علانیہ

وہیں نے جو مصاحب خاص تھا ذور دیا اور کہا کہ اگر اسکا قتل خلاف مصلحت ہے تو حراست میں رکھا جاے مگر ایک وزیر نے کہا کہ یہ لوگ خود روٹیوں کو محتاج ہو رہے ہین سلطنت کو کیا نقصان پہونچا سکتے ہین انکی سزا یہ ہے کہ خارج البلد کر دیے جائین غرضکہ بادشاہ نے طوعًا و کرہًا اس بات کو منظور کر کے شہر مراکش سے نکالدیا یہ وہان سے نکلکر ایک چھوٹے سے شہر اغمات مین پہونچے وہان عبد الحق بن ابراہیم نے انکو صلاح دی کہ شہر اغمات مین آزادی سے رہکر اوسکی مخالفت نہ کرسکوگے تمکو مناسب ہے کہ کوہستانی قصبہ مین جو پہاڑونکے اندر واقع ہے وہان قیام کرو اوس گانون کا نام تین مل ہے تو محمد اوسکا نام سنتے ہی مارے خوشی کے اوچھل پڑا جب تین مل مین پہونچا تو اہل قصبہ نے نہایت تعظیم و تکریم سے اوتارا اور سکونت کے لیے اپنے مکان خالی کر دیے یہان وہ اکثر بادشاہ کے خلاف وعظ کیا کرتا تھا اسکی شہرت علم و فضل و زہد و تقوی کی لوگ سن سن کر دور سے آتے اور اوسکے شرف بیعت سے مشرف ہوتے ایک اوسکا یہ بھی اصول تھا کہ توانا اور تندرست اور نوجوان اور مالدار کو زیادہ اپنے حلقہ ارادت مین لیتا ایکدن اتفاقًا اوسنے حسب ذیل تقریر لوگون سے کہا کہ ہر سال خراج وصول کرنیکو بادشاہی غلام رومی افرنجی یہان آتے ہین اور وہ آتے ہی ہمین گھرون سے نکالکر ہماری عورتون کو بے عزت کرتے ہین اور یہ جو آپ بھورے اور زرد رنگ کے لڑکے دیکھتے ہین یہ سب وغیرہ ہی کی نسل سے ہین محمد نے نہایت جلیش سے کہا کہ واللہ اس زندگی سے تو موت اچھی ہے پھر پوچھا کہ اگر اس راہ مین کوئی تمھاری اوسی کرنا چاہے تو تم اوسکا ساتھ دوگے اونھون نے کہا کہ ساتھ دینا کیسا ہم

جان نثار کرنے کو موجود ہو جاوینگے بموجب اسکے حکم کے جب وہ غلام معمول کے
موافق یہان آئے تو اون سبکو گھر گھر شراب ین پلا کر بدمست کر دیا اور محمد
بن عبد اللہ کو خبر دی اوسنے فوراً حکم قتل عام کا دیدیا اور آن واحد مین سبکو
مار ڈالا۔ صرف ایک غلام نے بچکر دربار شاہی مین حال واقع کی اطلاع دی
اور کہا کہ محمد بن عبد اللہ کی سازش سے یہ قتل وقوع مین آیا ہے بادشاہ کو یہ
سنکر نہایت فکر پیدا ہوئی اور اپنی ناتجربہ کاری اور مالک بن وہب کی رائے
کے خلاف کرنے سے نہایت نادم ہوا اور فی الفور دس ہزار سوار اوس طرف
روانہ کیے محمد عبد اللہ نے مآل کار سمجھکر پہلے ہی سے یہ تجویز کر رکھی تھی کہ پہاڑون
کی گھاٹیون پر دونون طرف لوگون کو بٹھا دیا تھا جیسے ہی بادشاہ کی فوج
آئی پہاڑون کی چوٹیون پر سے پتھر مارنا شروع کر دیا اس حکمت سے دس ہزار
فوج پتھرون کے نیچے کچل کچل کر تباہ ہوگئی باقیماندہ نے بادشاہ کو اطلاع دی
آخر یہ تجویز ٹھہری کہ اب تم مل والون سے کچھہ مزاحمت نکیجا وے کہان تک
بغاوت کرینگے۔ تھوڑے عرصے کے بعد جب اوسکو بادشاہ کی یورش سے
اطمینان کامل ہوگیا تو اسکو یہ سوجھی کہ اس درے سے نکل کر بادشاہی شہرون پر
حملہ آور ہون اکدن اوسنے تمام لوگون کو بلا بھیجا جب سب جمع ہوگئے تو محمد
بن عبد اللہ کے اشارے سے وہی گونگا شراب ی ممبر پر جا کر کھڑا ہوا اور سبکی طرف
مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ اے مسلمانون آج تک مین گونگا تھا الحمد للہ کہ رات کو ایک
فرشتہ نے آکر میرا سینہ شق کرکے دل مین ایمان اور علم کو بھر دیا کل تک مین
ایک جاہل گونگا تھا آج خدا کی عنایت سے ایک زبردست عالم حافظ

قرآن شریف اور موطا امام مالک ہون اس فصیح تقریر اور اظہار کرامات نے صدق دل سے سبکو معتقد بنا دیا پھر مہدی نے کہا کہ الحمد للہ خدا نے آپ کو ہمارے لیے ہادی بھیجا ہے پھر اسنے پوچھا کہ میرے بارے مین آپ کیا فرماتے ہین اوسنے کہا کہ تم مہدی قائم بامر اللہ ہو جو کوئی تمھاری پیروی کرے وہ ناجی ہے اور جو تمھاری مخالفت کرے وہ ناری ہے اس جملہ نے اور بھی اعتقاد لوگون کا بڑھا دیا اور جو کچھہ لوگون کو فی الجملہ شبہات تھے وہ بھی دور ہو گئے اب محمد بن عبد اللہ نے لڑائی شروع کر دی اور دس ہزار کوہستانیون کی فوج عبد المومن اور عبد اللہ کے ہمراہ کر کے مراکش روانہ کی لڑائی مین فوج کو شکست فاش ہوئی اور عبد اللہ مراکش کی دیوارون کے نیچے مارا گیا اور عبد المومن مع چند رفقا کے تین مل کیطرف بھاگا یہان پہونچا بھی نہ تھا کہ محمد بن عبد اللہ کے تھکا کر نیکی خبر سن لی محمد کو مرنے سے پہلے اس شکست کی خبر ہو گئی تھی اوسنے قبل مرنیکے موجودہ لوگون کو بلا کر کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون میرا یہ پیغام عبد المومن سے کہدینا کہ میرے بعد دین کی تقویت کے لیے تمکو خدا نے میرا جانشین بنایا اور اوسکی اطاعت تمپر فرض ہے اور لڑائی مین شکست کا کچھہ مضایقہ نہین مگر خدا کی مرضی یہی ہے کہ آخر عبد المومن ہی کامیاب ہوگا عبد المومن کو اوسکے مرنے سے بڑا صدمہ ہوا مگر اوسکی وصیت پوری کرنے پر آمادہ رہا اور اوسکی نصیحت کا یہ نتیجہ ہوا کہ چند ہی روز مین سرزمین مغرب مین عبد المومن سے بڑا کوئی بادشاہ نہ تھا محمد بن عبد اللہ نے ۵۲۴ھ ہجری مین انتقال کیا اوسکے مرنیکے بعد عبد المومن خلیفہ مہدی نے ۵۲۱ھ مین ایک بڑے لشکر کے ساتھہ مرابطین سے لڑائی

کی اور بعد فتوحات متواترہ کے سنہ ۱۱۲۵ع مین - مراکو - اور فاس وغیرہ مہدویہ
کے قبضہ مین آگئے اور بلا شرکت غیرے کل افریقیہ پر قابض اور متصرف ہوگیا
تھوڑے عرصے کے بعد اسپانیہ کی فتح کا بھی خیال ہوا کہ اوسکو بھی ملحق ممالک
افریقیہ کرین اسی تہیہ مین تھا کہ سنہ ۱۱۶۳ع مطابق سنہ ۵۵۸ ہجری مین قضا کی
اوسکے بعد اوسکے بیٹے ابو یعقوب یوسف نے سنہ ۱۱۷۲ع مین آبناے اسپانیہ کو
عبور کر کے مقام سویلی مین ایک جامع مسجد بنوائی کہ وہ بالفعل کنیسہ فاتولیقی
مشہور ہے اور سنہ ۱۱۸۲ع مین الفانسو ہشتم بادشاہ قسطلان پر فتح پائی اور
سارا ملک تاخت و تاراج کر کے اور چند قلعون پر قبضہ کر کے افریقیہ مین آیا پھر
سنہ ۱۱۸۴ع مین دریاے شور کو عبور کر کے سانتارم کے قریب ملک پرتگال کے معرکہ
مین زخمی ہوا اور انھین زخمون کے سبب سے وہین انتقال کیا اوسکے بعد
ابو یوسف یعقوب اوسکا بیٹا جسکا لقب منصور تھا اوسکا قائم مقام ہوا - وہ
الجزایر سے دریا کی راہ سے اوترا اور قسطلان کے بادشاہ الفانسو نہم سے میدان الارکاس
مین بڑی لڑائی ہوئی جسمین الفانسو کی فوج کو شکست ہوئی بعد اوسکے ابو یوسف
نے وہان سے کوچ کر کے طولیڈو کا کہ دار الحکومت اون ممالک کا تھا محاصرہ کیا
اگرچہ ابو یوسف باوجود کوشش بلیغ کے اس شہر کو مسخر نہ کر سکا لیکن اوسکے
اطراف کے بڑے بڑے شہرون پر مثل میڈرڈ - اور گواڈالاکرا اوسکے قبضے مین
آگئے یہ ابو یوسف ماہ اگست سنہ ۱۱۹۹ع مین قضا کر گیا اسکے بعد بڑے نامور
اور لایق اور شجاع اور بڑی خوبی کے دو بادشاہ ہوے ایک محمد بن عبد اللہ
ملقب بہ الناصر دین اللہ آخر سلاطین مہدویہ سے ہین کہ تخت گاہ اور ممالک

اسپانیہ پر قابض ہوے بمجرد تخت نشینی کے قصد کیا کہ ممالک اسپانیہ جسکا بڑا حصہ
عیسائیان فرنگ نے اوسکے مورثون سے لیا تھا پھر اپنے قبضہ مین لاوے۔
اور اسی قصد سے مشہور ہے کہ کئی لاکھ آدمی اوسنے فراہم کیے۔ اور وہ افریقہ سے
سنہ ۱۲۱۱ع مین روانہ ہوا اور آبنائے اسپانیہ سے عبور کرکے اوس قلعہ جبال کے
سلسلہ پر لشکرگاہ کیا جسنے قطلان جدید کو کسٹیل سے جدا کیا ہے وہان
عیسائیون کیطرف سے یہ سامان ہوا کہ پوپ جو حضرت عیسی علیہ السلام کا جانشین
سمجھا جاتا ہے اور جسکا نام انوسنت سوم تھا عیسائی جہاد کا ذکر [illegible] وعظ کہا
جس سے سلاطین متفقہ کے لشکر تمام فرنگستان اور دیگر ممالک سے فراہم ہوے
لاکھون سے تعداد اونکی بڑھ گئی سخت گھمسان کی لڑائی ہوئی لیکن آخر کو فوج موحدیہ
کو شکست ہوکر یہ بسبب زوال سلطنت اسلامیہ کا ہوا۔ او محمد بن عبد اللہ [illegible]
مین سنہ ۱۲۱۳ع مین قضا کر گیا یوسف دوم ملقب ابو یعقوب محمد بن عبد اللہ کا بیٹا
گیارہ برس کی عمر مین باپ کی قائم مقام ہوا اسکی سلطنت مین برابر فتور اور فساد
رہا اور ماہ جنوری سنہ ۱۲۲۴ع مین قضا کر گیا اور اپنا کوئی وارث بھی نچھوڑا۔
دوسرا ابو الملک عبد الواحد اوسکا قائم مقام ہوا چند مہینے کے بعد ابو محمد
ملقب بہ العادل کے ہاتھ سے قتل ہوا جسنے خود دعوی سلطنت کیا مگر وہ
بھی ماہ اکتوبر سنہ ۱۲۲۷ع مین مقتول ہوا پھر ابو علی ملقب بہ المامون اوسکا قائم مقام
ہوا یہ برگشتہ بخت تھا افریقہ مین اوسکے اقارب مین سے یحیے نامی ایک شخص
بر سر جنگ تھا اور اسپانیہ مین ابن ہود نامی ایک چھوٹا سردار بنی [illegible] کا
ہوا جسنے اپنے کو سلطنت اسلامیہ اسپانیہ کا بادشاہ قرار دیا اور اوس [illegible]

کو ہمدویہ سے نکال لیا الغرض المامون ۱۲۳۲ء مین قضا کر گیا محمد قائم مقام المامون نے بیکار کوشش کی کہ اسپانیہ مین اپنا اقتدار پیدا کرے - اور اون ممالک سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوا اور سلطنت اسلامیہ اسپانیہ تین شخصون پر کہ مخالفین سے تھے تقسیم ہوگئی جمعیت بن زین نامی ایک شخص ولنشیا اور اوسکے حوالی پر قابض ہوگیا - ابن ہود کے آراکان آرد گان اور کچھ حصہ اندلس کے لوگون نے اطاعت کی محمد بن الاحمر مملکت جین اور اسکے حصہ غرناطہ یعنی گرناڈا پر ظالمانہ حکومت کرتا رہا - اور یہ تینون بھی باہم ایک دوسرے سے لڑتے رہے اور وہ تینون عیسائی بادشاہ فرنگ سے مغلوب ہوگئے کسی مین طاقت اونکے مقابلے کی نہ تھی - قرطبیہ کو کہ معتبر اور نامور دار الخلافت سلطنت اسلامیہ اسپانیہ کا تھا ماہ جون ۱۲۳۶ء مین عیسائیون نے لیلیا و لنشیا ماہ ستمبر ۱۲۳۸ء مین اہل اسلام کے ہاتھ سے نکل گیا و مینیا ۱۲۴۶ء مین مسلمانون سے نکل گیا ۱۲۴۸ء مین سارے قلعے دونون کنارے دریا گوادل کوہبر کے مسخر ہوگئے جو جین سے لیکر شہر سویلی کی دروازے تک تھے ایک بادشاہ غرناطہ کا بڑا نامی اہل اسلام کا محمد بن الاحمر اپنی ٹریٹی نامی سلطنت اسلامیہ لیلیا اسپانیہ مین ہوگیا جسنے اطاعت فرڈیننڈ سوم کی قبول کی اور فرڈیننڈ نے نامی شہر سویلی کو بھی

خلاصہ احوال سید یعنی سیڈو

منجملہ اون طوائف الملوکی کے جو ملک اندلس مین بعد خرابی خلافت خلفاء بنی امیہ کے واقع ہوئی ایک سپہ سالار نامی گرامی مشہور تھا جسکے قصے الوالعزمی کے اسپین مین زبان زد خلائق تھے وہ کون سیڈو یعنی سید کہ جسکا ذکر خالی از لطف نہین واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر کیا جاتا ہے -

جبکہ طوائف الملوکی کا بازار اندلس مین گرم تھا تو اوسی ایام مین فردیننڈ اول نے لیون اور کسٹائیل کو فتح کرکے اول شہر یاال ورگارنیٹ کو اپنے ملحق کردیا۔ اور پھر زاریگو۔ وسکو کوام واقع پرتگال کو فتح کرکے شامل کردیا لیکن انتقال کے وقت تمام ریاست کو تین بیٹے اور دو بیٹیونکی تقسیم کرنے مین سخت غلطی کھائی جسکی وجہ سے اوس علاقہ مین عرصہ دراز تک خانہ جنگیان ہوتی رہین آخر الفانسو پنجم نے اوس بکھرے ہوے شیرازہ کو پھر ایک جا جمع کیا اوس وقت سے آج تک مسیحی روز بروز ترقی کرتے رہے اوسی وقت مین یعنی الفانسو کے عہد مین سڈ یعنی سید مذکور قومی نامور گذرا ہے جسکا اصلی نام راڈری گوڈیا ز آف دیوار تھا اور جسکو مورخ سید المواضع سے موسوم کرتے ہین۔ مورخون مین اختلاف ہے بعض اوسکو نہایت متصف باوصاف حمیدہ لکھتے ہین اور بعض لکھتے ہین کہ یہ کوئی نامور بہادر نہ تھا بلکہ ایک رہزن دغاباز سفاک تھا اور موری اوسکی محض بھاٹون کی جودت طبع ہے اصل یہ ہے کہ وہ گو کل عیوب سے مبرا نہ تھا بلکہ بعض اوقات خطائین بھی اوس سے بمقتضاے بشریت سرزد ہوتی تھین مگر وہ ایک مضبوط بہادر اور جویای جاہ و جلال تھا جس طرح عیسائیون کی طرف سے مسلمانون سے لڑتا اوسی طرح مسلمانون کیطرف سے عیسائیون سے مسجد ہو یا گرجا اوسکو کسی شے کو تباہ کرنے مین دریغ نہ تھا بشرطیکہ اوسے مال غنیمت ہاتھ آتا سنہ ۱۰۶۶ ع مین بیس برس کی عمر مین اوسنے نمود حاصل کی جلسیا اور نادار کی لڑائی مین ایک نامور شجاع کو مار کر المواضع کا خطاب حاصل کیا اور تھوڑے عرصے مین افواج کسٹائیل کا سپہ سالار ہو گیا اسی اثنا مین

شاہ ناوار یعنی سانکو کے ساتھ ہو کر اوسکے بھائی الفانسو شاہ لیون کو مغلوب
اور مقید کر لیا آخر سانکو ویلی بوڈ کے ہاتھ سے زامورہ کی فصیل کے نیچے
قتل ہوا اور پھر الفانسو جسکو سید نے بعد قید کے جلاوطن کیا تھا تخت نشین
ہوا الفانسو نے پہلے اسکی نہایت خاطر کی بلکہ اپنی چچازاد بہن کی بیٹی سے
شادی بھی کردی مگر بعد کو حاسدون کے بہکانے سے اور گذشتہ جلاوطنی
کے شدائد یاد آنے سے سید کا مخالف ہو گیا اور آخر کو یہ حکم دیدیا کہ سید نو دن
کے عرصہ مین شہر بدر ہو جاے ورنہ سزاے موت کا سزاوار ہوگا سید ساٹھ
آدمیون کے ساتھ پہلے برگوز گیا جب وہان جگہ نہین پائی تو بوساڈہ گیا اب
وہان اوسکی مدت کے تین دن باقی رہ گئے تھے چھ دن گذر گئے تھے۔
اسکے بعد سید نے الفانسو کی حد سے نکلکر شاہ زاراگوزا مسلمان کی ملازمت
اختیار کی اور اوسکی طرف سے اراگون علاقہ الفانسو پر حملہ کر کے شکست
ریاست کوتہ دبا رکھا پھر اوسنے کونیٹ بارسلونا کو شکست فاش دیکر شاہ زارا
گوزہ کا حلقہ بگوش بنایا اور اوسکی طرف سے ولنشیا کا محافظ مقرر ہوا۔
اور یہ شرط ٹھہری کہ قلعہ جات ملحق کو مطیع رکھے اور جو کچھ خراج دیتے چلے
آئے ہین وہ شاہ یحیی کو بھی دین اور ولنشیا مین سکونت اختیار کرے اور
لوٹ مار سے بچے اسکی اور عہدنامہ جانبین سے تحریر ہوا اسلیے ولنشیا اوسکا اب
اعلے منصب ہے متمکن ہوتے ہی قرب وجوار کی ریاستون پر اغار شروع کر دی
جدھر گیا مظفر و منصور جس طرف رخ کیا فتح و نصرت ہمرکاب پھر ۱۰۸۷ع
مین الفانسو نے ازراہ مکر سید کو عفو جرائم گذشتہ کر کے واپس بلالیا۔ اور

حکم دیا کہ قلعہ جات مقبوضات سابقہ ملینگے اور آیندہ سید کے فتوحات
خود بادشاہ کے فتوحات خیال کیے جائینگے۔ گویا اسکو شہزادہ خود مختار تسلیم
کیا جب ہو نت کہ سید شمالی علاقہ جات کے تاخت تاراج مین مصروف تھا۔
الفانسو نے فرصت غنیمت جانکر ویلنشیا پر قبضہ کر لیا جب سید نے سنا تو
الفانسو کے علاقہ جات کو تباہ اور برباد اور خاک سیاہ کرتا ہوا ویلنشیا
مین آیا۔ تو شہر پناہ بند تھا مگر نو مہینے تک محاصرہ کر کے ویلنشیا فتح کر لیا
بعد فتح کے اسنے اکثر کو آگ سی جلا دیا اور کوئی دقیقہ لوٹ مار کا باقی نہ رکھا
اور ویلنشیا کا خود مختار بادشاہ بنکر ریاستہاے قرب و جوار سے زر کثیر بطور
خراج سالانہ مقرر کیا۔ چنانچہ خاص ویلنشیا سے ایک لاکھ بیس ہزار اشرفیان
والی البراسن سے دس ہزار۔ اور ولیعہد البوپٹ سے دس ہزار اور حاکم
ملوڑلو سے چھ ہزار لیتا تھا اور اسنے نہایت دلجمعی سے سینٹ پڑروسی جہان
پہلے اپنے اہل و عیال چھوڑ آیا تھا بلوا لیے اب اسکو غرور نے لیا۔ اکثر یہ کہا
کرتا تھا کہ ایک راڈرک نے سلطنت مسلمانون کو دی دوسرا لے لیگا۔ اسی عرصہ
مین یوسف تاشفین نے ویلنشیا کو آگھیرا۔ سید مسلح میدان کارزار کو سوار
کیے باب العفی سے سید مع لشکر مرابطون کیطرف چلا جب انھون نے سید کا
لشکر آتے ہوے دیکھا تو جلدی جلدی گھوڑونپر زین رکھکر مقابلہ کو آئے اور جنگ
ہونے لگی۔ آخر بعد لڑائی کے مرابطون کو پسپا ہونا پڑا مورخ لکھتا ہے کہ اسی
گیرودار مین تعاقب کے وقت شاہ یوسف اسکے سامنے آگیا اور تین مرتبہ
سید نے اوسپر وار کیا مگر یوسف نے وار خالی دیا غرضکہ اس کشت و خون

مین یوسف کے پچاس ہزار فوج مین سے کل پندرہ ہزار بچے اور یوسف نے
قلعہ گابرہ مین پناہ لی پھر اطمینان سے یوسف تاشفین نے فوج تازہ دم
کو جمع کرکے ازسرنو ویلنشیا کا محاصرہ کیا اور سید نے اوسی طرح سے مقابلہ کیا
بالآخر اوسکو شکست فاش ہوئی اور اسی صدمہ سے سید خود درے اسنہ مذکور مین مرگیا
اوسکے وفادار ونے عین معرکے مین سید کی لاش کو ٹونگا گھوڑے پر ایسے طرح باندھا
کہ وہ زندہ معلوم ہوتا تھا اور تلوار بقبضہ کرکے مع پانچہزار مسلح جوانون کے
خدم و حشم سے آہستہ آہستہ شہر کے باہر نکلکر محاصرین کے درمیان سے بے تکلف
گذرتے ہوے کسٹائیل کی سڑک پر چلے گئے اوسکے بہت دیر کے بعد مسلمانون
کو اس سوانگ اور اوسکے انتقال کی خبر معلوم ہوئی تو نہایت متعجب ہوے

خاندان بنی نصر غرناطہ یعنی گرانڈا

بنو مہدی جو ایک متقشف اور موحد فرقہ تھا جب افریقیہ مین سلاطین مراکو مغلوب
اور مستاصل کرچکے تو اس صوبہ کے فتح اور الحاق کیطرف متوجہ ہوے کہ اپنے پیشرو
مغلوب کا پورا پورا قائم مقام ہو یہان سلطنت کی یہ حالت تھی کہ مدت سے
مرحوم مغفور ہوچکی تھی اور اجزای منفرد باقیہ یعنی شہزادگان خودسر آپس مین
دلی کاوشین رکھتے تھے۔ اور فساد پر تلے بیٹھے تھے یہ فتوحات کے باعث
ہوے پہلے ۱۱۴۵ع مین بنی مہدی الجیرس پر قابض ہوے پھر ۱۱۴۶ع مین
سیویل اور مالگا پر پھر چار برس کا عرصہ نہ گذرا ہوگا کہ قرطبہ اور باقی اضلاع
شمالیہ پر متصرف ہوگئے۔ اگرچہ بعض عامل کچھ سرکشی پر اڑے رہے مگر اس قدر
فوج کے روبرو اونکی حقیقت ہی کیا تھی رفتہ رفتہ سب مطیع ہوگئے۔ بنو مہدی

نے گو اندلس کو فتح اور ملحق کیا - مگر دار القرار کبھی نہین سمجھا ہمیشہ افریقیہ مین بیٹھکر حکمرانی کی - مراکو سے دوسرے یا تیسرے سال کوئی سردار مع فوج اتفاقیہ عند الضرورت آتا اور مسیحیون کی سرکوبی کرکے چلا جاتا چنانچہ ۱۱۹۵ع مین مسیحیون کو الارکوس کے میدان مین جو بازاجورا کے قریب ہے بھاری شکست دی ہزارون مسیحی کام آئے اور مسلمانون کے ہاتھ بے انتہا مال غنیمت آیا لیکن ۱۲۱۲ع مین لاس ناواس کے میدان مین مسلمانونکو شکست ہوئی اور باوجودیکہ مسیحی بھی بہت قتل ہوے لیکن مسلمانون کی چھ لاکھ فوج مین سے معدودی چند جان بچا کر بھاگے اور باقی شہید ہوے اس خبر کے مشتہر ہوتے ہی یہ حالت ہوئی کہ شہر شہر مسیحیون کے قبضہ مین آنے لگے اور دولت موحدین کو زوال شروع ہو گیا ادھر اہل اندلس بھی حکومت کے دور تسلسل سے تنگ آ کر بار حکومت جسمین اب کچھ جدت باقی نہ رہی تھی زمین پر پٹکنا چاہا اور ۱۲۳۰ع مین بالکل سبکدوش اور مطلق العنان ہو گئے اوسمین سے ایک سردار عربی ابن ہود نے ایوان حکومت کو خالی پاکر قبضہ کر لیا اور ملک کے بیشتر جنوبی حصون پر حکومت شروع کر دی آخر اوسکے انتقال پر ۱۲۳۸ع مین عنان حکومت چکر کھاتے بنو نصر فرمانروایان غرناطہ کے ہاتھ مین آگئی - اور ابن الاحمر آخری بادشاہ بنو نصر کا ہوا - اسکا عہد اندلس مین مسلمانون کی بزم آخری تھی - کیونکہ اب اونکے قبضے مین ملک کا کم حصہ باقی رہگیا تھا ۱۲۳۰ع سے لیکر ۱۲۶۰ع کے درمیان فردی نینڈ ثالث والی کشتائیل اور جیمی - اول والی اراگون نے بلاد ولنشیا - اور مرشیہ - اور سوائیل فتح

لیے گئے اوسکو کم اور کمتر کر دیا اب بنو نصر کے قبضہ مین اوسی قدر ملک رہگیا
جو صوبہ غرناطہ کے متعلق تھا یعنی وہ اضلاع جو کوہستان سرا نیٹی ڈا کے
قریب اور ساحل سمندر پر ایلریا۔ اور جبل طارق کے واقع ہین باقی رہگیا
اس تھوڑے سے محدود ملک پر مسلمانون کی قسمت مین اور دو سو پچاس
برس حکومت کرنا لکھا تھا اور وہ امصار مغلوبہ ریاستہای اسلام کے باشندے
جو عیسائیون کے ظلم سے از بس متنفر تھے سلطان غرناطہ کی خدمت مین جمع ہو گئے
کیونکہ اب سوا اوسکے ملک مین کوئی مسلمان بادشاہ باقی نہین رہا تھا۔
ویلنشیا سے ۵۰ ہزار اور سوا ئیل و زیرس کھنڈا سے ایک لاکھ مسلمان مہاجر
ہوکر ظل سلطانی مین پناہ لی لیکن با اینہمہ شور و شر ابن الاحمر والی
غرناطہ کو تاج کسٹائیل کا باجگزار ہونا پڑا ہر چند کہ وہ نہایت دلیر اور اولوالعزم
تھا ایک وقت گو اوسنے اپنے آپ کو اس کمند عنایت سے آزاد ہونیکی کوشش
بھی کی یعنی بعد مرنے فرڈی نینڈ کے الفانسو دہم اوسکے بیٹے کے عہد مین بھی
لڑا مگر ہوتا ہی کیا ہو اسلیئے کہ تمام اسپینیا پر مسیحی قابض تھے۔ کامیاب نہوے
بعدہ مسیحیون نے پھر غرناطہ کیطرف منہ نہین کیا بلکہ اوسکو اپنی حالت پر
چھوڑکر مقبوضہ اضلاع کے نظم و نسق مین مصروف ہوے اور ۱۲۶۶ء مین
پھر ایک عہد نامہ موقت ہوا جس سے لڑائی چند سے کے واسطے موقوف
رہی محمد بن الاحمر ماہ جنوری ۱۲۷۳ء مین قضا کر گیا۔
بعد انتقال محمد بن الاحمر اوسکا بیٹا محمد دوم جانشین ہوا اسکے عہد مین ابن
یوسف بادشاہ فارس اور مراکو نے پھر قصد اپنے اقتدار بڑھانے کا ممالک

اسپانیہ مین کیا اور سنہ ۱۲۷۵ع مین بڑے لشکر کے ساتھ آبنائے اسپانیہ کو عبور کرکے اسپانیہ کے کنارے پر ٹھہر کر معرکہ جنگ درمیان محمد دوم اور ابن یوسف کے گرم ہوا اس معرکہ مین تھوڑی سی کامیابی ابن یوسف کو ہوئی لیکن آخرش شکست فاش ہوئی۔ اور اپنے ملک کو پھر گیا اب محمد دوم نے قصد کیا کہ جو ملک اونکے باپ کے عہد مین عیسائیون نے لیا تھا اونسے نکال لے لیکن ناکام رہا سنہ ۱۳۰۲ع مین اوسنے انتقال کیا اوسکا بیٹا محمد سوم باپ کا قائم مقام ہوا مگر زمانہ نے اوسکے ساتھ ناموافقت کی اوسکی عملداری مین دو جگہ بغاوت ہوئی۔ یعنی گولس مین اور المیریا مین۔ اس فتنہ و فساد کی فکر مین مصروف تھا کہ عیسائیون نے اوسکے ملک پر یورش کی۔ حتی المقدور وہ مقابلہ کرتا رہا آخرش قلعہ اور شہر جبل الطارق کہ اب جبل جبرالٹر کہلاتا ہے۔ عیسائیون نے اوسکی فوج سے چھین لیا سنہ ۱۳۰۹ع مین المیریا پر بادشاہ ارگان نے جو قبضہ کیا تھا اوسکے استرداد کیواسطے گیا لیکن ناکام رہا اور اپنی دارالسلطنہ مین واپس آیا لوگ اوس سے ناراض ہوئے اور وہ حکومت سے مستعفی ہوا۔ اوسکا بھائی ناصر بادشاہ ہوا ابتدائی سلطنت ناصر کی بہت اچھی تھی مملکت المیریا اہل فرنگ سے پھر چھین لیے جبوطہ کہ افریقیون کے قبضے مین تھا اور جب سے جبل الطارق پر عیسائیون نے قبضہ کیا وہی آبنائے اسپانیہ کی کنجی تھی لے لیا۔ اور سنہ ۱۳۱۴ع مین جنھون نے کہ ناصر کو تخت نشین کیا تھا اوس سے پھر گئے اسمٰعیل بن فرج کو بادشاہ کیا۔ ناصر لڑنے پر آمادہ ہوا۔ آخرش ناصر کو شکست ہوئی اور اوسنے سلطنت ترک کی اسمٰعیل فرج کو ایک سلطانی خاندان کا شاہزادہ

تھا جسکی کنیت ابوالولید تھی اور وہ بڑا شجاع اور مدبر اور سلطنت کے لائق تھا
اوسنے تخت نشین کیا اور ۱۳۱۶ء مین اوسکو بڑی فتح عیسائیون کی فوج پر حاصل
ہوئی جسکی سپہ سالاری خود پدرو بادشاہ قسطلان اور اوسکے چچا مسمے اجان
نے کی تھی اور وہ دونون میدان جنگ مین مارے گئے ممالک مارطاس اور
بوزا اوسکے قبضے مین آئے اور شرقی حاد وسکے ممالک کی بہت بڑھ گئی باہمہ
اوسکو اندرونی دشمنون سے نجات نہ ملی ؎
محمد نامی کہ ایک شاہزادہ اوسی خاندان سے تھا کچھہ تنگ ہوگئی اوسنے قسم کھائی
کہ مین اوسکا بدلا لونگا ۱۳۲۵ء مین ایکدن وہ مع اپنے وزیر کے قصر الحمرہ کے
صحن مین چہل قدمی کرتا تھا محمد چند اشخاص کو لیکر وہان گھس گیا اور بادشاہ
اور وزیر دونون کو قتل کیا اسمعیل کے قتل کے بعد اوسکا بیٹا محمد چہارم امرا کے
اتفاق سے بادشاہ ہوا - اسکے شروع سلطنت مین کچھہ فتنہ اور فساد پیدا ہوا
عثمان نامی ایک شخص کہ کپتان اسکے باڈی گارڈ کی فوج کا تھا اوسنے غدر
کردیا اور محمد بن فرج کو بادشاہ مشہور کیا ۱۳۲۷ء مین قسطلانیون نے ویرا
اور البیریا اور بعضے اور قلعون پر قبضہ کرلیا - محمد چہارم بذات خود اس فتنہ
کے دور کرنے کے لیے نکلا لیکن اوسکو شکست ہوئی اور اوسکی فوج منتشر ہوگئی
اور عثمان بلوائی کہ خاندان فاس و مراکو سے تھا اوسکو افریقیہ سے مدد پہونچی
اور اوسنے الجزائرا اور ماربیلا اور رونڈا پر بھی قبضہ کرلیا مگر آخر ایام اوسکی سلطنت
مین کچھہ بخت مساعد ہوا ۱۳۳۱ء مین بڑے شہر نامی اور معتبر کو ظاہر عیسائیون
سے لیلیا اور اوسی سال جبرالٹر پھر لے لیا اور ۱۳۳۳ء مین سارے بلوائیون کو

مطیع کرلیا۔ لیکن ۱۳۳۳ء مین محمد چہارم ابو الحسن بادشاہ فاس و مراکو کی
دوستانہ ملاقات کے واسطے افریقہ مین جانیوالا تھا دریاے شور کے عبور کے
قصد سے جبرالٹر مین تھا کہ وہان اوسکو دشمنون نے قتل کیا ابو الحجاج
یوسف محمد چہارم کا بھائی کہ اوس عرصہ مین دار السلطنت غرناطہ مین تھا
فوراً بادشاہ مشہور کیا گیا۔ موءرخین عرب کی راے ہی کہ یوسف بڑا صلح جو محب
وطن رفاہ خواہ عام بڑا دانشمند اور لائق بادشاہ کہ مثل اوسکے سلاطین
غرناطہ مین دوسرا بادشاہ نہین ہوا اوسنے اپنی سلطنت مین بڑی کوشش اور
انتظام محکمہ جات عدالت مین کی صنائع اور حرفت ثقیل و مفید علوم ہنرونکو بڑی
ترقی دی اوسکی سلطنت کی زمانہ مین ابو الحسن بادشاہ فاس اور مراکو نے بڑی
آخری کوشش کی کہ وسط ممالک اسپانیہ مین جہان عیسائیون کا قبضہ ہو گیا
تھا پھر اسلام کا جھنڈا اوڑادے مگر وہ اس کوشش مین ناکام رہا۔ ماہ
اکتوبر ۱۳۴۰ع مین دریاے سالاڈو کے کنارے قریب طریفا کے ابو الحسن کی
فوج سے اور پرتگال و قسطلان کی فوج سے بڑی جمگھٹ لڑائی رہی لیکن آخرش
ابو الحسن کے لشکر کو شکست ہوئی اور عیسائیون کو اسمین بہت غنیمت ہاتھ
آئی ۱۳۴۴ع مین مملکت الجزائر سلطنت غرناطہ کی عیسائیون نے مسخر کرلی اور ۱۳۴۸ع
مین اوسکی معتبر معمورات اوس سلطنت کے چھین لیے جس سے اوس سلطنت کی سرحد
بہت تنگ ہوگئی یوسف ابو الحجاج مثل اپنے پیشینیون کے قتل کیا گیا ماہ ستمبر
۱۳۵۴ع مین جامع مسجد مین نماز پڑھتا تھا ایک مجنون آدمی نے اوسکو قتل کرڈالا
محمد پنجم یوسف کا بڑا بیٹا اپنے باپ کا قائم مقام ہوا اوسکی طبیعت بھی صلح جوئی

اور رفاہ عام مثل باپ کے تھی رفاہ عام سے تمام خاص مالداروں کو کسی قدر
نقصان پہونچتا ہی اس سبب سے بعض چھوٹے چھوٹے رئیس محمد نجیم کے دشمن
ہو گئے اور ۱۳۵۹ء میں قصر سلطانی میں دفعتہً گھس گئے اور سپاہ محافظین ذاتی
کو بادشاہ کے قتل کر کے شورش کی محمد نجیم کو اس ہنگامہ میں موقع ملا اور کسی
طرح سے نکل بھاگا باغیوں نے جب قصر شاہی کو خالی پایا فوراً اسمعیل بن یوسف
کو تخت نشین کر کے بادشاہ مشہور کیا۔ اسمعیل دوم مشکل تمام فتنہ پردازوں کے
فساد سے صرف ایک برس بادشاہ رہا ابوسعید اوسکے امراؤں میں سے جسنے
پہلے اوسکے بادشاہ ہونے میں مدد کی تھی خود اوس سے باغی ہو گیا اور
قصر الحمرا میں اوسکو قید کر لیا اور ماہ جولائی سنہ ۱۳۶۰ء میں اوسکو قتل کر کے
خود تخت پر بیٹھ گیا لیکن اس غصب سے وہ بھی بہت دنوں منتفع نہوا پدرو قسطلان
کا بادشاہ ابوسعید سے لڑنے پر آمادہ ہوا اور خاص اوسی وقت میں محمد نجیم
لشکر فراہم کر رہا تھا کہ غاصب سے اپنے ملک کو واپس لے۔ غاصب نے دیکھا کہ
دونوں طرف سے سرپار ہونا مشکل ہے اسلیے اوسنے پدرو کے پاس تحفے
ہدیے بھیجے کہ جسمیں پدرو راضی ہو اور عہدنامہ چاہا۔ پدرو نے سویلی میں
اس معاہدہ کے انجام کے لیے ابوسعید کی دعوت کی اور جب وہ دعوت
میں گیا اوسکو گرفتار کیا اور مار ڈالا۔ الغرض محمد نجیم دوبارہ تخت نشین ہوا
تھوڑی سی زحمت اوسکو بلوے سے پھر ہوئی لیکن اوسنے انسداد کیا بعد
اسکے سنہ ۱۳۹۱ء میں محمد نجیم نے قضا کی۔ یوسف دوم اوسکا بیٹا باپ کے قائم مقام
ہوا اوسکی کنیت ابوعبداللہ تھی خود اوسکے ایک بیٹے نے بلوہ کیا کہ باپ چارا

عیسائیون کا دوست ہے اوسکا نام محمد تھا لیکن عوام کے بلوے سے
بھگیا بعد اوسکے بلوہ فرو ہوگیا۔ الغرض یوسف دوم نے مملکت مرسیا کو
تاراج کیا مگر اوس سے کچھ منتفع نہ ہوا ۱۳۹۴ع مین عیسائی رئیس جسکو
گرانڈ ماسٹر آف الکنتارا کہتے تھے مین ایک رسالہ سوارون کے ساتھ غرناطہ
کے دروازون تک پہونچ گیا یوسف نے اس حملے کے دور کرنے مین
بڑی بہادری دکھلائی۔ بڑی لڑائی ہوئی جسمین وہ گرانڈ ماسٹر مارا گیا اور
سوار لڑائی اوسکے کر یوسف کی عاقلانہ تدبیر سے گھر گئے تھے
مارے گئے اور بہت غنیمت ہاتھ آئی یوسف دوم ۱۳۹۵ع مین قضا
کر گیا مجرد اوسکے قضا کرنے کے اوسکا بیٹا جسنے بلوہ کیا تھا تخت پر
بیٹھا اور ملک پر قبضہ کر لیا اور بنام محمد ششم کے ملقب ہوا اور اپنے
بڑے بھائی کو جسکا نام یوسف تھا قید کیا اول سال اوسکی بادشاہت
کا مدار صلح پر تھا۔ عیسائیون سے ملت کر لی بلکہ ہنری کوئی سوم کی ملاقات
کو تولیڈو گیا تھا لیکن بسبب بدنظمی قلعداران سرحدی کے دونون
طرف لڑائی شروع ہوگئی ۱۴۰۶ع مسلمانون نے مملکت آیامانٹی کو مسخر کر لیا اور
اوسکے دوسرے سال عیسائیونکے تھوڑے لشکر کو شکست دی لیکن عیسائیون
نے اسکے بدلے مین ۱۴۰۷ع مین زاہرہ وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ محمد ششم ۱۴۰۸ع
مین مر گیا یوسف سوم اوسکا بھائی جو کہ قید مین تھا بادشاہ ہوا اوسنے
چودہ برس صلح کے ساتھ سلطنت کی اور ۱۴۲۳ع مین مر گیا
بعد اوسکے اوسکا بیٹا محمد ہفتم بادشاہ ہوا اوسکی اول

کوشش یہ ہوئی کہ عیسائیون سے عہد نامہ جدید کر لیا اس سے لوگ ناخوش
ہوئے دوسرے یہ کہ وہ بہت غصہ ور تھا تیسرے یہ کہ لڑنے کھیل کود کی
ممانعت کی اس سبب سے ۱۳۲۲ع مین مفسدون نے بلوہ کیا قصر سلطانی
مین گھس آئے اس ہنگامہ مین اوسکو موقع ملا اور جان بچا کر بھاگا اور
ٹونس پہونچا جہان اوسکے قرابت مند حاکم تھے محمد ہشتم کو لوگون نے
تخت نشین کیا دوسرے سال محمد ہفتم بادشاہ ٹونس کی مدد سے بڑی فوج
کے ساتھ اندلس پہونچا اور قصر سلطانی کو گھیر لیا محمد ہشتم کو پکڑا اور ۱۳۲۳ع
مین اوسکو قتل کر ڈالا اور پھر بادشاہ بن بیٹھا مگر یوسف بن احمد غرناطہ کے
پہلے بادشاہ کے بیٹے جان دوم عیسائی بادشاہ قسطلان سے مدد لیکر
بڑی فوج کے ساتھ آیا۔ اور محمد ہفتم کو شکست دی دوسری مرتبہ بادشاہی سے
معزول کیا اور اوسنے بھاگ کر ملاگا مین پناہ لی یہ واقعہ ۱۳۳۵ع مین ہوا
یوسف چہارم بلا مزاحمت قصر شاہی مین داخل ہوا اور بادشاہ ہوا چھ مہینے
بادشاہت کرکے مرگیا پھر محمد ہفتم تیسری مرتبہ بادشاہ ہوا اس مرتبہ بھی وہ
آسائش سے بادشاہت نکرسکا اوسکے ایک بھتیجے محمد بن عثمان نے غدر
کرکے ۱۳۴۵ع مین قصر الحمرا کو گھیر لیا اور محمد ہفتم کو قید کیا جہان بقیہ عمر
اوسنے بسر کی اور خود بنام محمد نہم مشہور ہوا اس بادشاہ کو بھی اطمینان و
آسایش نصیب نہ ہوئی ایک شخص محمد بن اسمٰعیل نے عیسائی بادشاہ قسطلان
سے مدد لیکر ایک قلعہ کو مسخر کیا اوسکی مدافعت مین محمد نہم نے بہت کوشش
کی لیکن بیکار تھی آخرش جب محمد بن اسمعیل کو اور عیسائی بادشاہ سے

مدد نہیں پہنچی تو اوسنے غرناطہ کا محاصرہ کیا اور محمد ہشتم کو شکست دیکر اوسپر قابض
ہوگیا محمد ہشتم بھاگا اور محمد بن اسمعیل محمد دہم کے لقب سے ۱۴۵۴ء مین بادشاہ
غرناطہ ہوا اوسنے اکیس برس آسایش سے حکومت کی اسکے عہد مین بلوے
نہین ہوئے لیکن روز بروز اوس کا ملک برابر کم ہوتا گیا اور عیسائیون
نے جبل الطارق یعنی جبرالٹر اور ازکیدونا پر قبضہ کرلیا اور سارے ممالک
متوسطہ کو مغلوب کیا اور روز بروز سرحدی ممالک کے نکل جانے سے اہل اسلام
کے ممالک بہت کم ہوگئے - ایک عہدنامہ مصالحت کا ۱۴۶۱ء مین مابین
بادشاہ غرناطہ - اور عیسائی بادشاہ قشتلان یعنی کسٹیل کے منعقد ہوا اس شرط
پر کہ اول باطاعت وتابعداری بادشاہ رہے اور بارہ ہزار ڈاگیہ یعنی اشرفی
سالانہ خراج دے اور علاوہ اسکے قلعہ جبل الطارق - اور البجیرا اس سے لیکر اپنے
قبضہ مین کیا - نتیجہ اسکے پھر کوئی فتنہ وفساد اس عرصے مین نہ ہوا پھر تو نئی نصر
نے دلجمعی سے علوم وفنون کی ترقی اور تہذیب وشائستگی کی اشاعت کی تھوڑے
عرصہ مین غرناطہ بلحاظ اس علمی اور کسبی کمالات کے رشک قرطبہ بنگیا اوسکے
عالیشان اور خوبصورت عمارتین مثل قصر الحمرہ بدیع المثال وراعجوبہ صنائع
کے سبب سے مشہور آفاق ہوگئین جنکا مشتے نمونہ از خروارے سفرنامہ مین درج
ہوگا بالجملہ محمد دہم ۱۴۶۶ء مین قضا کرگیا - اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا ملا علی
ابو الحسن اپنے باپ کا قائم مقام ہوا ۱۴۶۹ء قریب شاہ فردی نینڈ اور ملکہ
النیرہ کے عقد نکاح سے کسٹائیل ور آراگون کی سلطنت متحد ہوگئی اوسوقت
ابو الحسن المعروف بہ لوی علی جو غرناطہ کا جنگجو اور تیز مزاج شہزادہ تھا دربارہ

دربارۂ ادای خراج سالانہ جواب صاف دیا کہ خراج دینے والے تو عدم آباد گئے ہماری دار الضرب مین تو بجاے اشرفیون کے صرف خون آشام تلوارین ہین- اور اسی قول کی تائید مین تاخت وتاراج بھی شروع کردی اور پہلا حملہ زہرہ پر کیا جسکی تفصیل یہ ہے کہ ابو الحسن ایک جری فوج لیکر غرناطے سے کوچ کرکے کوہستانی درون سے گذرتا ہوا آدھی رات کے قریب حوالی شہر کے آپہونچا اور کمندین لگاکر قلعہ پر چڑھ گیا شہر والون کو اوسوقت خبر ہوئی جب شہر انکے قبضہ سے نکل گیا ابو الحسن نے اونکی آہ وزاری پر کچھ التفات نکرکے حکم دیا کہ انکو قید کرکے غرناطہ لیجاؤ۔ اور تھوڑی سی فوج محافظ قلعہ مین چھوڑکر آپ مظفر اور منصور بے انتہا مال غنیمت غرناطہ مین داخل ہوا گیڈز کے بادشاہ مارکوس نے بموجب حکم فردی نینڈ کے اچانک آکر الحمہ پر قبضہ کرلیا اور فوج کی چھاونی ڈالدی ہرچند کہ ابو الحسن نے غرناطہ سے نکلکر کئی حملے کئے مگر کوئی نتیجہ نہ ہوا کونٹ ٹولیڈو نے تمام ولگا کو تاخت وتاراج اور ویران کردیا اور مال غنیمت کو خچرون پر لادکے اور بھیڑ بکریون اور گایون کے گلے دار الصدر کو روانہ کئے اور بہت سے قافلے مسلمان قیدیون کے جنمین عورت مرد اور بچے بھی تھے بارگیڈرمین بھو جب حکم پہونچائے گئے کونٹ ٹولیڈو نے باقی ملک کے فتح کرنیکا قصد کیا۔ ملاگا کا۔ اٹھی کورین سے موہنٹک ادرشان سے فتح کرکے روانہ ہوا آخر چلتے چلتے وہ اوس مقام پر پہونچے کہ جسمین بے شمار چھوٹی چھوٹی بستیان آباد سلسلہ کوہستان مین واقع تھین اور جسکو اکزرگوا کہلاتے تھے ۔ یہ عقد تقریبا

کی خرابی پر سپاہ نکے باشندہ اس یلغار سے واقف ہو کر پہلے ہی مال
مویشی لیکر مع آل و عیال کوہستانی قلعون اور برجون مین جا چھپے
تھے انھون نے تمام خالی جھونپڑون مین آگ لگادی اور تمام علاقہ
کو خاک سیاہ کر دیا۔ راستہ مین چند مسلمان کسان جو مع اپنے مویشیان
کے کسیطرف بھاگے جاتے تھے اونھین گرفتار کرلیا اثنائے راہ مین نہایت
سخت رستہ دشوار گذار تھا جہان مسلمانون کی ایک بڑی جمعیت
قلعۂ کوہ سے بڑے بڑے پتھرون کا مینہ برسانا شروع کیا۔ والی سٹیاگو
نے مارکوئس اور گیڈر کی مدد سے فوج کو اوس خوفناک درے سے باہر نکالا
اور ایک سہل راستہ سمجھکر اوس طرف روانہ ہوے اور وہان پر بھی واقعہ
پیش آیا اور بہت سے سوار اور گھوڑے مجروح اور مقتول ہوے غرضکہ
وہ شام تک اسیطرح پھرا کیے اور اونکو کہین راستہ نکلنے کو نہ ملا۔ اور رات کو
ایک تنگ تاریک غار مین ٹھہرے اس عرصے مین الذاجل بھی کمک کو
مسلمانونکی مالکا سے شریک ہوا آخرش عیسائی بعد بہت سے قتل ہونے
کے بھاگ گئے بعض راستہ مین ناہموار چٹانون مین اولجھ کر رہ گئے بعض ادھر
اودھر جہان چھپاتے پھرتے تھے جو مسلمانون کے شمشیر و تفنگ کے ہوے اور جو
بچے وہ گرفتار ہو کر ناکام ہوے اسکے بعد جب سنہ ۱۴۸۲ع مین سلطان عبداللہ نے
ابوالحسن اپنے باپ کو معزول کر کے عنان حکومت ہاتھ مین لی تو غارتگری
کے لیے عیسائی علاقے پر شبخون کرنیکو بڑھے اور اثنائے راہ مین اپنی دلی منشا
حاصل نکرنے پایا تھا کہ ایک شب کو عیسائیون نے اونپر شبخون مارکر اوسی معرکہ

مین سلطان عبداللہ کو گرفتار کرلیا۔ اودھر فردی نینڈ نے میدان خالی دیکھکر
مالگا کی خوبصورتی اور زرخیزی کو خاک مین ملادیا جب ابو الحسن کو یہ حال معلوم
ہوا تو نہایت پیچ و تاب کھایا لیکن غرناطہ کی چار دیواری سے کر ہی کیا سکتا
تہا سلطان ابو عبداللہ کی گرفتاری نے مسلمانوں کی رہی سہی طاقت کو اور بھی
مضمحل اور کمزور کردیا غرضکہ جب سلطان غرناطہ بندیون کی حیثیت سے دربار
قرطبہ مین پہونچا تو شاہ فردی نینڈ اور ملکہ الیزبہ نے بڑی تعظیم اور تکریم کی اور شاہانہ
مراسم ادا کرکے پھر اوسکو نشیب و فراز دنیا کا سمجھا کر اس بات پر راضی کیا کہ تاج
قرطبہ کا خود کو ہوا خواہ اور مطیع سمجھے اور غرناطہ کیطرف رخصت کیا ابو الحسن
کی دو بی بیان تھین ایک عائشہ عبداللہ کی مان دوسری زاریہ جو ایک مسیحی عورت
تھی انکے باہم نہایت رشک و حسد تھا کیونکہ ابو الحسن زاریہ کو زیادہ عزیز رکھتا تھا
اب بسبب زیادہ اقتدار ہونے کے ایک بربری قبیلہ بنی جزر عائشہ کا طرفدار
ہوگیا اور بنی سراج زاریہ کا حامی ہوا اور نوبت چھیڑ چھاڑ کی شروع ہوئی جسکا آخر کار
یہ نتیجہ ہوا کہ باپ بیٹون کے آپس مین بگاڑ پڑ گیا جنگ و جدال کی نوبت آئی۔
اور بنی سراج کے سرغنہ عبداللہ کی سازش سے الحمرہ کے اوس ایوان مین
قتل ہوئے جو آج تک مقتولین کے نام سے مشہور ہے اب عبداللہ فریق بنی
جزر کی حمایت سے ابو الحسن کا مقابلہ کرتا رہا ابو الحسن وہان سے طرح دیکر المیریا
چلا گیا آخر بڑھاپے مین بیٹے کی ناسعادتمندانہ سرکشی اور سلطنت کی تباہی کے
صدمے نہ سہہ سکا تھوڑے عرصے مین دنیا کو خیرباد کہکر راہی ملک عدم ہوا
اب غرناطہ کے ملک یہ آدھے مین عبداللہ حاکم تھا اور آدھے مین اسکا چچا

از زغل بیچیلن کا پورا دوست اور چچا اسکا پکّا دشمن - کار پردازان قضا و قدر جب کسی سلطنت کو تباہ کرنا چاہتے ہین تو اول بادشاہ وقت کی عقل پر پردہ ڈالدیتے ہین کہ اوسمین مادہ عاقبت اندیشی کا بالکل نہین رہتا دوست دشمن پہچانے کی تمیز نہ اصلاح معاملات نہ رخنے بندی کی عقل طمع نفسانیت صفات انسان جبھی تک ہے کہ اپنی حد سے نگذرے یہی حالت بعینہ فرمانروایان غرناطہ کی تھی وہ ایسی جنون خیز بلا مین مبتلا تھے کہ جسمین انسان اپنے آپ کو اپنے ہاتھہ سے ہلاک کرتا ہے فرصت کو غنیمت جاننا بالکل چھوڑ دیا ایسے نازک وقت مین جبکہ باہم متفق ہوکر مسیحیون کو پسپا کرنا مناسب تہا وہ ناعاقبت اندیشی سے باہم جنگ وجدال کرکے رہی سہی طاقت کو تلف کرتے رہے خاص باشندگان غرناطہ ہردو فریقون پر منقسم ہوکر ایک دوسرے کے سخت مخالف بن بیٹھے اپنے ساختہ پرداختہ بادشاہون کو ہمیشہ بھڑکاتے اور لڑاتے رہے - جدت پسند متلون مزاج انقلاب کے شائق سلطنت کے عزل ونصب کو بہتر زندگی سمجھتے ہین اس سے اونھین کچھہ غرض نہین کہ اسمین بھلائی ہریا برائی بہبودگی ہو یا بربادی الغرض ابوعبداللہ تو اسفکر مین تہے کہ اپنے دلاور چچا ازدغل کی اولوالعزمی کو مسدود کرے اودہر مسیحی اس سوچ مین کہ جس طرح ہوسکے مسلمانون کی سلطنت کیا بلکہ نام ونشان تک برباد کرکے صفحہ ہستی سے مثل حرف غلط کے چھیل ڈالے روز بروز علاقہ کو محدود کئے جاتے تہے آج یہ شہر لیا تو کل وہ چنانچہ ۱۴۸۸ع مین فردی نینڈ نے اپنے املاک بچانے کی مدد سے الورا

اور دیگر قلعہ جات پر قبضہ کیا اگلے برس کاٹن قرطبہ روندہ پر فتح پاکر عین مسیحی سلطنت کا مشرق حصہ کل دبا بیٹھے مگر اس تبہ ازذاجل خوب ہی دادمردی دی مگر ہوہی کیا سکتا تھا ایک سوربا چینا کتنا بھاڑ کو پھوڑے ازداجل جب مسیحیون کے مقابلے سے فی الجملہ ناکام واپس ہوا تو غرناطہ کے اہل شہر نے حکومت سے خارج کر کے ابوعبداللہ کو المیریا سے بلا کر بادشاہ بنا لیا عبداللہ نے اپنے زعم مین چچا کے مخالف بنکر غرناطہ بین قدم جمنا غیر ممکن سمجھکر مسیحیون سے استمداد چاہی اور اس ذریعہ سے چچا کا مقابلہ شروع کیا اسی اثنا مین خبر پہونچی کہ شاہ فردی ننڈ نے قلعہ ویلز کا محاصرہ کیا ازذاجل اپنے بھتیجے عبداللہ کو نظرانداز کر کے مسلمان کی مدد کے لیے ویلز روانہ ہوا لیکن ناکامیاب شکست کھا کر لوٹ آیا جب اہل شہر کو اس ناکامی کی خبر ہوئی تو اہل شہر نے اوسکو دغاباز کا خطاب دیکر حکومت سے معزول کیا اور شہر مین نہ داخل ہونے دیا ۔ یہ مجبور دروازے سے پھر کر کادالکس مین قیام کیا اور اوسیکو دارالحکومت بنایا اودہر مسیحیون نے قلعہ ویلز کو لیکر مالقا کا شروع کردیا الجزری سرلشکر ایک بڑا شیردل تھا جو پہلے قلعہ روندا کا عامل تھا اور بسبب چھین لینے قلعہ کے مسیحیون سے سخت متنفر و بیزار تھا نہایت جراءت سے محافظت قلعہ مین ساعی ہوا اور فرڈی ننڈ کی کوئی تدبیر نہ چلی ہرچند کہ اوسنے گولے وارے وقت بے وقت اور بلے پر ہلا کیا لیکن اوسکی جراءت کے سامنے کوئی تدبیر نہ چلی لیکن تقدیر سے چارہ نہین کہ قحط نے آکر خبر لی اہل شہر نے بسبب شدت فاقہ کشی کے الجزری کے کہنے پر التفات

تک رہی کیونکہ اونکو تو بیرونی مدد کی توقع ہی نہ تھی اور ازذاجل نے دوسرے مرتبہ جو مدد کے لیے فوج روانہ کی تھی اوسکے سعادتمند بھتیجے عبداللہ نے اثناء راہ مین خبر لی اور مار کر بھگا دیا مجبور اً دروازہ شہر کا کھول دیا اور وہ اب بھی بالا حصار مین تھوڑی فوج سے محصور ہو کر بدستور مقابلہ کرتا رہا لیکن بھوک سے اوسنے بھی مجبور ہو کر دروازہ بالاحصار کا کھولدیا فردی نینڈ نے باشندگان شہر کو حکم دیا کہ اپنے مال و متاع اثاث البیت جو اونکے پاس موجود ہو وہ بہ قسط وصول اور خون بہا جو مقرر کیا وہ باقی آٹھ ماہ کے عرصہ مین ادا کرین ورنہ غلامی قبول کرین غرضکہ تمام مسلمان مالگا سے نکالکر سوائیل مین آباد کیئے گئے۔ اور بعد ختم میعاد معینہ جب بقیہ خون بہا وصول نہو سکا تو پندرہ ہزار بموجب شرط عہدنامہ نسلاً بعد نسلاً غلام قرار دیئے گئے۔ اب صرف ایک غرناطہ باقی رہا جسپر ابو عبداللہ چند روزہ حکومت پر بھولا ہوا تھا۔ فتح مالگا کا تہنیت نامہ فردی نینڈ کو لکھا۔ اب فقط ازذاجل ٹوٹی پھوٹی جمعیت سے مقابلہ پر جما ہوا تھا۔ اور جس سے آلمیریا تک بالکل خود مختار حاکم بنا ہوا تھا۔ غرضکہ ۱۴۸۹ع مین فردی نینڈ مسلمانون کے بچے کچھے علاقہ کیطرف متوجہ ہوا۔ اور مرشہ سے فوج جمع کر کے مغرب کیطرف بڑھا اور اول باز اپر حملہ کیا مگر کچھ بس نہ چلا کیونکہ ازذاجل نے مسیحیون کو بزور شمشیر پسپا کیا اودھر بالا بالا اونکے علاقجات مین غارتگری شروع کردی یہ سال تو یون ہی گذرا دوسرے برس فردی نینڈ نے پھر بازا پر حملہ کیا۔ اور قرب نواح کے علاقجات تاخت و تاراج کرنا شروع کیئے جسکا نتیجہ محصورین کے قحط اور فاقہ کشی کا واقع ہوا۔ اگرچہ محاصرہ مین چھ مہینے صرف ہوئے اور کل بیس ہزار آدمی حملے

اور مقابلے مین ضائع ہوئے لیکن انجام کار ۱۴۸۹ء مین شہر فتح ہو گیا اسیطرح وہ قلعے جو البک زد کے علاقے مین مستحکم اور محفوظ سمجھے تھوڑے عرصے مین بذریعہ رشوت یا حکمت عملی کے فتح ہو گئے۔ الزغل نے نہایت دانشمندی سے خاتمہ کار پر نظر کر کے اطاعت قبول کر لی اور شہر المیریا خود بخود فردی نینڈ کے سپرد کر دیا۔ بادشاہ نے اتنا البتہ اوسکے ساتھ سلوک کیا کہ البک زد کا چھوٹا سا قصبہ اوسکی حکومت کے لیئے چھوڑ دیا۔ لیکن الزغل کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ جس ملک مین اوسکی عزت و عظمت برباد ہو جائے پھر وہ مین کسیکی دست نگری کرے کچھ عرصے مین اپنی ریاست فروخت کر کے افریقہ چلا گیا وہان سلطان فیض نے اوسکے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین جو شخص اسکو حالت بیکسی اور لباس دریوزہ گری مین دیکھتا وہ ضرور اوسکی مصیبت پر روتا اوسکی کہنہ اور دریدہ عبا پر عربی مین لکھا تھا کہ مین ہون بدنصیب اندلس کا بادشاہ بدنصیب مجھسے عبرت لو۔ سبے نام اللہ کا۔ اب مسلمانون کے پاس صرف غرناطہ باقی رہگیا جسکا حاکم عبداللہ تھا اور عبداللہ کا یہ حال کہ جب اوسنے یہ خبر چچا کی بداقبالی کی سنی تو مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا۔ اس خوشی مین کہ اب کوئی کھٹکا ملک مین نہین رہا اور شاہ فردی نینڈ میری مددپر ہے مگر اس بات سے غافل کہ عہدنامہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ جب الزغل کا علاقہ فتح کر لیوینگے اور المیریا پر قابض ہو جائینگے تو ابو عبداللہ غرناطہ خود بخود سپرد کر دیگا۔ جب یہ الزغل سے فارغ ہوا تو فردی نینڈ نے عبداللہ کو خواب خرگوش سے جگایا کہ غرناطہ خالی کر دیجیے اور اپنا وعدہ پورا کیجیے چندے اسنے لیت و لعل مین رکھا۔

پھر اوسنے اونکو لکھا کہ الیفاے وعدہ کے سوا آپ کو اور کوئی چارہ نہیں ورنہ آپسے وہ سلوک کیا جاویگا جو اہل مالگا سے کیا گیا اب یہ حیران کہ کیا کیجیے لیکن اہل شہر نے موسیٰ نامی کو کو ایک شخص نہایت دلیر تھا سرگروہ بنا کر جواب لکھ بھیجا کہ اگر آپ ہمسے ہتھیار چاہتے ہیں تو آپ خود آیئے اور ہتھیار لیجئے۔ فردی نینڈ کب چپ بیٹھنے والا تھا پچیس ہزار فوج لیکر تاخت و تاراج کرتا ہوا چالیس دن تک ملک و قلعہ کو خوب برباد کرکے قرطبہ کو واپس ہوا پھر موسیٰ کی اشتعالک سے عبداللہ نے جنگ کی طیاری کی اور شمشیر بکف مسیحیون کے علاقہ کیطرف بڑھا۔ گرد و نواح کے تمام مسلمان کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ ہر چند کہ مسیحیون کو خط غلامی لکھ چکے تھے تمام عہد و پیمان بالاے طاق رکھکر اوس آخری جہاد مین شریک ہو گئے اور مسیحیون کے چند قلعہ پھر فتح کر لیئے۔ اور سرحدی علاقہ کو تاخت و تاراج کرڈالا اوس وقت کے جوش و خروش سے معلوم ہوتا تھا کہ غرناطہ پھر ایک مرتبہ عالم شباب پر آنیوالا ہے لیکن افسوس کہ یہ روشنی چراغ سحری کی تھی ۱۴۹۱ء مین فردی نینڈ مع ملکہ ازابلا معمولی سالانہ جہاد کے لیئے کمربستہ ہوے اور عہد کیا کہ بغیر فتح غرناطہ کے ہرگز واپس نہ ہونگے۔ چالیس ہزار پیادے اور بیس ہزار سوار کا ایک لشکر جرار ہمراہ تھا اور علاوہ ازین والی لیون اور والی سینٹ یاگو والی گیندر۔ نواب سہ زاو۔ نواب کھیرا۔ حاکم ویلنشیا۔ حاکم مالگا والی ایلز ہمراہ تھے۔ اب ابوعبداللہ نے مشورہ کیا بعض نے تو کہا کہ مقابلہ فضول ہے مگر موسیٰ نے یہ صلاح ہرگز منظور نہ کی اور کہا کہ اگر آج دوست بے عزت سنے بیٹھے ہین تو واللہ عزت سے پہلے جان پر بنے گی یہ کہا اور تلوار

ٹیک لگا اوٹھ کھڑا ہوا موسیٰ کی پر اثر تقریر نے سبکے دلون پر اثر کیا اور کل
لڑائی پر کمر بستہ ہو گئے اور فوج کی کمان موسیٰ کے حوالے ہوئی غنیم کے حوالی
شہر مین آنے پر دروازے بند کر دیے تھے لیکن موسیٰ نے تمام دروازے
کھول ڈالے اور کہا کہ بجاے کواڑ کے ہماری آنکھین ان دروازون کی حفاظت
کرینگی دو مہینے کا محاصرہ مین شہر اور مسیحی لشکر کے معرکہ کارزار ہتھا روزمرہ کا معمول
تھا کہ ایک مسلمان مسلح ہو کر لشکر مین آکر پکارتا ہل من مبارز منکم ہے کوئی جوانمرد
تم مین جو مقابلے پر آئے جو مسیحی کہ اوسکے مقابلے کو آتا زندہ واپس جانا نصیب
ہوتا فردی نینڈ نے جب دیکھا کہ تمام جنگ آور ایک ایک کرکے میدان کے
نذر ہوے جاتے ہین اور حاصل کچھ نہین ہوتا تو اسنے ممانعت کی کہ کوئی
مسیحی مقابلے کو نہ نکلے جب محاصرہ کو طول ہوا اور حملون اور ہلون سے کچھ کام
نہ نکلا تو فردی نینڈ نے قحط کے زور سے دروازہ کھلوانا زیادہ مناسب سمجھا
اور یہ اسنے خلیفہ پیشین عبدالرحمن ثالث کے قدم بقدم چلا اور مثل طلیطلہ کے
محاصرہ کے ایک ہفتہ مین چھوٹا سا قصبہ شہر کے محاذی مین آباد کر لیا اور
بغیر جنگ جدل منتظر انجام کار رہا قحط نے اس موقع پر وہ کام کیا کہ لاکھ
بہادر ہوتے تو نکر سکتے اہل شہر ضروریات سے مجبور ہو کر عبداللہ سے شدائد
فاقہ کشی کی شکایت اور صلح کرنے پر اصرار کرنے لگے مجبوراً بد نصیب بادشاہ کو
ماننا پڑا اگر شیر دل موسیٰ نے صلح کو پسند نہین کر کے ہتھیار لگا کر اور گھوڑے پر
سوار ہو کر شہر سے باہر ہوا مورخ لکھتے ہین کہ اسکو رستہ مین دس مسلح سوارون
سے موٹھ بھیڑ ہوئی چونکہ یہ ہتھیلی پر جان لیے پھرتا تھا اور اسکی یہ آرزو نہ تھی

کہ اپنی زندگی مین غرناطہ کو ٹوٹتا دیکھے - اون سب نے ایک ساتھ وار کیا اکثر کو مار لیا باقی
زخمی ہوے اور خود بھی زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا لوگون نے چاہا کہ اُسکو لیجا کر علاج
معالجہ مرہم پٹی کیجاوے مگر موسیٰ نے منھ پھیر کر جواب دیا کہ نہین چاہتا کہ میری لاش
دشمنون کی شرمندہ احسان ہون - اور گھٹنون کے بل کھڑا ہو کر برابر لڑتا رہا یہانتک
کہ ہاتھ پاؤن نے بالکل جواب دیدیا - پھر اسنے آخری کوشش سے خود کو دریاے
زنیل مین گرا دیا - اور غرق آب فنا ہوا - ۲۵ - نومبر ۱۴۹۱ء کو عبداللہ نے کلیجہ پر پتھر
دھر کر فرڈی نینڈ کو کہلا بھیجا کہ آپ ہمارے گھرون پر کیا بلکہ دلون پر قبضہ کر لیجیے جب
فرڈی نینڈ کی سواری پاس آ گئی تو اوسنے اپنا منحوس ہاتھ بڑھا کر غرناطہ کی کنجی سونپ کر
مع اہل و عیال کوہستان کیطرف روتا ہوا چلا گیا - اوسکی والدہ اوسکے ہمراہ تھی اوسنے کہا
کہ جس چیز کو تم کل مردون کی طرح نہ بچا سکے اسکو آج عورتون کی طرح رونے سے کیا
فائدہ غرضکہ بیان ہے پھر عبداللہ افریقہ مین چلا گیا اور دریوزہ گری پر اوقات بسر کی
اس عرصہ مین بد نصیب اہل غرناطہ نے سلطان ترکی اور خدیو مصر کو قاصد بھیجے
لیکن بے فائدہ کسی نے التفات نہ کیا بد نصیبان مسلمانان اندلس یون تو پہلے ہی عبداللہ
کے ہاتھون تباہ ہو چکے تھے لیکن اوسکی بعد اور بھی سختیون مین مبتلا ہوئے کیونکہ
فرڈی نینڈ اور ملکہ الیزہ کو مذہب مسیح کی اشاعت منظور تھی جبتک پادری ٹلویرا
باختیار خود رہا اوس وقت تک کسی قسم کی تکلیف نہوئی کیونکہ وہ سلیم الطبع ہی
ایسا تھا جب کارڈینل قرطبہ مین آیا اوسنے اشاعت مذہب مین سہولیت مفید
نہ تھی - اسلیے اسپر مصر ہوا کہ مذہبی بنا پر شدید قوت دیجاوے اور جو مذہب عیسوی سے
انکار کرے اوسپر جرم بغاوت قرار دیکر گرفتار کر لیا جاوے - اسی بنا پر اس جرم مین ایک

عورت بھی ماخوذ ہوئی تھی اور اوسکو جبراً قیدخانے مین لیجانے لگے تو مسلمانون
نے حملہ کرکے چھوڑا لیا اور غرناطہ مین ایک غدر کیصورت پیدا ہوگئی اور قریب تھا کہ
آتش فساد مشتعل ہو لیکن کارڈینل کو یہ امر نہایت ناگوار تھا ملکہ کو سمجھا کر ایک فرمان
اس مضمون کا جاری کردیا کہ تمام مسلمان جلا وطن ہوجاوین یا دعوت نصرانی قبول
کرین اس فرمان کے جاری ہوتے ہی کل مسجدین جبراً بند کردی گئین اور لاکھون
کتاب جو علمی سرمایہ تھا جلا کر خاکستر کردی گئین۔ اس ہنگامے مین اکثر لوگ عیسائی
ہوگئے جسکے سبب سے بغاوت غرناطہ کی کچھ فرو ہوئی لیکن الکنزہ کے کوہستانی
باشندون مین اس سے زیادہ جوش پیدا ہوگیا اوسکی سرکوبی کے لیے ۱۵۰۱ء
الگیرڈ مع فوج کے روانہ ہوا جنرل مذکور وہان پہونچکر مع فوج کے تباہ ہوگیا اس
باعث سے آتش غضب نصرانی اور مشتعل ہوگئی پھر تو کوئیڈ اداف تنڈ لانے قلعہ
گوجا کو چھین لیا اور کوئیٹ آف میری نے ایک مسجد کو باروت سے اوڑا دیا
جسمین تمام عورتین اور بچے بھرے تھے شاہ فردی نینڈ نے قلعہ رنجان کو فتح کرلیا
اکثر مسلمان ان حملون مین کام آئے باقیماندہ مراکو اور مصر وترکی کیطرف بھاگ گئے
اور وہان جاکر پناہ لی اس واقعے کے بعد ۵ برس تک امن رہا مگر کینہ کی آگ
اندر ہی اندر سلگا کی مسلمان اگرچہ ظاہری عیسائی ہوگئے تھے اور فرائض مذہبی
بھی ضرور پورا کرتے تھے لیکن نہایت بددلی سے پادریون کے روبرو اپنی اولاد کو
بوپتسما کا پانی ڈلواتے تھے اور پھر آکر اوسے دھو ڈالتے تھے پہلی نکاح گرجا گھر مین
ہوتا تھا۔ پھر آکر شرع کے مطابق گھر مین عقد ہوتا تھا رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی کہ
مسلمانون کو اس حکم پر مجبور کیا کہ اپنا قطعہ اور لباس چھوڑکر مسیحیون کے پتلون

اور ٹوپی لیکر پہنیے زبان اور رسم و رواج بلکہ نام تک بدلیے۔ اونھین کا طریقہ سیکھیے یہ طریقہ اور تھا تون ۱۵۴۶ء مین چارلس پنجم نے جاری کرنا چاہا لیکن بسبب مصلحت وقت کے اسکا عمل درآمد نہ ہوا تھا۔ فلپ دوم اوسکے بیٹے نے ۱۵۶۷ء مین سختی سے حکم عام دیا کہ زبان اور آداب اور طرز معاشرت بدلے۔ اور اس غرض سے کہ مسلمان طہارت سے جو اکثر امر اسلام و منہیات شرع مسیح مین داخل ہے باز رہین اونسے الحمرہ کے تمام خوبصورت حمام مسمار کرادیے علاوہ اسکے ٹکس وصول کرنے والون نے رعایا پر ظلم اور لوٹ مار شروع کردی پس اتفاقاً چند کسانون اور سپاہیون سے جھگڑا ہوا۔ اور سپاہی کو مار ڈالا جب نوبت کشت و خون کی پہونچی تو عاقبت اندیشی سے مسمی فریج کیمین نامی جو بنی سراج سے تھا۔ اور رنگسازی کا کام کرتا تھا کوہستان مین گھس گیا مسلمان مظلومون نے جو یہ سنا تو چارون طرف سے یہان اکر جمع ہوگئے اور بنی امیہ کی نسل سے ایک شخص کو مولوی محمد بن امیہ کا خطاب دیکر اندلس کا بادشاہ بنایا ایک ہفتے کے اندر تمام پہاڑ باغیون سے بھر گیا یہ الگزرا کی دوسری بغاوت ہے جو ۱۵۶۰ء مین واقع ہوئی یہ پہاڑ قریب ستر میل لمبا اور گیارہ میل چوڑا ہے راستے اسکے نہایت دشوار گذار ہین۔ اور جابجا اسکی سنگین ناہموار چٹانین تھین یہ آتش بغاوت دو برس تک مشتعل رہی اور یہ مسلمانون کی آخری کوشش تھی چونکہ وہ جان چکے تھے کہ دشمن چارون طرف سے گھیرے ہوے ہین۔ اور سوا اس مختصر جگہ کے دوسری جگہ اونکی مفر نہین کہین سے امداد کی امید نہین اونھون نے مجنونانہ جوش مین آکر اوٹھتے ہی گذشتہ سو برس کے ظلم و تشدد کا بدلہ لیا اور جو بن سکا لوٹ مار اور غارت و قتل مین کوئی بات باقی نہین رکھی پھر حاکم غرناطہ

مسمی مارکوئیس اور موڑسی جا رنے نیا ضانہ سلوک اور مہر و محبت کر کے
بغاوت کو بہت فرو کر دیا تھا مگر ا ور الوبیس کے جیلخانہ مین مسلمان کل قیدیون کو قتل
کر دینے سے فساد کی آگ اور بھڑک اوٹھی اون واقعون کے بعد مسلمانون
کی طاقت روز بروز بڑھتی گئی اور ابن امیہ تمام کوہستانی ملک کا مالک بن
بیٹھا اور ۱۵۶۹ع مین اسکے بسبب نالایق اور اوباش ہونے کے کسی نے سوتے
وقت گلا گھونٹ دیا اوسکے بعد ایک اور شخص مسمی مولوی ابوعبداللہ مسند نشین ہوا
۱۵۷۰ع سوم سرامین ڈون جون آف اسٹریا بادشاہ فلپ کا سوتیلا بھائی
شاہی فرمان حاصل کر کے مسلمانون کو مستاصل کرنے کو روانہ ہوا اور اوسنے آتے
ہی قتل عام شروع کر دیا کہ خون کے ندی نالے بہ گئے اوسنے ہزارون
عورت مرد اور بچے اپنے سامنے ذبح کروا ڈالے تمام الکنزا کے دیہات کو مسلح
سمیج بنا دیا مولوی ابن ابوعبداللہ کا سر کاٹ کر غرناطہ کے مدرسہ کے دروازے
پر لٹکا دیا۔ چونتیس برس تک دیکھنے والون کے لیے سراپا عبرت رہا جلیل القدر
... الار نے سرکوبی سے فارغ ہوتے ہی عام قتل اور غارت گری کا بازار
گرم کیا پانچوین نومبر سے پہلے ایک بیہ کالہ آتش بغاوت کا باقی بچھوڑا کہتے
ہین کہ بیس ہزار سے زیادہ مسلمان پہلی لڑائیون مین کام آئے اور پچاس ہزار
ایک تیوہار کی خوشی مین جو ۵۔ دسمبر کو تھا قبح کیلئے درجوب بیچے اونکو جلاوطن کیا
ہزارون تو بسبب ناداری اور فاقہ کشی کے راستون مین مر گئے اور اس جلاوطنی
کا سلسلہ ۱۶۱۰ع تک برابر جاری رہا ۱۶۱۰ع سے ستروین صدی کے عشرہ
اول تک علاوہ مقتول اور مفرور وغیرہ کے تین لاکھ مسلمانون کو دیس سے نکال دیا

اور ایکہزار سات سو ستر ہین یہ واقعہ ہیبت ناک پیش آیا بیشک خدا ہی کے

قبضے مین تمام ملک اور سلطنت ہین

وہ جسکو چاہتا ہے اوسکو دیتا ہے

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

کوئی مذہب کوئی مشرب کوئی ملت کوئی پنتھہ دنیا مین ایسا نہین کہ جو ہماری سرخی عنوان کا مقر اور معترف ہو کیا ہند کیا سندھ کیا روم کیا شام کیا فرنگ کیا چین کیا ایشیا کیا افریقہ کیا امریکہ کوئی ملک دنیا مین ایسا نہین جہان کے عقلا و حکما کا اسپر عمل درآمد نہو کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اگر غور کیا جاوے تو بہت سے ایسے امور ہین جو مشاہدات اور تجربات سے تعلق رکھتے ہین خواہ وہ تاریخ اور واقعات سے متعلق ہون یا کسی اور امر سے جو فقط سماعی ہون گو اوسکے ناقل نے نہایت احتیاط سے اوسکا تدارک کیا ہو۔ مگر جب اونسکو کسینے بنظر غور ملاحظہ کیا ہوگا تو کچھہ نہ کچھہ فرق کمی و بیشی کا ضرور پایا ہوگا کیونکہ بعض اسباب ہی اسکے ایسے ہین منجملہ اونکے کچھہ ہم اپنے کلام کی تصدیق کے لیے ظاہر کرتے ہین مثلاً کوئی حال کسی قوم صاحب کا کسینے درج کتاب کیا تو اوسنے وہ حال بچشم خود تو دیکھا نہین فقط کسی مخبر کذاب سے درج کیا اب ہمین اعتبار اوسکا کسطرح آوے اسکے کئی سبب ہین سبب بین بڑا سبب تو رعایت قومی اپنی اپنی قوم کی ہر شخص رعایت کرتا ہے دوسرے تعصب مذہبی غیر مذہب والیکو اہانت کرنا گویا فرض منصبی ہے اب رہا قابل حسینے کیفیت مافیہا دریافت کی ہو تو ہزارون مین ایک آدہ آدمی

درک کلیات و جزئیات ہوتا ہے نہ کہ ہر شخص کو بہت سے واقعات ایسے سماعت مین
آتے جنکی کچھ اصل ہی نہین ہوتی ہر شخص نے اپنی زندگی مین بہت سے ایسے
واقعات مشاہدہ کیے ہون گے منجملہ اونکے مشتے نمونہ از خروارے - مرہٹی
گھس گھس تو مشہور ہی ہے - گوالیار مین مہاراجہ جینکو باجی کے یہان لڑکا پیدا
ہوا توپین سلامی کی نغین صدر لینڈ صاحب بہادر جو اوس زمانے مین پریسیڈنٹ تھے
صدر کورٹ کی وہان سے خریطہ مبارکبادی آیا - صاحب موصوف خوشی
خوشی لیکر دربار مین آگئے بڑی آو بھگت ہوئی سبب غیر معمولی تشریف آوری
کا دریافت کیا خریطہ پیش ہوا معلوم ہوا کہ لڑکا نہین لڑکی پیدا ہوئی ہے
یہ سنکر صاحب کے ہوش پران و حواس باختہ اب نادم و پشیمان ہوے کہ اب صدر
کو کیا لکھون الغرض صاحب بہادر نے اہلکارون کو ڈانٹ بتائی اور کوٹھی
کو واپس آئے یا مثلاً نواب وزیر محمد مرحوم اور بیگم صاحبہ قدسیہ کا تنازعہ تھا اور
نواب صاحب مع فوج اشٹہ مین مقیم تھے اور ادہر سے روانگی فوج کی تیاری
دلکشن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سیہور محرم کا مہینہ تاریخ دسوین سفر کا دن
کربلا کے قریب تعزیون کی دھوم خلقت کا ہجوم یکایک شور ہوا کہ وہ نواب
دولہا آگئے - بھگدڑ پڑ گئی مین تجھپر تو مجھپر سیکڑون مندیل ور دوشالے
اور کفشین تمام رستہ مین مارے پھرتے فتحگڈھ کی توپین بھی یاد ہوئی
دنادن چلنا شروع ہوئین سیکڑون آدمیون کے تعزیے شہید ہوے بیگم صاحبہ
نے صاحب ایجنٹ کو سیہور سے طلب کیا اب صاحب حیران کہ نواب صاحب
کے پاس سے اشٹہ سے ابھی خط آیا ہے یہ کیا ہوا ہو گئے - ابھی بھوپال پہنچے

مجبوراً بھوپال آئے مہمان دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک گائے کسی سبب سے بھڑک کر کہ ایک تعزیہ پر ہجوم مین گر ہی۔ تعزیہ ٹوٹا۔ ایک دو زخمی ہوئے وہ چلائے کہ ہائے مارڈالا جب دوسرے تعزیہ پر گر ہی تو اونسے کہا وہ یہ آگئے۔ لوگون نے جانا نواب دولہا ہین۔ پھر کیا تھا میدان صاف تھا صاحب بہادر نے جو کچھ دلمین آیا کہا لیکن پھر ہونا ہی کیا تھا اور بھتیجے محمد حسن صاحب مخزن الادویہ کو تو آپ لوگ جانتے ہونگے کہ مشہور آفاق ہین۔ کیونکہ اونکو علم و فضل مین کمال ہی ایسا تھا میرے اظہار کی چندان ضرورت نہین آپ لوگ خود مجھسے زیادہ جانتے ہونگے لیکن افسوس کہ باوجود اس علم و فضل و کمالات کے ہماری سرخی عنوان پر عمل نہین کیا تو آج ہماری نکتہ چینی کے مورد ہوے کہ آپ مخزن مین تحریر فرماتے ہین کہ برگ قافلہ مثل برگ انار ست یا وحشت اگر ذرا بھی آپ لوگ کوشش کرکے ملک ملیوار کہ جو ایک مدراس کا ضلع ہے یا سیلان کو ملاحظہ فرمائیے تو آپ کو اس قول کی تصدیق بخوبی ہوجائیگی میرے زیادہ تصدیعہ دینے کی ضرورت نہین اور اسپر کیا موقوف ہے بعض چین کے حالات ملاحظہ کرو کہ جنکا کچھ ازرنگ چین مین مذکور ہوچکا ہے۔ اب تو اتنہین پر اکتفا کرتا ہون۔ اسی پر ہم حالات اندلس کو بھی قیاس کرتے ہین کہ وہان کے واقعات لکھنے والے دو قوم مین اہل اسلام یا نصارا تو اہل اسلام کا جنھون نے بچشم خود دیکھا تھا تو اونکا وہان خاتمہ ہی ہوگیا رہین اونکی کتابین وہ سب برباد ہوئین اور باقی رہے اور مورخ عرب تو اونھون نے دور سے سنے سنائے واقعات قلمبند کردیے کچھ حال واقعی اور کچھ رعایت قومی اب رہے نصارا اسمین تو انھون نی اون وقعات کو بطور خود بنہایت تعصب

مذہبی برج کیے اہل کاغذ نے کہ اونکے مزاج مین چندان تعصب مذہبی نہین اور انصاف پسندی ہے - اوسمین سے چھانٹ چھانٹ کر لکھا لیکن پھر کہانتک اسلیئے آپکے خادم نے اس عنوان - شنیدہ کے بود مانند دیدہ پر عملدرآمد کیا

بقیہ سفرنامہ

ہم شروع کتاب مین اپنا سفرنامہ مختصر بندر مارسیل تک مذکور کر چکے ہین یہان اعادہ کی اوسکی کچھ ضرورت نہ سمجھی غرضکہ بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۹۰۸ع بندر مارسیل علاقہ فرانس پہونچے وہان دو دن قیام کیا اسواسطے کہ مترجم کی نہایت ضرورت تھی غرضکہ بذریعہ ایجنٹ کوک کمپنی ایک فرانسیسی کو جو کچھ کچھ بولی عربی جانتا تھا ایک پونڈ روزینہ علاوہ خوراک اور کرایہ مکان اور ریل پر نوکر رکھکر خادم کو وہین چھوڑکر اور ہیئت تغیر کرکے آٹھ بجے شب کو بارسلونا کیطرف روانہ ہوئے دو بجے شب کو اسٹیشن سے ریل کی بدلی ہوئی چار بجے پہ بک پہونچے یہ علاقہ اسپین ہے - علاقہ فرانس تمام ہوا یہان مال کی تلاشی ہوئی ریل کی تبدیلی ہوئی دس بجے دنکو بندر بارسلونا پہونچے - بارسلونا ایک پرفضا بندر ہے - اسپین کی بڑی تجارت گاہ - ڈھائی لاکھ آدمیونکی مردم شماری ہے کل جہاز یہان سوداگری ہین سرکاری جنگی کوئی نہین ہے - مارسیل سے دریا کے کنارے ریل آتی ہے کہین لب دریا واقع ہے کہین پہاڑون مین سے ہو کر بڑے اسٹیشن یہ ہین (۱) آرلا (۲) تریسکن (۳) مجھلی (۴) شت (۵) بی ریہ (۶) سیرنل - یہان دو آثار قدیمہ مور کے وقت کے دیکھے - دونون مسجدین عالیشان ہین جنکو کلیسہ بنائے ہین اور بعینہٖ بجنسہٖ موجود ہین فائدہ مور یہان کل مسلمانون

کو کہتے ہین اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہان پہلے مسلمان ملک مور اکش سے آئے تھے اور اسی وجہ سے سپین مین بھی مور کہتے ہین کہ پہلے اہل چین نے اسپین والون کی زبانی جبکہ انکی پہلے وہان تجارت گرم تھی یہی نام سنا تھا یہ وہی بار سلونا ہے کہ جو سنہ ۲... ہجری مین خلیفہ حکم ثالث کے عہد مین جبکہ مسلمانون اور عبد اللہ ابن عبد الرحمن ثانی اسکے چچاؤن نے اسپر خروج کیا تھا اور سلطنت اندلس مین بکمال درجہ تہلکہ تھا اوسوقت نصارا نے فرصت غنیمت جانکر اسپر قبضہ کرلیا تھا اسکا یہی نام قدیم مور کے وقت کا ہے کسی طرح کی اسمین تحریف واقع نہین ہوئی ہم کٹر لنس نون بار سلونا ہوٹل مین اترے تھے وہان سے بلنشیا کو آٹھ بجے ریل مین روانہ ہوئے راستے مین تین بڑے اسٹیشن ملے (۱) ترا گونا (۲) کنسٹل (۳) سنگت ۔ اسکو ویدا بھی کہتے ہین صبح چھ بجے پہونچے بار سلونا سے بلنشیا ایک سو ساٹھ کلو میٹر ہے کلو میٹر میل سے کچھ ہی کم ہوتا ہے بلنشیا کی مردم شماری ایک لاکھ چھتر ہزار ہے نصف شہر کے قریب کل پرانی عمارت ہے اور گلی کوچے بھی بہت تنگ ہین یہان تین مسجدین ہین ایک کا نام کلو سنتو دوسرے کا نام کندران ہن تمر یہ تیسرے کا نام سن بار نل کمبتو علاوہ ازین ایک دروازہ گول محراب کا عظیم الشان اسکے دونون بازو پر دو برج قدیم شہر پناہ کے منہدمہ دیوار کا اب تک پانہ کا باقی ہے اور اسمین مور کے وقت کے چوبی کواڑ کہنہ موجود ہین دوم دروازہ رفیع دار الحکومت جسمین کچھ عمارت بلند بطور الان کچہری کے ہے جسکا نقشہ کتاب ہذا مین درج کرینگے یہان کا انار بہت بڑا اور عمدہ مثل دمشق اور انگور گول دانہ کا خوشنما ذائقہ

اور لطیف ہوتا ہی - ویلنشیا سے دو بجے دن کے روانہ ہوئے رات کے دو بجے
الکسر شاید القصر ہو مین ریل بدلگئی ویلنشیا سے کارڈوبا یا قرطبہ ۵۵ کلومیٹر ہے راستے
کے بڑے اسٹیشن یہ ہین (۱) بداخرنا (۲) جسابیو (۳) الکسر (۴) لوبینیا
راستے مین ایک ندی ملی (ابند و غام) دن کو راستے مین بجز نارنگی کے
درختون کے کوسون تک دوسرا درخت نظر نہین آیا سر سے پانون تک
خوب لدے ہوئے پھر دوسرے دن زیتون اسی کثرت سے ملا - یہان سے نارنگی
پرتگیس کو جاتی ہین - راستہ مین تمر یعنی کھجور عرب کا یادگار بھی کثرت سے
ملتے ہین مگر شیرین کم - دوسرے روز دس بجے دن کے کارڈوبا پہونچے

کارڈو یعنی قرطبہ

بحمد اللہ بر آئی آرزو اور قرطبہ دیکھا بھر اتحاد ملین میرے شوق کا انجذاب
قبل اسکے اوجاڑ قرطبہ شہر کا حال چشم دیدہ اور مسجد کی کیفیت کہ مقصود کلی اور
غایت اصلی اس سفر سے ہی گزارش کرتا ہون جو واسطے سیاق کلام کے پہلے ترجمہ
انگریزی اور عربی سے شل کارنامہ مور اور طبقات اندلس جو ملاحظہ مین آئے
واسطے ملاحظہ ناظرین کے ترتیب اوراق کرتا ہون تاکہ مطالعہ کنندگان اخبار
و اسرار و سیر پر اصل حقیقت بموجب منشا اس شعر کے شعر از نقش و نگار در و دیوار
شکستہ ۔ آثار پدید ست صنا دید عجم را بخوبی منکشف ہوجاے خلیفہ کا
شہر ایک مورخ مسیحی لکھتا ہے کہ عرب کا قول ہی کہ قرطبہ عروس اندلس ہے اوسکا
لمبا سلسلہ سلاطین کا اوسکی ناموری کا تاج ہی - اوسکی پنکھڑی اون موتیون کی ہیر
جو اوسکے شعر نے زبان کے سمندر سے نکالی ہی اوسکی پوشاک علم و فضل ہے

اور فن و ہنر اوسکی پوشاک کی جھالر ہے ہم جب یعنی انگریز اسکا خیال کرین کہ وہ
تحریر جو عربی مورخون نے کی ہے قرطبہ کی نمود کی دسوین صدی سے متعلق ہے
دریا لیکہ اوسوقت ہمارے بزرگوار لکڑی کے جھونپڑون مین رہتے تھے اور پیال
پر سوتے تھے زبان ہماری بے ترکیب تھی لکھنا پڑھنا چند ملکون مین تھا تو ہم مسلمانون
کی عجیب و غریب تہذیب کو کسی قدر سمجھ سکتے ہین کہ تمام یورپ اوس وقت جہالت
مین ڈوبا ہوا تھا۔ صرف قسطنطنیہ اور اٹلی کے بعض مقامات پر تہذیب کے آثار باقی تھے
تو دار السلطنت اندلس کی کچھ قدر ہو سکتی ہے باشندہ وہان کے۔ تپاک اور بے تکلف
برتاؤ عقل و فراست خوش خوری خوش پوشی شہسواری کے لیے مشہور تھے۔ ارباب
علم و فضل و کمال مین عدیم المثال رؤسا وہان کے فیاضی مین مشہور اور ہر فن
کے جنگ و عدل سے ماہر دنیا کے تمام حصون سے طالب علم آکر ہر قسم کا علم حاصل
کرتے تھے مسکن علما اور قیام تحصیل علوم تھا اہل علم اور اہل حرفہ ہمیشہ ایک دوسرے
پر سبقت لیجانیکی کوشش کرتے تھے۔ شریف اور نیک لوگون کا دنگل تھا قرطبہ
اندلس کے لیے ایسا تھا جیسے سر جسم کے لیے۔ اوسکی وسعت اور خوش وضع کا اندازہ
کرنا ناممکن ہے جو خلیفہ اعظم کے وقت مین تھی محل القصر اب ویران ہے
اوسکے خرابات محبس و مکانات کے کام مین لائے جاتے ہین دریاے وادی الکبیر
پر ایک پل موجود ہے جو پہلے خلیفہ بنی امیہ کے سیاحون کو ایک حیرت مین ڈالتا ہے
اس شہر کی وسعت کی بابت مورخون مین اختلاف ہے مگر صحیح اندازہ لمبائی کا دس
میل تھا وادی الکبیر کے کنارے سنگ مرمر کے مکانون مسجدون اور باغون سے جگمگاتے
تھے جن مین نایاب پھول اور درخت دوسرے ممالک کے ہوشیاری سے لگائے

جاتے تھے - اور عربون نے اپنا طریقہ آبپاشی کا جاری کیا جس مین اہالیان
اسپین اونکے پیشتر اور بعد کبھی برابر اونکے نہین ہوے پہلا بنی امیہ کا سلطان
ایک خرما کا درخت شام سے لیگیا تھا تاکہ اوسکو اپنے وطن کی یاد دلاوے
اور اوسکے نام پر اوسنے ایک غمگین نظم اپنی جلاوطنی کی توجہ مین تصنیف کی
یہ درخت خرما اوس باغ مین نصب کیا گیا تھا جو اوسنے اپنے دادا ہشام کے
باغیچہ واقع دمشق کے دیکھا دیکھی ترتیب دیا تھا جہان وہ بچپن کی حالت مین
کھیلا کرتا تھا اوسنے اپنے کارپرداز تمام دنیا مین ممالک غیر کے درخت پودے
اور تخم لانیکے لیے بھیجے اور سلطان کے باغبان ایسے ہوشیار تھے کہ اونھون نے
ان غیر ملک کے درختونکو بہت جلد پرورش کر دیا اور محل سے تمام ملک مین پھیلا دیے
اسی طرح انار ایک تخم سے بویا گیا جو دمشق سے لایا گیا تھا ان بہت سے باغون کی
آبپاشی کے واسطے پہاڑون سے پانی بذریعہ سیسہ کے نلون کے لایا جاتا تھا
چنانچہ پہاڑونپر نشانات اون پانی کے کامون کے اب تک دکھائی دیتے
ہین اور اونکے ذریعہ سے بہت سا پانی سنگ مرمر کی جھیلون اور چشمون اور
تالابون مین پہونچایا جاتا تھا - مورخ لوگ سلطان کے محلون کی عجیب غریب
باتین لکھتے ہین اون مین سے خاص ایک محل سکونت تھا جسکا پھاٹک نہایت
عمدہ بنا تھا اوس مین سے مسجد کلان کو جانیکا رستہ تھا جس مین بادشاہ ہر جمعہ
کو جاتا تھا اور اوسکے تمام رستہ پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک عمدہ
قالینون کا فرش ایک محل پھولونکا محل کہلاتا تھا دوسرا عشاق کا تیسرا قناعت
کا چوتھا تاج کا اسی طرح اور دن کے نام تھے - چنانچہ منجملہ اونکے ایک بنی امیہ

کے پورانے وطن کے نام پر دمشق کہلاتا تھا اوس آخیر محل کی چھتین سنگ مرمر
کے ستونون پر نصب تھین اور فرش پر سنگ موسیٰ کا کام تھا یہ محل ایسا خوبصورت
تھا کہ جسکی تعریف شاعرون نے لکھی ہے۔ قرطبہ کے بعض باغون کے نام
دلکش ہین جنسے دیکھنے والون کو جھرتے ہوے پانی سکے قریب سونے اور چھوٹون
اور میوؤن کی عمدہ خوشبو کے لطف اوٹھانیکی ہوس ہوتی دریاے وادی الکبیر
کا خاموش بہاؤ باشندون کے لیے دائمی مسرت کا باعث تھا اسکے اوپر
ایک نہایت عمدہ پل سترہ محرابون کا تھا جو اب تک اہل عرب کی لیاقت انجنیری
کا گواہ ہے تمام شہر نفیس نفیس عمارتون سے بھرا ہوا تھا جنمین سے ۵۰ ہزار سے
زیادہ مکانات امرا اور سرکاری لوگون کے تھے ایک لاکھ سے زیادہ مکانات
عوام کے تھے اور سات سو مسجدین اور نو سو حمام تھے - یہ اسلامی شہرون مین
نمودی چیز ہے کیونکہ مسلمانون مین صفائی صرف طہارت کی غرض سے ہے
بلکہ ہر عبادت سے قبل اسکا ہونا ضرور ہے بخلاف اس قرن اوسط کے کہ نصرانی
نہانے دھونے کو مسلمان کا دستور سمجھکر اوسکی ممانعت کرتے تھے اور منک
لوگ اپنی کثافت پر یہان تک ناز کرتے کہ ایک نصرانی زاہدہ لکھتی ہے کہ اوسنے
سات برس کی عمر تک اپنے جسم کا کوئی عضو نہین دھویا بجز انگلیون کی پورون
کے جب وہ ماس لینے جاتی جب غلاظت خاصہ نصرانی تقدس کا ٹھہرا تو مسلمان
نہایت مبالغہ کے ساتھ طہارت کرتے اور اپنے جسم کو بغیر پاک کیے اپنے خدا
کی طرف جانے مین جرات نکرتے جب اسپین پھر نصرانی بادشاہون کے ہاتھ
آیا فلپ دوم بادشاہ اسپین شوہر میری ملکہ انگلستان نے حکم دیا کہ تمام حمام

کھود ڈالے جاوین - اس بنیاد پر کہ یہ یادگار اسلام ہین قرطبہ کی عمارتی چیزون
مین بڑی مسجد نمبر اول ہے اسکی تعمیر ۷۸۶ء مین عبدالرحمن اوّل نے شروع
کی اور اسّی ہزار اشرفیان صرف کین جو اوسنے گاہتون سے بطور غنیمت
پائی تھین یہ مسجد نہایت عمدہ نمونہ یورا نے اسلامی کمال کا دنیا مین ہے
ایک نے ستونون اور دیوارون پر سونا چڑھایا دوسرے نے نیا مینار بنوایا کسی نے
لداؤ کا برآمدہ نمازیونکی آسایش کے لیے زیادہ تعمیر کیا - اس طرح سقف
مکان پورب سے پچھم تک اونیس اور اوتر سے دکھن تک اکیس ہین اس مین
اکیتس دروازونسے نمازی داخل ہوتے چھت اکہزار ستونون پر تھی فرش
مین چاندی اور سنگ موسی کا کام تھا اور ستونون مین سونے جواہرات کے
پچیکاری تھی - ممبر عمدہ لکڑیون اور ہاتی دانت کا تھا اکثر قیمتی پتھر سونیکے کیلون سے
جڑے تھے چار حوض وضو کے لیئے جن مین دنرات پہاڑون سے پانی آتا اور
مسجد کے متعلق بہت سے مکانات پچھم کیطرف تھے جن مین غریب مسافر کھانا
پاتے سیکڑون پیتل کی لالٹین گرجون کے گھنٹون سے بنائی گئی تھین
مسجد کو روشن کرتی تھین ایک بڑی موٹی بتی پچاس پونڈ کی رات دن واعظ
کے سامنے ماہ رمضان مین جلا کرتی تھی اس مسجد عالیشان کی عمارت کا ابتدائی
سلسلہ بھی ہنوز ناتمام تھا کہ اسکا بانی یعنی عبدالرحمن اوّل چل بسا اوسکے بعد
اوسکے لڑکے ہشام قدسی نفس نے صوبہ ناربون کے غنائم سے اوس عمارت
کے سلسلہ کو ختم کیا پھر حکم بن ہشام نے اسکے تمام دروازون اور ستونون
کو مطلا کرنے مین بیش بہا دولت صرف کی پھر عبدالرحمن ثانی نے ایک بنیا

مینار طلائی کا جو ایک سو پچاس فٹ بلند تھا نصب کیا۔ غرضکہ انکے بعد جو فرمانروا
ہوتا گیا اپنا یقائے نام اور حصول ثواب کے خیال سے اس عجیب غریب عمارت
مین کچھہ ترمیم کرتا رہا یہانتک کہ خلیفۂ اعظم عبدالرحمن ثالث نے ایک اور درجہ
بڑھایا تین سو باون آدمی خدام فقط اس کام پر معمور تھے کہ اگر کی بتیان اور عود
عنبر منقل آہنی مین جلاکے اونکے بخورات سے نمازیون کا دماغ معطر کیا کرتے تھے
اور لالٹینون کے لیے جن مین روزانہ دس ہزار بتیان جلتی تھین روشن کیا کرین
اس مسجد کی بہت خوبصورتی اب تک باقی ہے۔ سیاح لوگ ستونون کے جنگل مین
کھڑے ہوکر تصویر حیرت بنجاتے ہین ہر جانب بے شمار ستون نظر آتے ہین سنگ
سماق زبرجد سنگ مرمر اب تک اپنی جگہون مین قائم ہین عمدہ سنگ موسی کی شبیہ
جنکے بنانیکے لیے بی بائی زین تم سے کاریگر آئے تھے جواہرات کیطرح اب تک
چمکتے ہین صحن نارنگیون کے درختون سے اب تک بھرا ہے دیکھنے والا جب اس
مسجد کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو تصور بے اختیار قرطبہ کے ایام اقبال کیطرف
جاتا ہے یعنے خلیفۂ اعظم کے اوج اقبال کے زمانہ کیطرف جو پھر نہ لوٹیگا یہ شہر پہاڑون
کے نشیب کیطرف لب دریا واقع ہے اوسکا نام وادی الکبیر ہے اسپانیہ والے
گواڈلکیوا۔ کہتے ہین لب ساحل قلعہ کی فصیل بھی بلند بلند دروازے اور شکستہ
دیوار باقیماندہ اب بھی اوسکی عظمت اور شان کی گواہی دے رہے ہین۔
ایک دروازے کے روبرو پُل قدیم ہے۔ تیرا محراب کا نقشہ دیکھو دریا کے دوسرے
کنارے پر بھی آبادی ہے اور اوس طرف پُل کے بھی دروازہ عالیشان ہے۔
جسکے گوشے مین لب ساحل ایک برج وسیع جو ایک مختصر عمارت کے شامل ہو بنا ہے

معلوم ہوگا اس سے زیادہ عجیب و غریب شہر او رمحل زہرا تھا کہ جو عبدالرحمن ثالث نے اپنی زوجہ زہرا کی خواہش سے اوسکے نام سے بنایا تھا جبل العروس کے دامن مین قرطبہ کے قریب ہر سال اپنی آمدنی کا ایک ثلث اس تعمیر مین صرف کیا اور یہ سلسلہ اوسکی سلطنت کے بقیہ پچیس سال تک اور اوسکے بیٹے کی سلطنت پندرہ سال تک جسے بہت اضافہ کیا جاری رہا دس ہزار مزدور ہر روز کام کرتے تھے اور چھہ ہزار پتھر ہر روز نئے شہر کے مکانات کی تعمیر کے لیے تراشے اور ہموار کیے جاتے تھے ہزار لدو جانور مصالحہ موقع پر پہونچانے کے لیے ہر روز کام کرتے اور چار ہزار ستون استادہ ہوئے جسمین سے اکثر امیر قسطنطنیہ کی طرف سے ہدیہ ہوئے یادگار تیج سفکس اور دیگر مقامات سے آئے علاوہ اوس سنگ مرمر کے جو تراگونہ اور المیریا کی کانون سے نکالا جاتا وہان سپندرہ ہزار دروازے تھے جپر لوہا صاف کیا ہوا پیتل سے چڑھا تھا اس نئے شہر مین خلیفہ کے محل کی چھت اور دیوارین سنگ مرمر اور سونے کی تھین اور اوس مین ایک عجیب و غریب تراش کا فوارہ تھا جو کہ یک امیر نے نذر دیا تھا اور ایک نادر موتی بھی تحفتاً بھیجا تھا کمرہ کے وسط مین ایک ظرف پارہ سے بھرا ہوا تھا اور دونون جانب آٹھ دروازے دندان فیل اور آبنوس کے جو کھٹون مین جڑے تھے اور بیش بہا پتھرون سے مرصع تھے جب دھوپ اون دروازون سے آتی اور سیماب کو بیقرار کرتی کل کمرے مین بجلی کیسی لپکین نظر آتین اور اہل دربار جسکا چوندھ کے وجہ سے آنکھین بند کر لیتے مورخان عرب عجیب و غریب افسانہ مدینۃ الزہری کے بابت بیان کرتے ہین ایک مورخ لکھتا ہے کہ اگر ہم

تمام اصلی اور مصنوعی خوبصورتیان جو مدینۃ الزہرہ مین ہین بیان کرین تو بہت طوالت ہوگی اس مین چشمہ جاری تھے پانی موتی سا صاف تھا لہلہاتی باغ دربانون کے عمدہ مکانات اور اعلے عہدہ دارون کے نفیس محل تھے ہر قوم و ہر مذہب کے سپاہیون مجوکرون غلامون کا ہجوم تھا جو ریشمی اور کمخواب کے کپڑے پہنے شہر کی چوڑی سڑکون پر ٹہلتے پھرتے تھے محل کے عمدہ کمرون اور وسیع صحنون مین جوق جوق پھرتے قاضی فقیہ اور شاعر متانت سے خرامان آتے محل کے ملازمان قسم ذکور کی تعداد تیرہ ہزار سات سو پچاس تخمینہ کی گئی تھی جنکو ہر روز گوشت علاوہ چڑیون اور مچھلی کے تیرہ ہزار پونڈ دیا جاتا اور مختلف اقسام اور درجہ کی عورتون کی تعداد جو حرم سلطانی مین داخل تھین یا اونکی خواصون مین منسلک تھین چھہ ہزار تین سو پچاس تھین جنکو تیرہ ہزار پونڈ گوشت ہر روز دیا جاتا تھا بعض کو دس پونڈ روز دیا جاتا تھا اور بعض کو باعتبار اونکے منصب اور درجہ کے کم اور زیادہ یہ مقدار علاوہ مرغی اور تیترون وغیرہ اقسام کے پرندون شکار کے گوشت اور مچھلی کے تھے مدینۃ الزہرہ کے تالاب کی مچھلیون کے واسطے بارہ ہزار روٹیون کا راتب مقرر تھا اور اسکے علاوہ چھہ وزن مسور جو ہر روز پانی مین بھگوئی جاتی اس قسم کے بہت سے واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھ اس زمانہ کی تاریخون مین موجود ہین اور فقہا اور شعرا نے انکی توضیح مین ثنا و صفت سب کچھہ کی ہے جن لوگون نے ان سبکو دیکھا اونھون نے اقرار کیا کہ بلاد اسلامیہ مین اسکے مثل کہین نہ تھا دور دراز ملکون کے سیاح اور ہر رتبہ اور ہر پیشہ کے لوگ گو اونکا کچھہ ہی مذہب ہو والیان ملک - سفیر - تاجر - حاجی - فقہا - اور شاعر

سب اسیر تھے کہ اونھون نے اپنی سیاحت مین اونکے مثل نہین دیکھا
فی الواقع اگر اس مین جتنے سنگ مرمر کے چھجے اور سنہرے کمرے اور ہر طرح اور
ہر قسم کی دستکاری کے کام سواے عمارت کے صناعی نقشہ کی عمدگی تناسب
اور خوبصورتی دیوارگیریون اور آرایش کی نفاست اور نیز ستونون کی تناسب
اور ہموارتی مین اسی طرح معلوم ہوتی گویا کل سے ڈھالدین ہین رنگ آمیز
جو نہایت عمدہ منظرون کے متشابہ ہوتے مصنوعی جبل نہایت مضبوطی سے
بنائے گئے تھے - اور حوض جس مین ہمیشہ پانی مصفا بھرا رہتا تھا عجیب غریب
فوارہ قابل حمد و ثنا وہ خدا بزرگ و برتر ہے جسنے اپنے ناچیز بندون سے ایسے
عجیب و غریب محل تعمیر کرائے اور اونکو بطور معاوضہ کے اس دنیا مین آباد ہونے دیا
اور انکو نیکی کے رستہ پر مستقل ہونے کے لیے یہ نعمتین عطا کین جو عکس بڑی نعمتون
کا ہے جو جنت الماوے مین ہر مومن مسلمان کو ملین گے محل زہرہ مین ایسی
محل مین وہ سفیرون کی آو بھگت کرتا - گریک امرا نے اوسکے دربار مین اپنا
سفیر بھیجا ماہ ربیع الاول ۳۳۸ہجری مطابق ۹۴۹ء کمان افسران فوج کو اس
تقریب کے لیے تیار ہونیکا حکم دیا تھا کمرے نہایت خوشنمائی سے آراستہ کیے گئے
اور تخت جو ہیرے اور جواہرات سے جگمگاتا تھا وسط مین رکھا گیا تخت کے
دونون جانب خلیفہ کے دونون بیٹے کھڑے تھے انکے پیچھے داہین بائین وزرا
اپنی جگہ تھے بعد اونکے حاجب وزرا کے بیٹے خلیفہ کے مولا اور محل کے کامدار
محل کے صحن مین نہایت نفیس قالین بچھائے گئے اور دالانون پر ریشمی پرکار
پردے آویزان کیے گئے اب سفیر لوگ داخل ہوے اور اس عظمت و شان

اور بادشاہ کے جلال سے جسکے روبرو وہ کھڑے تھے متحیر ہوے پھر دو چند قدم بڑھے
اور اپنے آقا قسطنطین ہفتم پورفیرو جینیتس فرمانروا ے قسطنطنیہ کا خط جو یونانی زبان میں تھا نیلی کاغذ پر سنہرے
حرفوں سے لکھا ہوا تھا پیش کیا عبدالرحمن نے دربار کے ایک نہایت خوش بیان کو اس
موقع پر مناسب اسپیچ کہنے کے لیے حکم دیا مگر ہنوز اوسنے ایک لفظ بھی شروع نہ کیا تھا
کہ منظر کی چمک دمک نے اور امرا اور وزرا کی سنجیدہ خاموشی نے اوسکو ایسا خوف زدہ
کیا کہ اوسکی زبان تالو میں چپک گئی اور وہ بیہوش ہو کر گرا دوسرے نے اوسکی جگہ پر کہنے کی
کوشش کی مگر اوسنے بہت کچھہ نہ کہا تھا کہ وہ بھی ساکت ہو گیا الغرض خلیفہ اعظم اپنے نئے
محل کی تعمیر میں ایسا مستغرق تھا کہ وہ تین جمعہ شریک نماز جمعہ نہوا اور جب وہ مسجد میں
داخل ہوا پیش امام نے اوسکی غفلت پر شدائد دوزخ کی دھمکی دی کل قرطبہ کے محل اور
گلستان بے نظیر تھے اوسکے علما اور فضلا نے اوسکو یورپ کے علم و فضل کا مرکز بنا دیا تھا
شایقین علم یورپ کے ہر حصے سے سبق لینے کے لیے آتے تھے جسکہ پریس ہنا نام نن نے اپنے
دور دراز سکسن کا نونٹ مقام گوارشیم میں قرطبہ کی تعریف گائی تھی علم طب میں اندلس کے
طبیبوں اور جراحوں کے دریافت تجربے سے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں جو لیگن کے زمانہ سے مابعد صدیوں
میں دریافت ہوئی تھیں ابو قاسم خلف گیارہوین صدی کا ایک نامی جراح تھا اور اوسکے
بعض عمل اس زمانہ کے برتاؤ کے مطابق تھے ابن ظہر نے اوسکے بعد بہت سے علم طب اور جراحی کے
دریافت کرنیکے لیے سفر کیا اور اسپر ایک ضخیم کتاب لکھی ورالیورس فلسفی گویا خاص کڑی
اوس زنجیر کا تھا جو قدیم یونان کے فلسفہ کو قرن اوسط کے یورپ سے متعلق کرتے ہیں
علم ہیئت۔ جغرافیہ۔ کمسٹری۔ علم حیوانات نہایت شوق سے قرطبہ میں پڑھے جاتے ہیں
فصاحت و بلاغت اسکی بابت اتنا لکھنا کافی ہے کہ یورپ میں کبھی

ایسا زمانہ نہین ہوا جب نظم ہر شخص کے نوک زبان ہوتی ہو اور ہر درجہ کے لوگ
عربی اشعار فی البدیہہ کہتے کہ اس سے غالباً اسپین کے مغنیون اور پرووا
اور اٹلی کے کبیشرون نے نمونہ لیا ہے۔ کوئی تقریر یا گفتگو یا شادی بے نظم کے
مکمل نہ ہوتی۔ جو بولنے والا فی البدیہہ تصنیف کرتا یا کسی نامی شاعر کا مصنفہ شعر
پڑھتا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل اسلامی دنیا واقف شاعری ہو گئی ہے خلیفہ سے
ملاح تک شعر بناتے اور اندلس کے شہرون کی عمدگی اسکے دریاؤن کے خوش گوار
رفتار اسکی پرنور ستارون کے نیچے خوب صورت رات عشق و شراب کی مسرت
خوش مزاجی کی صحبت اور ماہ پیکران حور جمال کے خفیہ ملاقاتون کا حال گاتے
جنکی زنجیر زلف گانیوالیکو اپنا قید کرتی صنعت مین اندلس نمبر اول تھا مدینۃ الزہرا
یا مسجد قرطبہ تعمیر نہ ہوتی اگر اوسکے کاریگر دست کاری مین ید طولے نہ رکھتے ہوتے
ریشم بافی کا کام اندلس مین نہایت پسندیدہ کامون سے تھا۔ فقط قرطبہ مین
ایک لاکھ تیس ہزار جولاہے سکونت پذیر تھے اور المیریا شہر ریشمی کپڑون اور
قالین کے لیئے مشہور تھا ظروف گلی کی ساخت بھی درجۂ کمال کو پہونچ گئی تھی
اور جزیرہ مجوریکا مین کمہارون نے مٹی پر سونا یا تانبے کی ہدر بنانا ایجاد کیا۔
جسے اطالیہ کے فن ساخت ظروف گلی کا نام مجوریکا رکھا گیا۔ سیسہ پیتل اور لوہے
کے ظروف پہلے المیریا مین بنائے جاتے تھے۔ اور دندان فیل کے تراشنے
اور کھودنے کے چند عمدہ نمونے اب تک موجود ہین جو قرطبہ کے اعلے
عہدہ دارون کے نام سے مشہور ہین۔ یہ ہنر بلاشبہہ مشرق سے لائے گئے تھے
اور عربی کاریگر بہت لائق شاگرد [illegible]۔ ایرانی اور مصری اوستادون

کے ہو گئی مرصع کاری مین ایک صندوقچہ ہی جس مین چاندی کا کام ہے اور موتی لگے ہوے ہین اس مین ایک عربی کتبہ ہے جس مین امیر المومنین حکم ثانی پر نزول رحمت کی دعا ہو مسلمانون کی تلوارون کے قبضہ اور زیورات بھی نہایت نفیس و نادر تھے اور چھوٹی چھوٹی چیزون از قسم کنجی وغیرہ کو خوشنمائی سے مرصع کرتے یہ امر کہ اسپین کے مسلمان پیتل مین بدر کا کام کیا کرتے تھے ایک مسجد کے چراغ سے ظاہر ہے جو محمد ثالث بادشاہ غرناطہ کے واسطے بنایا گیا تھا۔ اور میڈریڈ دار السلطنت حال اسپین مین موجود ہی۔ اسپین سے منبت کاری کے کام مین قاہرہ اور دمشق کے سواے اور کوئی مقام فوق نہ لیگیا تھا ہم محل قرطبہ کے پیتل کے دروازونکا پیشتر ذکر کر چکے ہین جنکے کچھہ نشانات اب تک اسپین کے گرجون مین پائے جاتے ہین ہر شخص نے ٹولیڈو کی تلوار کا ذکر سنا ہی اور گو فولاد کے نرم کرنیکا فن اہل عرب کے عہد سے پیشتر اسپین مین معلوم تھا۔ تاہم۔ ٹولیڈو کے ہتھیار بنانے والون کے سلاطین قرطبہ سرپرست تھے امیر سیوائیل مرشیہ غرناطہ بھی مشہور مقامات زرہ اور ہتھیارون کی ساخت کے تھے۔ ڈال ہنڈہ کے وصیت نامہ جو چودھوین صدی مین لکھا گیا تھا حسب ذیل عبارت درج ہی۔ مین اپنے بیٹے کو اپنے کنسٹیلی تلوار وصیتاً دیتا ہون جو مینے سیوائیل مین بنوائی تھی اور جسپر جواہرات اور سونیکا کام ہے علوم فنون تہذیب مین بالعموم قرطبہ ایام حکومت اسلامیان مین فی الواقع دنیا کا نہایت چمکتا ہوا جواہر تھا۔ قرطبہ کی نسبت صاحب کتاب النفح لکھتا ہے کہ ایسا پر عظمت اور پر شکوہ شہر چشم فلک نے آج تک نہین

دیکھا ہوگا جسکا طول چودہ فرسخ سے کم نہ ہوگا مگر اس مین وہ حصہ بھی شامل ہے جسکو خلیفہ اعظم نے بطور سواد اعظم آباد کیا تھا جو مدینۃ الزہرہ کے نام سے چار گوشۂ دنیا مین بلند آوازہ ہوا وادی الکبیر کے دونون جانب سنگ مرمر کے نظارہ فریب ایوانات جلوہ افروزی اور بینظیری اور عدیم المثالی کا نقشہ کھینچ کر رہے تھے اہل عرب کے صناعی کمالات اور انجنیری کی پرزور قوت اون فلک فرسا حیرت انگیز عمارتون کے دیکھنے سے آشکار ہوتی ہے جسپر اونکے قادرانہ کمال نے کلک صنعت سے اپنی یکتائی اور بے مثالی کی دورخی تصویر کھینچی تھی ؀

سن لیا جو کچھہ سُنا اب چشم دیدہ دیکھیے

اب قرطبہ یعنی کارڈوبا دار الخلافت اندلس یعنی اسپین کی مردم شماری اسّی ہزار آٹھہ سو آدمی کی ہے یہ شہر پہاڑون کے قرب مین لب دریا واقع ہے اسکا نام وادی الکبیر ہے اسپانیہ والے گواڈکیور کہتے ہین لب ساحل قلعہ کی فصیل بھی بلند مع دروازہ اور شکستہ دیوار باقیماندہ اب بھی اوسکی عظمت اور شان کی گواہی دے رہے ہین ایک دروازہ کے روبرو پل قدیم ہے تیرہ محراب کا نقشہ نمبر دیکھو دریا کے دوسرے کنارے پر بھی آبادی ہے اور اوسی طرف پل کے دروازہ عالیشان ہے جسکے گوشہ مین لب ساحل ایک برج وسیع جو ایک مختصر عمارت کے شامل ہے بنا ہے معلوم ہو کہ خلفاء امویہ نے واسطے تفریح اور سیر دریا اور شہر کے بنوایا تھا اب پہلے ہم جامع قرطبہ سے شروع کرتے ہین اسلیے کہ کل مقصود ہمارا اس سفر سے یہی ہے جو خود اپنا آپ نظیر ہے بعد اسکے اور

مختصر حال مکانات قدیمہ کا لکھین گے مسجد جو اب بطور کنیسہ کے ہے یہی اس
دنیا کے عجائبات سے ہے اسکو عبد الرحمن نے کہ جسکو قرطبہ مین بسکانتہ عبد الرحمن
کہتے ہین اپنے عہد خلافت مین بنایا تھا اور ترمیم اسکی بعض خلفا کے وقت
مین بھی ہوئی طول اسکا سات سو چالیس قدم ہے اور عرض اسکا چار سو
چالیس قدم ہے اور ستون - آٹھ سو پچاس اور کنیسہ کے ستون ڈیڑھ سو
پچاس جملہ ایک ہزار ہوے طول کی محرابین چالیس اور عرض کی بیس ہر ہر
دو ستونون پر محراب واقع ہے جو طرف مسجد کو قائم رکھی ہے بیچ مین کنیسہ
بنایا ہے مسجد مین داخل ہونیکے دس دروازے ہین دو بڑے خارج مسجد حرم
کے اور آٹھ چھوٹے بنا مسجد کے ایک چبوترے پر واقع ہے جو زمین سے قریب
دو ہاتھ کے یا کم و بیش نشیب و فراز کے واقع ہوا ہے چارون طرف کی دیوار
بہت بلند ہے اندر باہر کیطرف محرابین دیوار مین بنائی ہین اور چار و ناطرف
سڑک ہے شاید دریا کی طرف عبد الرحمن کے محل سے کسی زمانہ مین ملحق تھا اس
لیے کہ وہ اپنی مسجد کے خلوہ مین جو بطور تسبیح خانہ کے بنایا تھا آیا جایا کرتا تھا
اب ٹوٹ کر محل علحدہ اور مسجد علحدہ ہوگئی اور اسکے محل کے گوشہ سکنتہ مین
وقت فتح کا یادگار بنایا ہے جسکا مجسمہ جرنیل فاتح ہے جسکا نقشہ درج کتاب ہذا ہے
الغرض حرم مسجد کے دو قطعہ ہین پہلے بطور کافی دیوار مین دو دروازے
عالیشان ہین جو بلند دروازہ ہے سیدھی جانب کو منارہ عالیشان اذان
کا کہ منزلہ ہے اب اوپر کی گمزی مین چار گھنٹے آویزان ہین اندر صحن وسیع
مین نارنگیون کا باغ ہے اوس مین فوارہ جاری ہے تین طرف [illegible]

ہین اور اوسمین اندر پہلو بنائی ہین اس صفائی سی کہ عقل کام نہین کرتی اور اسیطرح
کا کچھہ کام محراب امام علین سے لیکن وہان ایک قبہ عظیم الشان ہانتھہ جوڑی کھڑا ہے
اسمین بعض بعض محرابوں مین ابھی باقی ماندہ ہین اسلیے کہ مثل حرم بیت اللہ کے ہر چہار
ستون پر ایک گنبد واقع ہوا ہے اونمین بھی سنگ مرمر کے چوپہلا پتھر لگائے ہین کہ
قدرت خدا کی نظر آتی ہی - باقی ماندہ کی شکست و ریخت کرکے بطور خود بنائے ہین
نقش عمدہ سنگ مرمر کا یا نقرئی تھا اوسکو نکال کر اب جدید تختہ بندی ہورہی ہے
اقسام اقسام کے پتھر کے ستون ہین اکثر سنگ مرمر سنگ موسی وغیرہ کے ایک
اوسمین چقماق پتھر کا دیکھا جسمین اگ نکلتی ہے بیچ مین ایک حوض بھی ہے اب اوسکو
پاٹکر مختصر رکھا ہے جسپر ایک ڈھکنا لوہے کا لگا ہے آگے یہ سب گنبد کل مطلا تھے
سب کو توڑکر سونا نکال لیا سونا چڑھا نہین تھا بلکہ خالص سونے کے پتر تھے جیسے خلوۃ
عبد الرحمن کے محراب مین واقع ہین اور قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد
کے کچھہ پتھر اور کچھہ کندہ اور اطراف کو بھی گئے ہین اس لیے کہ بہت سی چیزین
ہسپانیہ وہین کے میوزیم مین دیکھین دوم مسجد سے ذرا فاصلہ پر لب دریا
ایک چمن ہے اوس مین سہ دری سنگ مرمر کی چھوٹے چھوٹے گول ستونون
کی واقع ہے جسمین تمام نقش و نگار رنگ برنگ کے پتھرون مین بنے ہین سیڑھیان
پانچ زینہ سنگ مرمر کے لگے ہین روبرو دو حوض دہ در دہ بلب بھرے ہین
دونون کے بیچ مین چھوٹا پل مختصر بنا ہے جسپر اوسکے روبرو دریا کی طرف
چمن ہے قریب پانچ ہاتھہ کے نیچا نہر کا پانی حوض سے چمن مین گرتا ہے
اور بذریعہ نالیون کے روشون مین جاتا ہے وہان دیوار پر سے

یہ بطور پشتہ کے لب ساحل بہت بلند بنا ہے دریا مین گرتا ہی اس چمن اور مسجد کے درمیان کچھ باقی ماندہ محل رہگیا ہے اوسکے دروازے جو بطور دیوان خاص کے بلند واقع تھے بند کر دیے ہین اب بھی یہ جگہ پر فضا قابل سیر ہے عبد الرحمن نے قرطبہ کو بطور دمشق کے بنایا تھا اوسیطرح نہر شہر مین کوچہ بکوچہ موجود مسجد بھی ویسی ہی بلکہ اوس سے بہتر اور برتر کوئی چیز دمشق کی نہین چھوڑی اسیواسطے اسکو بھی اندلس کہنے لگے جیسے کہ شام کو کہتے ہین۔

قرطبہ سے غرناطہ یعنے گرانڈا دو سو چھیالیس کلومٹر ہے بڑے بڑے چھ اسٹشن ہین۔ پہلا اسپلیبو (۲) اوس کینیزا (۳) انٹی کیوارد (۴) لاربدہ (۵) رونید کیا (۶) گرانڈا یعنے غرناطہ ستر ہزار آدمی کی مردم شماری غرناطہ معہ قصر الحمرا کے ہی غرناطہ کے مقابل مین قصر الحمرا جو بطور قلعہ جداگانہ کے واقع ہی اور درمیانی میدان پر فضا کو ویگا کہتے ہین وجہ تسمیہ قصر الحمرا کی یہ ہے کہ ایک سرخ پہاڑ پر واقع ہوا ہے اس قصر کی عدیم المثالی اور عجوبہ روزگار صناعی اس مٹی حالت مین بھی سیاحان یورپ کو حیرت مین ڈالتی ہے اسکی تعمیر مین مسلمانون نے فن معماری سنگتراشی اور فن مصوری کے وہ وہ کمالات دکھلائے ہین اور اوسکی در و دیوار مین عربی نقش کے ایسی عدیم المثال پچی کاری گل کاری کا طلائی کام کیا ہے کہ یورپ کے بڑے بڑے صناع آجتک اوسکی سمجھنے سے قاصر ہین خود غرناطہ کی وضع قطعہ اور شاندار عمارات کو دیکھیے تو دو مستحکم قلعون کے درمیان گویا کوہ نور شہر معلوم ہوتا ہی مشہور کوہستان سیرا نویڈا کی وہ بلند چوٹیان اور کشیدہ قامت

جو ہمیشہ برف سے سفید رہتی ہین عہد اسلام مین جبال القمر کہلاتی تھین - انکے دامن مین ایک نہایت سرسبز و شاداب اور وسیع الفضا میدان حد نظر تک پھیلتا چلا گیا ہے جسکو ویگا کہتے ہین ویگا کے کنارے پر ایک طرف غرناطہ واقع ہے اور دوسری طرف الحمرا شہر کی کسی بلند عمارت یا اگر زیادہ وسیع و دلچسپ نظارہ منظور ہو تو الحمرا کے عالیشان چھت پر چڑھکر سامنے گلزار و مرغزار نارنگیون اور انگورون کے باغات جنکی نظارت اور تر و تازگی مین گلشن حسن و دل کا جلوہ نظر آتا ہے لہلہا رہے ہین صاف اور شیرین پانی کے چشمے عجب ناز سے تھم تھم کر بہتے ہین ایسا نظر فریب سطر موزون موقع اور ایسی فرحت افزا اور خوش آئیندہ آب و ہوا اندلس کے کسی شہر کو نصیب نہین ہوئی جبال القمر کی تیز برفیلی ہواؤن کی بدولت شدید موسم گرما مین بھی عجب لطف و آرام سے گذرتا ہے - زمین انتہا سے زیادہ قابل زراعت بلکہ زرریز ہے الحمرا کی کرسی کے لیے مسلمانون نے ویگا ایک ایسا بلند اور موزون حصہ پسند کیا ہے جسکو چارون طرف سے ایک معمول سے زیادہ ڈھلوان نالہ بطور خندق گھیرے ہوے ہے اوسکی دامن مین شمال کی جانب دریاے ڈارو موجین مارتا ہے اس قدرتی خندق کے کنارہ چارون طرف اندر کی جانب لوہا لاٹ سنگین دیوارین جن پر جابجا مناسب فاصلہ سے عالیشان برج اس سطح مرتفع پر محیط ہین یہ مقام شرقاً و غرباً آٹھ سو اسی گز یا نصف میل لمبا ہے قصر کے اندر جانے کا راستہ ایک بڑے جنگی مستحکم اور سنگین برج سے ہی جسکا

دروازہ باب العدل کہلاتا ہے اسی برج مین بنو نصر معدلت گستری کیا
کرتے تھے اندر داخل ہوکر فرش کے کمرے سے ۲۸ فٹ بلند دو
خوب صورت پتھرون پر ایک خوشنما محراب نصب ہے جو پانچ انچ اوپر
اٹھہ کا کندہ کی ہے بیچ کوٹے کر کے اندر ایک مربع احاطہ کی شکل
میدان ہے جسکے کنارہ پر عمارت ناتمام چارلس پنجم کی ہے۔ جب کہ
قصر الحمرا کے خاص دروازہ پر پہونچتے ہین تو ایوان اندلس ملتا ہے
جسکی دیوارون پر بیلین چڑھی ہین یہان سے ایک تنگ مگر خوشنما
راستہ سے تیسرے ایوان مین پہونچتے ہین جو قریباً ۱۴۰ فٹ
طویل اور ۷۰ فٹ عریض ہے اوسکے بیچ مین ایک بڑا تالاب بنا
ہے جس مین رنگ برنگ کی مچھلیان تیرتی ہین تالاب کے چارون
طرف دیوارون سے ملے ہوئی برآمدے ہین کہ جنکی چھتین منقش ستونون
پر کھڑی ہین شمالی دیوار سے ملا ہوا کمرہ پر اسکا عالیشان مینار مربع
استادہ ہے اس ایوان کی آگے ایک نہایت خوب صورت
کشتی نما جلوخانہ ہے جسکو بارگاہ کہتے ہین اس ایوان عالیشان
کے گنبد سے مطلا بالاخانہ نشست گاہ جواہر نگاری زمردی طلائی
بلوری شگوفہ کاری جن مین جابجا چاند ستارے اور زرین
تاجون کی شکلین تراش کر اس قدر خوب صورت بنائی ہین
کہ جو دنیا مین اپنی آپ نظیر ہین دیوارون پر زمانہ قدیم کے سکونکے نمونے عربی
کتبہ نہایت کاریگری سے کندہ ہین دیوارین ایکطرف بلندی پر دریا کے ڈاڑھ

کیجانب ۵ دریچہ ہے کہ عائشہ نے ابوعبداللہ کو ایک ٹوکری مین بٹھا کر نیچے لٹکایا تھا - یہ وہی عبداللہ خاتم السلاطین ہے جسکا ذکر ہوچکا ہے ایوان سرخ کے اندر سے بذریعہ سیڑھیون کے چڑھکر آدمی چھت پر پہونچتا ہے وہان سے فصیح الفضا میدان اور بل می لوس نظر آتا ہے خاص خلوتکدہ سلطانی کے نزدیک سنگ مرمر کی چھوٹی چھوٹی خوشنما جالیان بنی ہین اوسکے نیچے باغ لینڈ اراجہ واقع ہے البتہ بلغ تو بذاتہ ایسا خوشنما نہین مگر اوسکے قریب حمام سلطانی اعلےٰ درجے کی صنعت کا نمونہ ہے جس مین طلائی اور نقرئی شگوفہ کاری ہے - زبرجد سماق نیلم کے قیمتی پتھر کے بیل بوٹے بنائے ہین کہ جنکے دیکھنے سے آدمی متحیر ہوتا ہے ایک حمام سالم سنگ مرمر سے تراش کر بنایا گیا ہے جسکی نہایت خوبصورت جالیان ہین - قصر الحمرا مین سب سے زیادہ رفیع عمارت ایوان الاسد کی ہے اسمین بھی خوشنما خوش وضع برآمدہ ہر طرف ہین جسکی چھت سنگ مرمر کی ایک سو اٹھائیس ستونون پر ایستادہ ہے در و دیوار سطلا خوب صورت نقش و نگار جلی قلم سے عربی کتبہ جنکے حروف گلکاریون کے بیچ مین کندہ کیئے ہین طرح طرح کی شگوفہ کاری محرابون پر ترنج نما قبہ سفید سنگ مرمر کے حوض جنکے درمیان مین ایک تالاب جس مین بارہ مصنوعی سنگ مرمر کے شیر جنکے منہ مین سے پانی تالاب مین گرتا ہے اس ایوان کے بعد خوبصورت دروازہ کے اندر محل بنی سراج واقع ہے اس مین بنی سراج کے اقارب ابوعبداللہ کے اشارے سے قتل ہوئے تھے یہی اسکی وجہ تسمیہ ہے اسکی چھت مین بلور کی شگوفہ کاری ہے اور محرابون مین سرخ

گلکاری ہے اسکے بعد موتی لوسن خندق سے تکلکر روضۃ الناظرین واقع ہوا ہے لیکن اب بالکل خراب خستہ۔ مگر پھر بھی دیوارون کی وہ نازک شگوفہ کاری اور صنعت صناعان عرب کو بھی یکتائے زمانہ کا خطاب دیا تھا کچھہ کچھہ یادگار باقی ہے اسکے جابجا فوارہ حوض نہین چشمہ چھوٹے چھوٹے تالاب نہرین غرضکہ تمام حاشیہ پر ایک رو پہلا جال بچھا ہوا معلوم ہوتا ہے جسکو دیکھکر مسلمانون کی اعلے درجے کی کمال عدیم المثال ہنرمندی پر تحت حیرت ہے

بندر ملاگا

القصہ یہان سے بندر ملاگا ایکسو کلومٹر ہے (فائدہ) ہندوستان سے جس سیاح کا قصد سیاحت اندلس یعنی اسپین کا ہو اوسکو مناسب ہی کہ ازراہ بندر سویس اور مالٹا پہلے بندر ملاگا آوے اور یہان سے سیدھا غرناطہ وقرطبہ کی سیر کرتا ہوا مڈریڈ دار السلطنت اسپین کو جاوے پھر وہان سے اختیار ہے جدہر کی چاہے سیر کرے الغرض قرطبہ سے مڈریڈ چھہ سواسی کلومٹر ہے بڑے اسٹیشن ایک سو لاکا ملیور (۲) تریابہ چوتھا الکاسر سیلیہ سیلیہ کی کی تیس ہزار آٹھہ سو آدمی کی آبادی ہی اسمین بھی آثار قدیمہ ہین

مڈریڈ دار السلطنت اسپین یعنی اسپانیہ اندلس

بعد دار السلطنت ٹولیڈو یعنی طلیطلیہ اور قرطبہ کے اب دار السلطنت مڈریڈ ہی اسکی نو لاکھہ آدمی کی مردم شماری ہے یہ شہر ایک پہاڑ پر واقع ہی اور چارون طرف پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے ہین بادشاہ یہان کا خردسال ہے بجز محل شاہی کے اور کوئی عمارت قابل تحریر نہین جسکا نقشہ درج کتاب ہی یہ شہر سلطنت یورپ

کے نمبر دوم مین ہے ابھی تعمیر اور درستی شہر کی ہوتی جاتی ہے آدمی یہان کے
خلیق نہین ہین ریل مین بھی صفائی کم ہے بادشاہی محل کے روبرو ایک
چمن گلگشت کے لیے مدور بنا ہی اسکے سنگین چبوترے کی دیوار پر سنگ مرمر
کے مجسم جانور نظرفت بنائے ہین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ اون نصیران
کے یادگار ہین جنھون نے اسپین مین کارنمایان کیے ہین - یہان سے دو گھنٹہ
کی راہ پر ایک قصبہ ہے اس مین آثار قدیمہ بہت ہین افسوس ہی کہ ہمین ابھی تک
کوئی کتبہ نہین ملا البعض جگہ ایسی دیکھی کہ جہان کتبہ کا نشان ہی اور سنگ کتبہ ندارد
سردی کی بہت کثرت ہے برف سے پہاڑ سنگ مرمر کے نظر آتے ہین مڈریڈ دارالسلطنت
اسپانیہ مین بھی موافق قاعدہ یورپ کے موزیم یعنے عجائب خانہ اور فشیری یعنے
مچھلیون کا عجائب خانہ زولاجیکل گارڈنس یعنی جانورون کا باغ وغیرہ وغیرہ
سب ہین لیکن اس قابل نہین کہ مثل لندن یا پیرس یا برلن کے معرض تحریر مین
لاتا - اسکے قریب کے پہاڑون سے نہر کبیر مذکور واقع ہے شہر کی سڑکونکی درستی
اور نئے مکانات کی تعمیر ہوتی جاتی ہے وہ الماس ہیین کی بادشاہ بیگم کا تھا جنھون
نے حیدرآباد مین فروخت کیا تھا اور جسپر کمیشن مقرر ہوئی تھی الغرض مڈریڈ سے آٹھ
بجے رات کے روانہ ہوے سنباستین پر علاقہ مڈریڈ تمام ہوا - لب ساحل گلانڈی
کیوشن سنوسبکی پر واقع ہے ایک بڑا دریا جو ریل کے کنارے کنارے چلا آتا تھا
سمندر مین ملگیا اسامان کی تلاشی ہوئی چھ بجے شام کو ہنڈائی آئے علاقہ
فرانس مین پہونچے سنبالس سے ایک اسٹیشن ہی اور اس ا مین ۱۳۲ اسٹیشن
ہین ہنڈائی کی مردم شماری چھتیس ہزار آدمی کی ہی اور مڈریڈ سے چھ سو تینتیس

کلومٹر ہے اسکے نیچے دریا ہے ڈارون واقع ہے یہ دریا بھی ہوبنکی مین ملا ہے
پھر وہان سے ہم آئے یہان ریل کی بدلی ہوئی وہان سے چھہ بجے
شام کو پوہ پہونچے یہ ہنڈا سے دو سو کلومٹر ہے یہ شہر پہاڑون مین واقع
ہوا ہے بیچ مین دریاے گاڈڈی ہے دونون طرف شہر لب دریا واقع ہی بلند
پر محل شاہی سنہری جہارم کا ہے شہر کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے اطراف و اکناف سے
خصوصًا لندن کے واسطے صحت جسمانی اور تبدیل آب و ہوا کے سیاح لوگ یہین
آکر قیام کرتے ہین یہان سے بارہ بجے دن کے ریل پر سوار ہو کر صبح چھہ
بجے ہم مارسیل پہونچے راستے کے بڑے اسٹیشن یہ ہین پہلے (بہت) مردم شماری
اسکی پچپن ہزار دوم ڈیجیلی مردم شماری تیس ہزار سوم لنل بیس ہزار چہارم ابونیہ پینتیس ہزار
تین جگہ ریل بدلی جاتی ہے پوہ سے مارسیل چار سو کلومٹر ہے جملہ دورہ ہمارا
تین ہزار تین سو اونہتر مارسیل سے مارسیل تک ہوا - مارسیل بھی نہایت خوش فضا
شہر ہے وضع اور طرز اسکی مثل پیرس کے ہے ؎

ہزارون ملک دیکھے ہوش آیا ہے ہمین جب سے ؎
نہ دیکھا ہمنے کوئی ملک بہتر ملک یورپ سے ؎

جسکی تفصیل

سب سے پہلے ملک ہندوستان کے سیاحت کی جسکی ابتدا سنہ ۱۲۶ ہجری
سے ہوئی جسوقت کہ ہندوستان مین ریل کا وجود ہی نہ تھا انتہا اسکی
سنہ ۱۲۹۳ ہجری ہے اوقات مختلفہ مین تینون پریسیڈنسی - کلکتہ - مدراس

بمبئی کے بڑے شہرون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا شل شہر کلکتہ۔ بمبئی مدراس۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ لاہور۔ حیدرآباد سندھ راجستان وغیرہ وغیرہ زاد سفر دیکھو بعدہ تباریخ ۱۹ ذیقعدہ روز یکشنبہ ۱۲۹۳ ہجری سے سفر حجاز کی ابتدا ہے اور انتہا اوسکی ۱۳۰۰ ہجری کہ اسمین تین سفر ہوئے پہلے مین فقط ملک حجاز یعنے جدہ۔ عدن۔ مکہ شریف اور مدینہ منورہ تھے دوسرے سفر مین کچھ عراق۔ عرب۔ اور کچھ عراق عجم۔ بندر بوشہر بصرہ۔ بغداد شریف۔ کربلاے معلے کی زیارت کی تیسرا سفر جس مین افریقہ۔ مصر۔ شام۔ وغیرہ گئے۔ زاد غریب دیکھو مطبوعہ گلزار محمدی میرٹھ ۱۸۹۳ء سفر سوم متعلقہ یورپ جسکی ابتداء ۹ شوال ۱۳۰۰ ہجری مطابق ۱۴ اگست ۱۸۸۳ء یہ سفر بمبئی سے ازراہ دریاے مالٹا۔ جبرالٹر پر سے پلی مت تک ہوا پھر وہان سے ازراہ خشکی لندن پیرس۔ سویزرلنڈ۔ ترلیسٹ تک وہان سے بسواری جہاز۔ ایتھینس دار السلطنت یونان استنبول ملاحظہ مین آئے۔ انتہا اسکی ۱۳۰۱ھ۔ آئینہ فرنگ ملاحظہ کرو مطبوعہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۱۸۸۵ء۔ مطبع منشی نول کشور لکھنؤ۔ چوتھا سفر جسکی انتہا ۱۳۰۱ لغایت ۱۳۰۲ ملک سنگلدیپ جسے لنکا سیلون کہتے ہین جس مین دار الصدر کلمبو و کنڈی وغیرہ دیکھے سفرنامہ رئیس دیکھو مطبوعہ ۱۳۰۲ مطبع نظامی کانپور پانچوان سفر جسکی ابتداء تاریخ ۳۰ محرم ۱۳۰۴ھ رنگون ملک برہما و ٹانگن وغیرہ

نیرنگ رنگون حصۂ اول دیکھو مطبوعہ سنہ ۱۳۰۴ ہجری رئیس المطابع باسودہ چھٹا سفر چین جسکی ابتدا سنہ ۱۳۰۵ ہجری پیانگ سنگاپور ہانگکانگ کنٹان وغیرہ وغیرہ ارژنگ چین مطبوعہ مطبع منشی نول کشور سنہ ۱۸۹۱ع دیکھو ساتوان سفر روس جسکی ابتدای سنہ ۱۳۰۵ ہجری جس مین روم اٹلی جسے رومیتہ الکبری کہتے ہین پیرس ملک بیلجیم برلن دارالصدر جرمن پیٹرس برگ دارالسلطنت روس ماسکو وارسا دارالصدر پولینڈ۔ متعلقہ روس ویانہ دارالصدر اسٹریا۔ بوڈہ پسٹ۔ دارالصدر ہنگری متعلقہ اسٹریا۔ بلغراد۔ دارالصدر سرویہ۔ صوفہ دارالصدر بلگیریہ فلی پاپلی دارالعمارت متعلقہ ترکی۔ استنبول قسطنطنیہ۔ سمرنا یعنی ازمیر۔ فرہنگ آہنگ فرنگ مطبع گلزار محمدی میرٹھ دیکھو اب یہ آٹھوان سفر ہے جسکی ابتدائے سنہ ۱۳۱۰ھ سے ہے جس مین بعد ایک سال کے سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین کامیابی ہوئی ہے

ادب مین فضل مین علم و ہنر مین علم حکمت مین ۔۔۔ ہوا محسود عالم اندلس کے فیض مکتب سے

جسکی کیفیت ناظرین نے ملاحظہ کی اب ہم اسکی تصدیق ادبی قوم سے کرتے ہین جو آج فخر زمانہ محسود عالم ہے اور نہایت منصف مزاج ہے ع

باطل است آنچہ مدعی گوید ۔۔۔ پروفیسر ڈوزی کی کتاب مطبوعہ

لنڈن سنہ ۱۸۶۴ع اور اس مصنف کی کتاب دوسری ہسٹانی برائٹ لا ادغری اہل اسپین پنڈنٹ لیمون دیکھو ہے

ارادہ تھا جو امریکہ کو جانیکا غرض تھی کہ دیکھون جاکے ملک آندلس کو مین کیسی جسکی سرخی عنوان گل جدید لذیذ اودھ اخبار مین ملاحظہ کی ہوگی ہے

بحمد اللہ بر آئی آرزو اور قرطبہ دیکھا	بھرا تھا شوق اسکا دل مین میرے ابتدا کب سے

جب سے کہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین سفر لندن کیا تھا اور اثناء راہ مین پہاڑ اسپین کے سمندر مین مسمی کیپ دی گاٹا دیکھا تھا اور طبقات اندلس جسکی مختصر کیفیت تیرہوین صدی سے آئینہ فرنگ مین وسیع ہکی تھی اور جو وقتاً فوقتاً درج اودھ اخبار ہوتی ہین محرک سلسلہ سفر اندلس ہوئی جسکی کیفیت آپ ملاحظہ کر رہے ہین اِس قول کے گواہ عادل ہے

اشارہ ہے کنایہ سے غرض جسطرح مین آیا	کیا مطلوب حاصل اور جو تھا مقصود مطلب سے

آپ لوگ جانتے ہین کہ مین نہ انگریزی جانتا ہون نہ فرانسیسی۔ نہ جرمنی نہ اٹالین نہ اسپین۔ غرضکہ کسی زبان مین دخل نہین ہے اور ظاہر ہے کہ جس ملک کی سیر منظور ہو۔ جب تک وہانکی زبان سے ماہر و واقف نہ ہوگا وہان کی کیفیت و حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے ادراک حقیقت حال تو کجا۔ اوس ملک مین سفر ہی کرنا بیکار ہے مسافر کو چاہیے کہ جب تک اوس ملک کی زبان نہ حاصل کرلے قصد سفر کا نکرے اور جو کریگا تو بجز تکلیف و صدمات کے جھیلنے کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا یہ راقم کہ جسکو ابتدائے عنفوان شباب سے شوق سیاحت رہا۔ بجز عمداً کچھ ٹوٹی پھوٹی فارسی یا عربی کے کوئی زبان نہ سیکھی اور باوجود عدم واقفیت کے اپنے مطلب پر بخوبی کامیاب رہا کہ جسکی کتب ہاے موجودہ گواہ ہین گو کہ محنت شاقہ اور تکالیف بے اندازہ جھیلنا پڑین لیکن ہمت نہ ہارا اور الحمد للہ کہ فائز المرام ہوا یہ کیون اسواسطے کہ ایک سر ہزار سودے ایک مین اکیلا اور شہر شہر کی سیر ملک ملک کی سیاحت اور جگہ جگہ کی زبان جدا ایک ایک ملک مین بیسیون زبانین دور کیون جاؤ اگر ہندوستان ہی مین زبانون کا شمار

کیا جا وے توان گنت بیشمار ہین اور منظور کل دنیا کا سفر عمر تھوڑی سیکھے تو کس کس
کو ہمنے تو اسیر عمل کیا ہے کار دنیا کسے تمام نہ کردہ ہرچہ گیرید مختصر گیرید

کیا تھا ہمنے جو وعدہ وفا اوسکو کیا آخر | بعون ایزدی فارغ ہوا ہم فرض منصب سے

دیباچہ دیکھو دو برس تک صدمہ پر صدمہ اوٹھایا جب قرطبہ آنکھوں سے نظر آیا

صدائے آفرین کی ہے تمنا اہل بینش سے
نہ ہے جاگیر کی خواہش نہ مطلب مجھکو منصب سے

یہ نہین سہی اگر اسکے صلے مین اور کچھہ آرزو تمنا کرین تو وہ پتا ہی کون ہو
ہندوستان کا افلاس مشہور ہے یہ ہی غنیمت ہے

بہت کی سیر تو نے خوب دنیا کی ہو کھاکی | سفر ہے آخری آگے رئیس اب لو لگا رب سے

سفر آخری سے مراد سفر ہی دنیا ہے کہ جو اب درپیش ہے کہ جسکو ناظرین با تمکین بعد سعادت
قند مغربی کے اخبارات مین یہ قند مکرر ملاحظہ فرماوینگے جسکا تھوڑے عرصے
مین اشتہار زیب اوراق ہوگا

خاتمہ کی تحریر

یہ تو مجملاً سفر کی کیفیت۔ یا حقیقت حال یا بیان واقعی یا کھنا۔ جو کچھہ کہو ہو
اب وطن کا حال اظہار کرنا واسطے ارتباط کلام کے خالی از لطف نہین کیونکہ

یگانہ جو کہ ہین وہ اخذ مطلب مین ہین بیگانے
اقارب اس زمانے کے کہین بدتر ہین عقرب سے

یون تو اب کیا ایک عرصے سے کچھہ زمانہ کی ایسی ہوا بگڑی ہے کہ جسکا آپ
بدیر

ہونا غیر ممکنات سے ہے جسکی تصدیق خود ہمارے مکرم حافظ جی صاحب فرماتے ہیں۔

شہر آشوب

انیچہ شوریست کہ در دور قمر می بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم الخ

جس سے اب بہتر یا مناسب بلکہ انسب یہ ہے اور مقتضائے وقت
بھی اسیکا متقاضی ہے

کہاں کا ملک وہ دولت اور عزیز و اقربا کسکے
محبت چھوڑدے سبکی تعلق توڑدے سب سے

ہمنے مآل کار پر نظر کرکے ایسے امور کے اظہار سے درگذر کرنا چاہا تھا
لیکن حالت اضطرار سے اور بے اختیاری سے مجبوری ہے کیونکہ

رئیس اپنے جو دل میں ہے وہی آئیگا منہ پر بھی
چھلک جاتا ہے پانی کچھ نہ کچھ ظرف لبالب سے

خراب آئندہ

نہ ہونگے ہم تو یہ جھگڑے نہ ہونگے | ہمارے سارے قصے ہیں ہمیں تک

کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام رہے نام اللہ کا

فایدہ
[illegible] مدت سفر کی چھپائیں سنتالیس
مدت مذکور ہوئی اسمیں ہر سال تھوڑا بابت
سفر کا اتفاق ہوا [illegible] پنجاب فرماتے ہیں
کرام نواب صاحب مرحوم سے [illegible]
ریاست میں اوقات اپنی بسر کی بلا انتظام
ریاست بھی دار السرور امن دولت تھا [illegible]
انتظامی میں ریاست اپنی آپ نظیر
رکھتی لا [illegible]

[illegible]

اسم ہندی	فرانسیسی	اسپانیولی	انگلش	زبان عربی
روٹی	پین	پان	بریڈ	خبز
پانی	دلو	اکوا	واٹر	ماء
پاخانہ	گینی	ریٹریتی	واٹرکلاسٹ	مطہرہ
غسلخانہ	بین	بانیو	بیتھ	حمام
تمباکو	تبا	تباکس	ٹوبیکو	تمباک
چاء	تے	تے	ٹی	شای
قہوہ	کفی	کفی	کافی	قہوہ
گاڑی	وائیو	کرواج	کےریج	اربعہ
ایک	اَن	اونو	ون	واحد
دو	دو	ڈوس	ٹو	اثنین
تین	ترا	ترس	تھری	ثلاث
چار	کٹ	کواترو	فور	اربعہ
پانچ	سینک	سینکو	فائو	خمسہ
چھہ	سیس	سیس	سکس	ستہ
سات	ست	سیات	سیون	سبعہ
آٹھ	ویٹ	آچو	ایٹ	ثمانین
نو	لف	نوایی	نائن	تسع

اسم ہندی	فرانسیسی	اسپانیولی	انگلش	زبان عربی
دس	دیس	دیس	ٹین	عشرہ
مٹر	پتی پواہ	گنیتیر	گرین پیس	باقلاء
گوشت	ویاندو	کرنیرا	بیف	لحم
انڈا	اف	دی دس	ایگ	بیضہ
مکھن	بر	من لکا	بٹر	سمن
دودھ	لئی	لیچی	ملک	لبن
شیرینی	ٹگم	لگمرس	سوئیٹ	حلو
نون	سل	سال	سالٹ	ملح
ریل	شمندفر	فیرکریلا	ریلوی	سکۃ الحدید
سکروار	واندری	زیرنس	فرائیڈے	جمعہ
سنیچر	سمدی	سابو	سٹردی	سبت
اتوار	دمانش	ڈمنسی	سنڈے	یوم الاحد
پیر	لنڈی	لونس	منڈے	یوم الاثنین
منگل	ماردی	مرتس	ٹیوزڈے	یوم الثلث
بدھ	مکرکردی	مرکولیس	وینزڈے	یوم الاربعاء
جمعرات	ژدی	اودس	تھرسڈے	یوم الخمیس
.	.	.	.	.

زمانہ

ہائے اندلس ہائے اندلس

یہاں ذرا ہم اندلس کی پچھلی حالتوں کو یاد کرکے رو دیں تو آگے بڑھیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھی عورت کیطرح سے رونا اپنا ہنسوانا ہے لیکن اے اندلس تیری یاد میں ہمارے آنسو نہیں تھمنے دو نیچرل جذبات ہمکو بے اختیار اوس حسرتناک افسوس کیطرف کھینچ رہے ہیں

بہ صادق

اندلس پر تھا کبھی یہ فضل رب ذوالمنن
خوب آتی تھی اسے تہذیب اخلاق و مدن

کوئی بتلائے ہمیں کس قوم میں ایسے ہوئے
خوش بیان اسپیکر و عالی نظر ہسٹورین

ایک ہی جام مئے وحدت سے سب سرشار تھے
شرک کہتے تھے دوئی کو اسقدر تھا توئین

موجد جیومیٹری و الجبرا یہ ہوئے
چڑھ گیا صیقل انہیں کے ہاتھ سے ہر ایک فن

یہ جو رائج ہے زمانہ میں دھاتی کا شمار
اندلس والے مسلمانوں کا ہے الوینشن

بوٹیاں ایسی نکالیں تھیں انہیں نے دہر اس
نام سے واقف نہ تھا جنکے کبھی عہد کہن

کہہ گیا تھا پیشتر عہد کوپرنیکس سے
ایسواریا بطلیقی نامور فخر زمن

یعنی باطل ہے نظام شمس بطلیموس کا
بے نتیجہ اور ہے بے سود تقویم کہن

اس نئی دنیا پہ کولمبس سے مدت پیشتر
جنکا اسلامی مسافر ہو چکے تھے خیمہ زن

جسقدر اونچی ہوا ہوا دسقدر رہی وہ سب
اس نرالے مسئلہ کا ہے محقق بوالحسن

قرطبہ کے کالجوں کا پرتو فیضان ہے
بنگئے ہیں عقلا کے پتلے جو یہ یوروپین

گرچہ اسکو خاصکر تیغ و قلم سے کام تھا
صنعت و حرفت تجارت مین بھی اسکا نام تھا

مرسیہ مین آجکل نکلا ہے گو اورونکا نام
وہ حکیم نامور کہتے ہین جسکو ابن ظہر
وہ ابوالمروان جلیل القدر عالی مرتبت
کارخانے بیشتر بھی سیکڑون موجود تھے
یاد ہے المیریا کے ریشمی کپڑون کی شان
یون ظروف گل پہ کرتے تھے ملمع کوزہ گر
آج تک صناع یورپ کر رہا ہے جسکا رشک
اندلس مین جو مرصع کار اور جو ہنر نگار
قصر زہرہ کے بلورین خوشنما پارہ و دست
ہے وہانکی منڈیون کا ہسٹری مین تذکرہ
رنگسازی بھی یہانکی اس قدر مشہور ہے

پر ابوالقاسم خلف گذرا ہے جسکا نام
علم طب مین کر گیا ہے سرجری کی ترقی تمام
فلسفہ مین پا چکا ہے بیشتر عالی مقام
صنعت و حرفت مین ہین اسپین کے مشہور نام
اور وہ قالین پشمین شیشہ و آہن کا کام
فرق کرنا نقل کا تھا اصل سے دشوار کام
اسقدر نفیس تھا نقشی دھات و لکڑی کا کام
سب یہ چیزین بنانے کے کاریگر کو ہے اک فخر تام
سرد کا ایوان شاہی مین دیا کرتے تھے کام
کارخانون کے لیے بھی نامور تھا یہ مقام
دیکھنے والون کو ہوتا تھا تعجب لاکلام

خاک مین کو مل چکی ہین وہ سراسر لذات
پر ہین لوح دہر پہ لکھے ہوئے یہ واقعات

ہائے اسپین کی عمارت - ہائے غرناطہ کے محل - ہائے قرطبہ کی مسجد

الوداع - الوداع - الوداع -

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ یہ کتاب لاجواب سفرنامہ و حالاتِ تاریخی اندلس و مراکو جسکے معاینہ سے اہلِ اسلام کی گذشتہ اولو العزمی اور فتوحات کا اندازہ معلوم ہوتا ہے اور آپس کے نفاق اور جھگڑون کے نتائج کا خمیازہ بخوبی روشن ہوتا ہے جسکے مطالعہ سے غفلت کی نیند دور ہوتی ہے اور چشمِ عبرت و بصیرت کھلتی ہے اسمین نکوئی خیالی فسانہ ہے نہ من گھڑت قصہ بلکہ دلکو ہلا دینے والے سچّے واقعات اور آنکھوں سے آنسو ٹپکا دینے والے چشم دید حالات محسنِ قوم سیّاحِ جہان ہمدردِ بنی نوعِ انسان غفران مآب جنّت مکان خلد آشیان حاجی حرمین شریفین حضرت نواب **محمد عمر علیخان** صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمائے ہیں مسلمانونکے گذرے ہوئے کارنامے دکھائے ہیں ریاست باسودہ کے مالک حضرت ممدوح کے خلف الرشید رئیس ابن الرئیس معلی القاب والا خطاب فیضرسان فیاضِ زمان حاتمِ عصر نوشیروانِ دوران معینِ غربا ملجای فقرا اکرم گستر رعایا پرور مستغنی عن الالقاب عالیجناب نواب **محمد حمید علیخان** صاحب بہادر دام اللہ اقبالہم و زاد اللہ شوکتہم جنکے حسنِ انتظام کی توصیف گورنمنٹ انگلشیہ کے حکّام کرتے ہین جنکے عدل و انصاف سے رعایا خوشحال و شادمان ہے جنکی اولو العزمی کا شہرہ دور دور ہو رہا ہے انھین کے حکم سے اس کتاب کو متوسلِ قدیم امیدوار رحمتِ مجید **محمد ابو سعید بن محمد عبد الرحمن خان** بن حاجی محمد روشن خان غفر اللہ لہم نے مطبعِ نظامی کانپور مین ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء طبع کیا اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ اسسے خلائق کو نفع بخشے اور جناب نواب صاحب ممدوح الوصف کو ہمیشہ ترقّیِ مدارج و ریاست فائز المرام رکھے آمین بحرمتِ حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین فقط

وجہِ ختم برخاتمہ

واسطے سند اسکے کہ یہ کتاب مطبوعۂ مطبعِ نظامی ہے مہر و دستخطِ مہتمم کے ثبت کیے گئے

